طوق لعنت کا گلوگیر ہو کر مردود درگاہ ہو گیا اللہ اللہ یہ وہ آدم ہے جسکو الفت کے مقابلہ میں اپنے اعدا کی صحبت و اتباع و فرمانبرداری کا ملیت کی کچھ بھی لحاظ نہ کیا اور یوں ماخوذ ہوا کہ آجتک اوسپر پشت در پشت ملامت ہو رہی ہے اور تا قیامت ہوتے رہیگی اور سزائے آخرت تو بقدر اوسکے ہیگی اوسنے احسان معبود و جواب بندہ شکریہ معبود ادا کرنی چاہیے تو کیا کر سکتا ہے ـ

اتنا دعویٰ مقام ہے کہ ہم کوئی نہیں چاہیں آدم کے ایذا و تکلیف کا خواہ جسمی ہو یا روحی باعث ہو گا پھر سبب اوسکے کیسی [illegible] میں شمار ہو گا اوسے خدا جانے شعر

مے خور و مصحف بسوز و آتش اندر کعبہ زن ۔ ساکن بت خانہ باش و مردم آزاری مکن

تا لی قدر سمجھ [illegible] کرنا اور پی شراب پر تو عجز کیا ہے سو کر مردم آزاری نکر ۔ انی اعلم ما لا تعلمون کے رمز اور الانسان سری و انا سرہ کے بہید کو کوئی آجتک پایا ہے کہ اللہ جل شانہ نے آدمی کو کیا بنایا ہے جو نشانیاں بوثیقہ سے ہم آنا عطا فرمایا ہے ـ مثال مجازی جب شاہان مجازی کسیکو سرفرازی دیتے ہیں خلعت و خطاب کے سو نشانیاں اوسکے عماری ہاتھی فوج نوبت نشان نقارہ عطا کرتے ہیں تا کہ خلق اللہ پر اوسکی عزت اور [illegible] ظاہر ہو کہ نشانیاں شاہی رکھتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ آدمی کو اشرف المخلوقات کی خلعت اور خطاب خلیفہ سے سرفراز فرمایا اسیطرح نشانیاں [illegible] عزازیل جیسے نے آدم کو خاک سمجھا وہ خاک سمجھا بلکہ خاک ہی نہ سمجھا [illegible] اس کریم اکرم کے شکریہ میں [illegible] کیا جو قصد اوسکی ادائی کا کریں جیسی نعمات حیات کیسی نعمت اور مایہ حیات پانی اوسکی کسقدر ارزانی اور خرچ میں بیقدری اور بیدردی سے جو وہ ظاہر جیسا کہ پانی ادنی اور ارزانی ہیں جان انسان کہ بے بہا ہے

قایم کیا اسطرح اس پتلہ خاکی مین کہ اس سے کم درجے کی کوئی شئے نہین اپنے راز کو کہا جو
کر چکے اثبات کے لئے نشانیان موجود ہین اپس ہر بشر کو لازم ہے کہ انسانکو ادنی خیال
نکرے بلکہ ہر ادنی کو اعلے سمجھنا اور اوسکے ساتھہ چاہئے جیسا عہدہ دار کے ہمراہ
سپاہی یا خدمتگار و بندہ و غلام وغیرہ کہ حسن اخلاق فخر اوسکا ہے

آمدم بر سر مطلب یہہ پانی پیدا وار غلہ ہے جسپر دار و مدار زندگی و آسایش ہے آدمی
کو نکتہ بس ہے دیکھتا سمجھتا چلا جاے -

ایک سر مین ناک کان آنکھہ زبان وغیرہ کیسے نعمتین کہ جسکا وظیفہ ہر بشر کو ہے تفرقش کہ
خالق ارض و سما کے احسانات لا انتہا ہین کہ جسکا شمار نہین اظہار خارج از امکان
ہے اب شکر نعمت کس کس کا ادا ہوسکی غرضکہ عالم مین ہر درد کو دوا ہے ہر مرض کو
شفا ہے ہر بشر کو منصف ہے خالق کی رضا ہے پس بہر حال شکر و بہر قال ذکر شیوہ عبدیت
ہے شعر ہم ہین حق پر ہے یہہ مضمون و دولت کا خیال تو عالم ہستی مین اپنے سے نہین
لگاتا ہے کون تو وہ تال وہ سر سے گاتے ہونگے کہ جو آخرت مین روزہ نماز کو اجرت
لیتے ہونگے نادان ہون گے اور جو کوئی حج زکواۃ کے توشہ پر جنت و حوض کوثر کے
خواہان ہون گے ہون کوئی فعل بد و مغالطہ دیتا ہے آسمان و زمان کو
اور یہہ سب تال و سر کا راگ کہ جب سمع سننے والے گھبراتے ہین ہوش ہے یہ
اوڑجاتے ہین لوگ سیری شاہین طرح طرح کے سلامتیان اٹھاتے ہین مگر لطیفی
استغنا و لا پرواہی ایسی کہ نہ بیکار نہ جانے سے فرصت مجھہ تو اپنے کام سے کام ہے کہ
مین قطرہ ہون اور مجھہ مین دریای عظیم خلافت کا لہرا رہا ہے کہ جسے دیکھہ خود
گھبرا رہا ہون کہ اس سے بڑا کمیاب ہوتا جاتا ہے اوسکی تلاطم مین پڑا ہون کہ نہ ہون کیسے کا

یارانہ اور شہون کہتا گوارا ہوا کہ سامعین کے کان کھڑے ہو جاتے ہین اور جب مین
بمقابلہ افضال الہی وکرم نامتناہی اپنی خلاف کو دیکھتا ہون تو شرم سے منہہ چہپانیکو
جا نہین ملتی تب بجایہ سجدہ منہہ کے بل سرنگون وشرمسار سجدہ مین منہہ چہپاتا
ہون مشتی نمونہ از خروارے بمیدان اقرار واظہار لاتا ہون تا صاحب لوگ مجہرہ
ولہین جہانتک برے العین دیکہیں پس از عین الیقین انصاف سے نہ گذرینگے کہ مین نے
اللہ تعالی فرماتا ہے کہ مشرک کو نہ بخشونگا اور مین بظاہر وحدہ لاشریک
سے اقرار کیا اشہد ان لا الہ پر ایمان لایا امنت باللہ ما اسلمانی پر خیرہ وشرہ
من اللہ تعالی کا اعتقاد کیا مگر نظر کی کجفہمی کہ دل خانہ خدا مین وسوسات
شیطانی موجود ومداخلت ابلیس ہو وکہ جو یہہ مشارکت ومصالحت ہو رہا ہے کہ
ابلیس کا قصد انا فانا مبدل بشر اور اسیطرح شر بہ خیر ہو رہا ہو ۔ اور یہہ ہنکالے
نہین نکلتا ابلیس خانہ خدا مین نہ صرف ترغیب وتحریص پر اکتفا کرتا ہے بلکہ مانع
ومزاحم تعمیل احکام خدا اور رسول ہے بنا بران بندہ گاہ پابندی حکم خدا گاہ اطاعت
ابلیس کرتا ہے کبھی خطا پر نادم کبھی دلیر ہر چند چاہا کہ یہہ شرک میرے دل سے دور ہو
بہت سر مارا مدافعت کو اوسکی مفید نہ آیا اب فرماؤ کہ وحدہ لاشریک کسطرح
قیام ہو خیرہ وشرہ من اللہ تعالی کا کیونکر اثبات ہو یہہ اقرار لسانی تو تقلید ہے
اور دلی دہ استانکا طومار اور ہے ۔ کیا خوب میرے ظاہر وباطن کا حال سمجہے
باریک بینان باطن اسکا اندفاع کرتے ہونگے مجہہ ایسے ظاہر بین تو اس غوطہ
خواری سے اپنا بیڑا پار نہین لیجا سکتے اس پریشانی مین جو حیرانی ہے اوسکو
مین ہی جانتا تھا ایسی حالت مین امداد غیبی نے دربادی حقیقی پر پہونچایا اور

بہ دستگیری مرشد وہ بناء شرک جو سینہ میں منقش ہو نیسے طبع منغص و مکدر تہے اور دل جو زر خالص پر زنگ مغایرت کے اجماع نلے اصل کو چہپا ہا تہا خرا و تلقین اسماد اشکال ایسی کی گئی کہ جب سہو وہ نقش قلبی صاف ہو کر نقش اصلی جو وحدہ لاشریک تہا نمود ہوا اور یون اوس شرک باطنی کا دفعیہ کیا گیا سبحان اللہ یہہ قدرت کے کارخانہ ہین کہ جو اولیا اللہ و انبیا اللہ کو کارخانہ الٰہی مین شریک سمجہے وہ شرک قایم رہا اور لیس خاطی سلئے خانہ خدا مین ابلیس کو شریک کیا تہا یہہ شرک کسقدر سنگین و سترگ تہا اسطرح ہدایت دلوایا اس گنہ گاری اور خطا واری پر ایسی رہنمائی اس کرم اکرم کے شکر یہ مین تمام عمر سجدہ سے سر نہ اوٹہاتوں تب بہی سزاوار شکر احسان ادا نہو یہہ رحم و کرم و سیکو سزاوار ہے -

ناامیدی اپنے مذہب مین دلیل کفر ہے - فاقلو لاتقنطو قرآن مین فرماتا ہے کون بندگان عاصی کے عفو تقصیر منظور تہی اسلئے شفیع پیدا فرمایا جب رحم معبود کا یہہ حال ہو تو اب اوس بندہ پر جو اپنے کل ابواب تفویض مالک نہ کرے افسوس ہے کہ خود بین خود ذمہ دار بنے اسے بار الہ مجکو اور میرے بہائیون اور رفیقون اور عزیزون اور متعلقین اور متوسلین اور سرپرستون کو اوسپر قایم کردے کہ بطفیل حضرت و اہل بیت طیبات و احبا کبار و جملہ بزرگان دین وہ اپنے تمامی ابواب خواہ دنیا کے ہون یا آخرت کی سبکو تفویض اپنے مالک کے کردین اور اپنے تئین اون افکار بیہودہ سے کہ بے سود اور منجر بہ خطا ہین بری الذمہ کرلین اور راضی برضا ہوں بلکہ یہہ التجا کہ جو دعا

بدرگاہ رب العلی کریں وہ بھی اس سے زیادہ نہ ہو اپنی اپنی غرض کرو غرض
کریے سبکوی - ہین غرضی غرضی کرتون کہ جوکچھہ مرضی ہوی - اور نہ یہہ کہ صرف
اپنی ہی ابواب متعلق و محول اوسکے کرتون بلکہ خود اپنے تین سپرد اوسکے کرون
اور اپنے ذمہ بار خطار کہہ رضا جوی کی خواہش کو سب پہ مقدم جانون اور التجا
کرتون کہ مین بندہ تو معبود تو غفور مین عاجز تو رحیم مین محتاج تو غنی مین حقیر تو
رازق و خالق و قادر ہے اور مین مجبور و معذور ہون تو حاکم ہین حی جو کہ ہی
سو تو نہین سو مین بحکم کلشی ہالک الا وجہہ و بس -

نعت حضرت سرور کائنات

حامی و مددگار عاصیان بحر رسوز عارفان پشت و پناہ اولیا سرور جملہ انبیا آئینہ
خدانما جلوہ حق برملا عین تجلی خدا صد بار صد ہزار بار صل علی - وہ است کے بلکہ
شفیع حضرت سرور کائنات مفخر موجودات رحمت عالمیان حضرت احمد مجتبی
محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نعت حضرت مین جو کوئی جو کچھہ کہے
بجاھی - ہتولو خدا ہے خدا ہی محمد ہتولو خدا سی خدا ہی محمد بظاہر ہے انسان بباطن
ہے رحمان کہ خود مظہر کبریا ہی محمد سچ اور بجا ہے - یا صاحب الجمال و یا سید
البشر من وجہہ کلمنیر لقد نور القمر لایمکنثا کما کانہ حقہ بعد از خدا بزرگ توی
قصہ مختصر اسپر دین و ایمان کہ پہلے تجلی ذات کی نور محمدی کہ جسکا نام روح اعظم
ہوا اور سبکو اقرار کہ سب کے اول نور محمدی ہی بغیر آن خدا مین آخر وہ برزخ
محمدی مین ظاہر وہ اور راز و احو نکا کل جو روح اعظم تو باطن وہی ہے -
جب کچھہ نہ تھا حکم کن ہوا اور نور محمدی سبکو اول ظہور لایا او حکم رب

روح کو کہا ہے تو اب نعمت حضرت میں بجز اسکے کیا کہا جاسکتا ہے کہ شریعت میں تو
بندہ ہے حقیقت میں خدا جانے ظاہر تو ظاہر ہے باطن کا حال خدا جانے یا صاحبان
باطن سمجھیں اسپر اپنے سمجھ رحمت اللعالمین نے تو ثابت کیا کہ بدولت حضرت
قیام دوجہان ہے دوجہان پہلے تجلی ذاتی نور محمدی ہے کہ جسکو روح اعظم
کہتے ہیں اور وہ ارواح کا کل ہے اور برزخ محمدی عالم اجسام یہہ دو عالم ہیں —
دو عالم ہیں رحمت حضرت عالم اجسام کے لئے شریعت رحمت حضرت اور یہہ
عام ہے اور عالم باطن جو متعلق بعالم ارواح ہے پیروی طریقت جو خصوصیت رکھتی
ہے ساتھہ خاصوں کے اور عام اوسکے متحمل نہونے کی وجہ سے محروم ہیں
طریقت علم باطن کو کہتے ہیں جو حضرت کو اللہ تعالی عطا فرمایا ہے کہ داخلہ جسکا شریعت
میں موجود ہے اور وہ علم سینہ بسینہ حضرت سے صاحبان امت کو پہونچا ہے
بعضے طریقت پر معترض ہیں جب اللہ تعالی علم سینہ حضرت کو عطا
فرمایا اوسکے قابل رہنا اور اوسکے حاصل کرنے میں انکار کرنا گویا اوس سے محروم رہنا ہے
ظاہر دیکھہ لو کہ آدمی کو راحت و تکلیف جسمی و روحی ہر دو موجود اور برابر
حادث ہوتے ہیں اور رہنمای حضرت وسایل حفظ میسر ہیں تو مقتضای فہم و
فراست کہ آسایش جسمی کے خواہش کریں اور صدمات روحی کے حفظ نچاہیں
اور قابل نہوں یہہ سمجھہ اونکی اونہیں کو مبارک ہو کہ اپنے تئین بکار حفظ جسمانی رکھیں
اور صدمات روحی کی حفظ نچاہیں اور جو حضرات صدمات روحی سے بعافیت
اور جسم کو معدوم ہونے والا جانتے ہیں وہ اوسکا بھلا چاہیں ہم تو بیت سمت
سے ہر دو ایذا کے متحمل نہیں لہذا ہر دو کی آسایش کے خواہان ہیں غرضکہ اللہ تعالے

ہر انسان کو شغف فرمایا ہے ساتھ اجسام و ارواح کے اور دنیا و آخرت اور ظاہر
و باطن کے اور روانہ فرمایا ہے ایک کے طلب مین دوسرے کو ترک کرنا درست
ہے بعید خرد سے دور کیونکہ آرام و تکلیف جسمی کو تعلق روح کے ساتھ لگا ہوا ہے
اسیطرح آخرت کو دنیا سے دنیا نہ ہولی خطا آخرت نہ ہوتا کو نبیے عقلمند ہین
جنہون نے یہہ پسند کیا کہ ظاہر درست اور باطن کی اصلاح نکریا یا جنہین ضرور
اور اس پابندیکا طریقہ کو بہی دینداری مین سے ہے مرد بلکہ جو اندرونی جنہے
ہر دو کو نباہ دیا اور عقلمند وہ جنہے جسم و جانکی حفظ کا انتظام کیا اور
مسلمان ایماندار وہ جو انکا ظاہر و باطن کو دنیا سے ایک نباکر سے گیا
ایکصاحب بولے دنیا مین ایسے بہی جوانمرد ہین جو دونون کو نباہ دیتے
ہین اور مجہہ ایسے ہی نامرد کہ جو دونون کو طلاق دیکر بیٹھے ہین تفہیم
دنیادار وہ ہے جو ہر دو کے ساتھ حسب مذکور الصدر گذارا اور فقیر وہ جسنے پیش
معبود اپنے تئین مجبور قرار دیا اور جملہ ابواب برضاجوئی خالق چہوڑ دیا اور جسنے
کل ابواب متعلق بخالق کیا ہوگا اوسکو سوای خالق ہر دو سے واسطہ نہین جو
رضای معبود مین یون مشغول و محول ہوا ہوگا کہ اوسے نہ اپنا کوئی خوف رہا ہوگا
اور نہ امید بلکہ جب وہ خودی نرہا ہوگا تو یہہ ہر دو نہ ہے ہونگے اور وہ
بندہ خاص ہوگا اوسپر جو معترض ہین تو اون کے اوقات کی اضاعت ہے
اعتراضو مین اور محققین کو مسدم تحقیق و تصدیق مین مبارک غرضکہ حضرت
تشریف فرمای دنیا نہ ہوئے ہر دو صدمات بالاسے بچا کر استہ نہ مت
اسیطرح رحمت حضرت کے دو عالم پر ہوئی اور بندونکو رستگاری وابستی

کے وسیلہ حاصل ہوئی اب بعث حضرت کا ختم کیا ہوں اللہ اور محمد کی شریعت
و تمیز اللہ کے ساتھہ محمد الرسول اللہ موجود لا الہ الا اللہ کہنے سے تکمیل ایمان نہ ہوگی
سبب محمد الرسول اللہ کہے گا تب ایمان تکمیل پاویگا۔ اور ظاہر کہ جب رسول مانا
اتباع حکم خدا اتباع حکم رسول سے ہے حق کہ جسنے رسول کو نہ مانا اوسنے خدا کو نہ مانا
اب زیادہ اس سے کیا کہا جاوے یا اللہ بطفیل حضرت محمد کو اور سب انبیا اور متقین
اور متوسلین کو مطیع و فرمانبردار حضرت اور اونکی آل و اولاد و اصحاب کا
رکہہ اور یہی تالیف است اخیر بزرگونکی اتباع میں رہیں اور مدارج بزرگی پوری
طور پر بجا لاویں ۔

سبب تالیف

کوئی کم نفسی سے اپنے تئین خاکسار بتاتا ہے تو کسنے اپنے تئین ہمہ دان فرمایا تو کوئی اپنے
تئین کمتر جہان سے منسوب کیا ہر ذرہ بمقدار اپنے تئین بتایا او بندہ صاف گوئی کہہ کر
سچی دو باتین بول اپنی حقیقت کھول دیتا ہے سیرہی ظاہر کو لوگ بشر اور باطن کو
منسوب بہ قلب کرتے ہین پس جسکا ظاہر بشر باطن قلب ہو کثر نفسی ایسے کی سلب
نام مصباح اور وہ منسوب بہ روشنی ہے اور روشنی کا باطن سیاہی لہذا روشنی کو
ساتھہ کاغذ سفید کے قرار دیکر باطن کی سیاہی سے یہہ چند اوراق سفید سیاہ
کیا ہوں اور اسلام کو یون تمام دیا ہوں اب شاہی مرشد کہ مجھ وہ بہی
یاد نہین لیکن سونا جانتے کے آدمی جالی ہے کہ مشک آنست خود ببوید نہ کہ عطار
گوید میں مفتخر اسی پر ہونگا افتخار ہے مریدیان دولت پا سکیں توقع
آتے ہیں اور جو کچھہ باطن مین لاتے ہین نہ صرف اوسکو گما جاتے ہین بلکہ

خبر و گم جاتے ہیں سخاوت تو ہو بہو ہی نہیں پاتے ہیں لیجیے اس ورق پر آج جو کچھ کہا یا دکھایا ہوں اسی پر مختصر سا رسالہ بیدار تقریر لایا ہوں اور نام مصباح الاسلام رکھ بلاحظہ حضرت گذرانکر دست التجا بدرگاہ باری بہ نیت خالص اس ترجیح پر اوٹھایا ہوں کہ ناظرین جہاں خطا دیکھیں در گذر فرماویں کہ آدمی بھول چوک سے بنا ہے جو کہ میں اہل مقدرت سے نہیں کہ خلق اللہ مجھسے منتفع ہو یا میں بوسیلہ اوسکے اپنے تئیں خیر الناس میں شمار کروں اور نہ لیاقت ایسی کہ جس سے رضای خلق اللہ رضای خالق ہو جاے لہذا یہ باتیں سنا التجا لایا ہوں کہ ای یار الہ ایسی تحریر و تقریر میں اپنا اثر محبت موثر فرمایا ہے تحریر خوانان ناظرین و سامعین میں دل سے معروف ایسی ہو جاوے کہ جسکی وجہ سے وہ مجھسے راضی و خوش ہو جاویں اور یہ وسیلہ ہو کے حقیقی رضای خلق اللہ رضا خالق ہو جاے کہ سوا اسکے کچھ بساط میرا رقم کے مایہ سے خالی ہے چنانچہ یہ رسالہ پانچ باب چوبیس فصل پر ختم ہے۔

مصباح اول ذکر ذات

فصل پہلی وجود صفات منظہر ذات اور ذات میں صفات فصل دوسری ذات حلول و اتحاد سے منزہ فصل تیسری حکم کن کا بیان۔

مصباح دوم آدم کا بیان

فصل پہلی بیان خاک و پتلہ اربع عناصر فصل دوسری تصحیح بندہ و عدم شناخت بندہ فصل تیسری تمیز پاک و ناپاک فصل چوتھی دفعیہ شبہات و ذکر ایمان فصل پانچویں ابلیس کا آدمی کے ساتھ ہونا فصل چھٹی

مصباح اوّل ذکر ذات

فصل پہلی وجود صفات مظہر ذات مین صفاتکا بیان ۔

قبل ازانکه وجود عنصری کا ظہور نه تھا کیا اور کہان اور کسطرح تھا اہل دنیا خبر دیں که شکم مادر مین معدوم تہا کیسے کہا پشت پدر مین مخفی مفہوم تہا کوئی بولا پتلہ خاک میں خاک مین معدوم تہا ایک صاحب بولے یہان تھا نه وہان سچ تو یه ہے که ید قدرت مین حق تعالے کے موسوم اور بقدرت ذات مین مرقوم تہے وہانسے آیا ہے

اسلیگ تو یون نہ تفہیم ستی نہ یہہ بات معلوم ستی ملاحظہ کیجیے پتھر مین آگ اور
آگ مین خاک درخت مین پھول اور پھولین پھل اور پھل مین فیض و لذت
عام ذات مین صفت اور صفت مین آدم اور آدم مین زبان زبان مین کلام کلام مین
اثر خواہ خیر ہو یا شر وغیرہ وشرہ من اللہ تعالی تخم و شجر پتھر و خاک و تخم مین
درخت اور درخت مین تخم جسم مین دل اور دل مین خیال جیسے ڈلی مین کاڑی
اور کاڑی مین آگ اور آخر مین خاک کو کوئی نہ سمجھیے ہونگے کہ کیا ہے
تو اسطرح سمجھ لے سکتی ہین کہ ہر ایک کو ابتدا عروج طور درمیانی و نزول انتہا شکل
سوم ہے سمجھنا چاہیے کہ صفات مین تغیرات ہوتے ہین جیسے نور سے نار اور نار سے
خاک نور کے اول اور خاک کے بعد کچھہ نہین اوس ابتدا کے یہہ انتہا ہے اگر
یہہ نہین دوسرے پر تو نہائی جاوے ۔
صانع حقیقی جسکے کمال کو انتہا نہین گنج مخفی تہا اور گنج مخفی سے یہہ مراد کہ ذات
گنج صفات مخفی تہا اور وہ صفات یہہ ہے مصنوعات کہ جواب حاضر و موجود ہین
اور اوسیکو کثرت کہتے ہین اور یہہ ذات مین ایسی مخفی و مستور تہی کہ جیسا اوپر
بیان ہو چکا ہے یا زبان مین کلام دماغ مین عقل جسم مین نہر ذہن مین خطرہ
و خیال سیاہی مین حروف سٹی مین ظروف ہوتے ہین اسطرح یہہ جملہ صفات
ذاتیہ نہین امر ذات امر حکم کن اور کیکے ساتہہ صفات معمور یہ مجہول ہے
ذات سے صفت جدا نہین گو یہ شیئہ نحن اقرب ہے لیکن معاذ اللہ بندہ خدا نہین ہو سکتا
ایک سے تین ہوے آمر سے جدا ہوتی ہے امر ہوا اور وہ کن تہا پھر فیکون یعنے
یہہ ظہور پہلے تجلی ذات کا ہے اور نحن اقرب و قل الروح من امر ربی سے اثبات ہے

کہ جہان حاکم وہان حکم جہان شخص وہان عکس جہان جسم وہان سایہ یہہ جُدا نہین
نور ذات صفت اوسکی نار ہے اور نار مین خاک ہر یہہ تینون ایک ہین
لیکن بمقابلہ اسما و اشکال جدا ہین نور مین فضیلت اور فضیلت مین بزرگی اور
بزرگی نے کہا اللہ اکبر

فصل دوسری ذات اتحاد و حلول سے منزہ

تجلی اول حکم کن جب کچھہ نہ تھا تب صادر ہوا تجلیات مصنوعات آفتاب
و ماہتاب کی تجلی اول دہوپ اور چاندنی ہے ان ہر دو مخلوق کا پرتو کسقدر
بسیط ہے کہ جسکے اندر سب جدا جدا ہین مگر پرتو اوسنے جدا نہین اور نہ اوسپر اطلاق
اتحاد و حلول آتا ہے جب پرتو مخلوق مین یہہ صفت ہے تو تجلی اول نے ذریعہ کن و
اقرب ہر وجود پر نزول کیا تو اتحاد و حلول کیونکر آسکتا ہے ذرا دیکھنا چاہیئے
کہ پرتو ذات سے اور ذات پرتو سے جدا نہین اتحاد و حلول اوسوقت قایم
ہوگا جب کسی کل کا جز ایک جا سے دوسری جا جانا ثابت کیا جا جب کل شی محیط ہے
کوئی جا خالی نہین تو دوسری جا ہی نہی پھر خیال کم و بیشی نادرست -
ایک مکان خزانہ ہے جسمین چند حجرہ و صندوق و خریطہ رکھے ہین اگر ایک
حجرہ یا صندوق و خریطہ سے خزانہ منتقل کر دوسرے خریطہ و یا صندوق
و یا حجرہ مین رکھا جائے تو کمی اصل خزانہ مین نہ آئیگی پس اسیطرح کل شی محیط کے
اندر جو تغیرات ہون احتمال کم و بیشی خزانہ غلط اب غور کرنا چاہیئے
یہہ بحث جسقدر ہوئی متعلق نباتات ہوئی اور یہان ذات سے مباحثہ نہین کیا کمی

وصفات مین یہہ گفتگو ہے تو وجود کلی کو علاقہ ذات سے رہا اب صفت وکمال ایک
جا سے دوسری جا منتقل ہو تو ذات کامل مین کچھہ نقص نہین آتا ہے سب جانتے ہین کہ
علم عالم سے منتقل ہو کر شاگرد مین آتا ہے مگر نہ علم مین کاستگی آتی ہے اور نہ عالم
مین ہم اور سب کیا یہہ نہین دیکھتے کہ ایک چراغ سے چند چراغ روشن ہوتے
ہین پس اوسی چراغ سے دس ہزار چراغ روشن کئے اور ایک مین اوسی ایک
چراغ کی روشنی ہو گئی لیکن روشنی اصل چراغ مین نہ کاستگی آتی اور نہ
تغیر پیدا ہوا علے ہذا مصوری وخوشنویسی وغیرہ صدہا صفات وکمال
مین کسیطرح کی کاستگی نہین آتی یارو تم اونہین دیکھو اور مین اپنے تئین
اور ذیروح کو دیکھہ کر کہتا ہون کہ آدمی سے آدمی حیوان سے حیوان برابر
رات دن پیدا ہوتے چلے جاتے ہین مگر ہر دو سے کسیکی اصل وجود مین کسیطرح کا
گہٹاؤ بڑہاؤ نہین ہوتا جبکہ مصنوعات کا یہہ حال ہے تو صانع کی نسبت ایسے
خیال نحیف نادرست اور غلط در غلط کہاں فرقہ تجلی اول مین اور وہاں سے
پیچھے بعد دیگری منتقل ہوا تو کسیطرح کی کمی بیشی ذات کامل مین نہ ہوئی ابتدا مین کمال
گنج مخفی تہا اور تا بہ ارواح کسی جا اوسکا ظہور نہ تہا جب ارواح بہ کمال تا بہ جسم
پہونچی اوسوقت جو منازل کہ درمیان ظہور صفات واقع نہین وحجاب سے
پا چکین اور جسم جو خاص اسواسطے ظہور صفات کی بنا تہا جب صفات اپنا
مقام پہونچین تب ظہور اونکا ذریعہ اس الہ کے ہوا جو قبل وجود یہہ بطون مخفی ومستور
نہین اور کہین ظہور اونکا نہوا تہا پر تو ذات کلیتی محیط ہوا اور پر تو ذات وجود
مین اور وجود یہہ تو ہین موجود کہ ہر کا اتحاد کہنا کا حلول پر سماہی تا بہ اصول نہین

لہذا یہہ فہم جو کلام سماعی سے ممکن مغالطے سے رفع نہیں ہوتے پرتوے شمس و قمر میں یہہ
صفات کہ جب لگے اندر کل محدود کے نمایش ہو وہ بدولت پرتو سے جو ہر محدود
کو ظاہر و نمایان کی ہے اگر پرتو نہو نمایش محدود نہ ہوا اور محدود منظر پرتو ہوا ہے
علی ہذا پرتو ہی ذات نے محدود پیدا کی ورنہ معدوم اور محدود نے پرتو کو ظاہر
کیا کہ یہہ میں ہوں اور وہ وہی یہہ وہ کہتی ہے بعد دوری ہوئی حضوری
کی تعلق ذات سے تو یوں لگا ہوا ہتا کہ خالق مخلوق سے اور مخلوق احاطہ خالق
سے جدا نہیں مگر دیکھنا یا کوئی دیکھتا نہیں کیونکہ یہی سو لگی کیا ظاہر و موجود
و حاضر نہیں سچ تو یہہ کہ عقل سے باہر راز سے باہر نہیں کیا جگہ کہا ہے کہ پرتو نے
کمال کو ظہور دیا اور کمال نے خود کو ظاہر دیکھ پرتو کو گیا کامل کو چھپا دیا اب
راستہ یوں ملیگا محدود سے بسیط کی تصدیق کیجا تو پرتو ہر چہار دیوار
کے اندر محدود نظر آتا ہے چہار دیوار یکو توڑ کر دیکھنا اگر محدودی جالی رہے تو
آیندہ ہر محدود منہدم کر آدمی دیکھتا چلا جائے بس بعد اگر پرتو کو بصاحب محدود
بتاوین گے تو ہم بھی اونکو اپنے پورتوں کی صادق الکلام سمجھینگے اس دید
مجاز یکو دید حقیقی سے مقابلہ کر ظاہر سے باطن تک راہ طے کرنا اور
عجو اربع عناصر کو کہ جو چار دیواری سنگر حجاب ہو بصارت کو روک دیا ہے
اور کثرت اجسام کے دیکھنے سے نظر کو موقع فرصت حاصل ہی نہیں کہ جو وہان
تک رسا ہو کہ بسیط نظر آئے پس اس چار دانگی جہوٹی کو نور مرور کر ہٹانا
دیگا حقیقت بسیط تک رسا نہ ہوگا

فصل تیسری حکم کن کا بیان۔

جب کچھ نہ تہا تب بحکم کن صادر ہوا پوچہا کچھ نہ تھا تو کن کسکو کہا پہر اسپشت وہ صفات
جو باطن ذاتمین مخفی موجود اور ظاہر نہین نہین اور پہر جب حکم ہوا تب وہ ظاہر و نمایان
ہوگئین اور وہ ذاتمین ایسے تہین جو اسی باب کے پہلی فصل مین مذکور ہوا ہے یا
خیال کرو کہ صحن مکانمین طرح باغکی ڈالا اور بفور خیال نقشہ اوسکا نظر سے گذر جاتا ہے اگرچہ
وہ موجود اور ظاہر نہین ہوتا چنانچہ بفور حکم کن صفات کا ظہور ہوا اور آسمان و زمین
پیدا ہوئی اور ان ہر دو مین جملہ اثرات سماہائی متعدد بانواع مختلفہ رکہی گئے کہ جو اب
ظہور پا رہی مین جب اثرات سماویکا نزول زمین پر ہوتا ہے تب وہ ہمہ رنگی زمین کر
اثر نمالالی سے یہہ مقام ویدیہ ایک آسمانمین اثرات مختلف سعد و نحس مخالف علی ہذا
اور بہت ایسے ہین روئیدگی زمین بہ لذائذ مختلف و تاثیرات جداگانہ موجود حالانکہ ہوسیم
سرما و گرما و بارش طبقہ زمین و آسمان انہ اپنے حالت پر قایم روئیدگی زمین مین ترشی
و تلخی و شیرینی وغیرہ الواب اسطرح ایک وجود طبایع مختلف ۔
ایک شخص کمال جامہ اظہار ہونیکی غرض سے ایک کو زراعت کپاس کا طریقہ سکہایا یہہ
پیدایش روئی سوت کاتنے کا ہنر کسیکو سکہایا جب تہان تیار ہوا تب کسیکو قطع کرنا
سکہایا اور اپنے مرکوز کو ظہور مین لایا کمال درزیکی پہلے کسیکو تابہ مرکوز کامل رسائی نہی
کہ باین تغیرات اسماء و اشکال زراعت پنبہ سے یہہ صورت جامہ ظہور پاویگی پس اللہ تعالے
اپنے اثرات کو زمین و آسمانمین متعدد جا و مقام پر منقسم فرمایا بہ تغیرات اسماء و اشکال
اسطرح ظہور لایا ذرا نظر انصاف واکیجاویگی تو ظہور صفات نظر اویگا ذات ابتدا مین
نظر صفات سے اسلئے مخفی تھی کہ خود وجود صفات بذاتین سلب تہا اور وہ ایسا جیسا
تخم مین حاصل اور اب ذات باطن صفاتمین ایسی موجود ہے جیسا تخم مین حاکم لوگ

بعضے لوگ یہہ کہتے ہیں کہ فلان کو چار آنکہہ ہیں اور بعضے اسکی صحت یون کیا ہو کہ دو چشم ظاہر
ہیں آدمی سر سے اونکو دیکہتا ہے اور سوا اسکے جو ذات کے جو دیکہتا ہے اوسے عوام چشم خیالی
کہتے ہیں اور اوسے جاننا کہ دیکہنے والا چشم سر و دل کہتے ہیں مثلاً خواب مین آنکہین بند اور نظر آتا
ہے یہہ دو دو نون کہل گئے دو سب دیکہتی ہونگے جب کچہہ نہ تہا حکم کن ہوا
اوسی سے سب ہی حکم کن پہلی تجلی ذات ہے جسکی یہہ صفات قرار پائی اوسکو یہہ قول
کہ پہلی تجلی ذات کی نور محمدی ہے اور روح اعظم بہی اوسیکو کہتے ہین تو معلوم یہہ ہوا
کہ اوسی ایک پہلی تجلی ذات کی یہہ اسما مختلف ہین چنانچہ لعالم مجاز ایک کے اسما مختلف
ہوتے ہین بلکہ ذات باری کے اسما دیکہہ لو کہ بہت ہین سمجہہ مین یہہ آیا کہ پہلی تجلی
ذات ہے جسے نور محمدی کہو یا روح اعظم یا تو بو حکم کن سمجہو خیر روح اعظم کا پرتو سر اور دماغ
جسم ہیں انکا نہین موجود اور وہ حکم رب ہے اور ذات کلہی محیط اور کوئی اس احاطہ
سے خارج نہین لولاک لما خلقت الافلاک کا ثبوت یون ہوا کہ اگر حکم نہ ہوتا کچہہ نہ ہوتا
ظاہر کہ حکم اللہ حکم رسول ہے تو ہم تعمیل احکام حضرت تعمیل حکم خدا جانتے ہین اور
یہہ خوشنودی خالق سمجہتے ہین ہماری سمجہہ تو یہہ کہ جسنے حکم کو نہ مانا اوسنے حاکم کو
نہ مانا وہ حکم بمقام نفاذ خود حاکم ہے اور اوسکی اتباع مقدم جبکہ پیغمبر صلوات اللہ
علیہ کو نہ ماننا خدا کو نہ ماننا قرار پایا ہی تو اب یہی فہم پر جب ہونا مناسب ہے کیونکہ
پہلی تجلی ذات کی نور محمدی ہے اوسکو واسطہ اور تعلق ذاتسے ایسا ہی جو شمس و قمر کو
دونکی پرتو سے اور وہ بہی تعلق روح کو جسم کے ساتھہ ہے آدمی اصل کو فراموش
کرے اور حفظ مراتب سے تمکذیر جو یون نہ سمجہا ہو تقلیدن سمجہلے کہ تکمیل ایمان
لا الہ الا اللہ کے ساتھہ محمد الرسول اللہ کہے بغیر نہین ہوتی ہے پس جسقدر تکمیل ایمان کی

قرب حضرت درگاہی اسطرح بندگانخدا کو حضرت سے تعلق ہے اب بحث آدمی کے پاک و ناپاک کی جو کیفیت ہے وہ بہی سمجھ لے سکتے ہیں جب پرتو شمس و قمر بلحاظ پاک و ناپاک نازل اور اثر ناپاکی پرتو پر موثر نہیں تو ہم سمجھ سکتے ہیں کہ ناپاکی جسم تا بہ روح موثر نہیں غرض کہ پرتو کو پاک ناپاک سے علاقہ نہیں جسکو اسے سمجھ نہیں تو بحث نہیں نور سے نار نار میں جلال اور جلال میں حکومت اور حکومت اللہ تعالی ذات حضرت پر ختم فرمایا کہ احکام سابقہ منسوخ و نفاذ آئندہ مسدود کہ بعہد حضرت تکمیل اعمال بندگان ظاہر و باطن کر دیگی اور آئندہ ضرورت اصلاح باقی نہ ہیہ اب خاک کا پتلا کیا ہے

مصباح دوم ذکر آدم

فصل بیان خاک و پتلہ اربع عناصر خاکمیں عجز و انکسار اور عجز میں اتباع اور یہ سزاوار عبدیت ہے حقیقت خاک نور سے نار اور نار سے خاک نکلی ہے بنابر ان اوسمیں صفات لا انتہا ہیں ازانجملہ صفت خاک سے یہ پتلہ خاکی آدم ہے جسکے ذریعہ سے اللہ تعالی اپنی قدرتونکا اظہار فرمایا ہے چنانچہ رازق رحیم کریم سمیع بصیر و خبیر وغیرہ جملہ ذات باریکی قدرت و صفات ہیں اور انکا ظہور بتقرب کن و اقرب اس پتلا خاکی سے ہوتا ہے اور یہ جملہ ذات بشر سے خارج اور جسنے اسے قدرت بندہ جانا مشہور زبان زد خاص و عام یہ پتلہ خاکی ہے اور وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ پتلہ مقید حس و حرکت نہیں باعث حس و حرکت اوسکا کہ سب سے پوچھا اربع عناصر کا پتلہ کیونکر بنا سمجھ میں نہ آیا گیا جیسے کمہار لوگ خاک و آب یکجا جمع کر ایک شکل بنا ہوا رنگ نشان کر لیے اور آگ میں رکھ کر پکاتے ہیں یہہ پتلہ تو اسطرح بنا نظر نہیں آتا

اب بہی حقیقت بہی پیدا وجسم ہے یان آدم علیہ السلام کا پتلہ بنا ہوا وسمین بحث نہین لیکن حاجت
موجود وہ نہین تفہیم اللہ تعالی اپنے قدرتون کی اثرات اسمان وزمین پر منقسم فرمایا
وہ اثرات سماوی نامدت معینہ زمین پر نزول کرتے ہین اور پانی ہوا آتش افتاب بقدر
لیاقت موثر ہوتے ہین تب خاکسی ہولکہ جسکی بظاہر کوی بنا نہین پیدا ہوتا تھا اور بظاہر وہ
خاک جو باجدا واب واتش وباد بنا ہوتی ہے وبعدہ خاک نے وجود ہولکہ مین ترقی
دی اور آب وباد واتش ان ہر سہ کے امداد برابر ہوتی رہی تو وہ خورد وبزرگ ہوتا
تہہ پہونچا اور جب مدت اوسکی اتمام پاتی تو اور شجر تاربگ دیار سب خاک مین ملکر خاک ہوتی
اب عین الیقین سے تشفی ہوگی کہ یہہ پتلہ خاک اربع عناصری یون بنتا ہے کہ وہ شجر کا
ثمر باربگ استعمال ذیروح مین آیا اور تا مدت معہود وباد واتش واثرات سماوی
پیدا پر موثر ہوتی پس وہ حیوان ہو یا انسان ہر ذکور واناس مین اوسمین ایک اثر جدید
پیدا کیا اور مثل آسمان وزمین اوسنے ذکور سے اناس مین نزول کیا اور باجدا دو
زمین واسمانکے اثرات ممد وموثر رہتی تہی ازمرور مدت معینہ ایک شکل جدید جیسے
زمین سے پیدا ہوتی ہے اسطرح ایک شکل شکم اناس سے ظہور لای اور جسمین قبیل وہ
جملہ اثرات اسپر بہی موثر ہوی اور وہ مداخل اجزا رہے اسمین بہی وہی اثرات پیدا ہوگی
تو ظاہر کہ یہہ وجود صرف باجدا ومظہر خاک واثرات آب باد واتش نشو نما لایا وجہہ
نسبت بعض پتلہ خاکی اربع عناصری ہے اور جب مدت قیام اتمام لائی پہنچا گہٹ کر
اوسکی اصل سے ملگیا اور ان اثرات کی اعتدال کا مداخل باعث قیام جسم ہے اور نام اوسکا
صحت ... مخلوقات کا نام بیماری اور جو اثر کہ تجلی اول کا ہوتا اوسکی جدای جسم سے موت غرضکہ
اثرات مل کے کہان تلے یون ظہور مشاندل روئیدگی زمین سے تا پشت پدر یہہ تغیر آ

و تبدیل اشکال ہی منازل درمیانی کو طے کیا تب یہہ ایک جسم بہ این صورت و شکل ہے آگیا

فصل دوسری صراحت بندہ و عدم شناخت بندہ

جب یہہ آدم ایسے انتقال مقامات اور تبدیل اسما و تغیر اشکال کے ساتھ ناپدید پیدا ہوا بنا بریں کسی نے اوسکو نہ جانا اور نہ پہچانا والدین اور قرابتداروں نے بمقتضی ترتیب محبت بحکم فرزند یا بھائی بھتیجہ پوتا وغیرہ نام سے موسوم کیے جب تسکین نہ ہوئی تب کسی سنجیدہ یا پنڈت یا مولوی یا ملا کسی پڑہے لکہے سے نام اوسکا رکہوایا در اصل وہ بھی ناواقف کہ یہہ کون اور کس نام سے اسکا موسوم ہونا سزاوار ہے ایک نام فرضی رکہہ اون غافلوں کو سمجہا دیا کہ وہ نام صورت اشنائی البتہ کرتا ہے لیکن وہ بھی گرہگا حیران اوسی حقیقت ان ناموں اور اسما مختلف سے ملقب ہوتا رہتا ہے دیکہو آدمان دنیا میں قسم قسم کے بیشمار گان بکثرت ایسے ہیں جو ایک نام سے موسوم ہیں اور انکے اسما ہیں کوئی اور کہیں ایک کا تغیر و تبدیل نہوا اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ اونکی حد شناخت بدرجہ کامل نہ پہنچے اور اوسکی شناخت میں تا بدرجہ کمال رسائی نہ ہوئی لہذا اوسکو اسما بستی اور جواہر اصول اور صفات پر موسوم کرتے ہیں غرضکہ نہ شناخت اوسکی کسی سے ہوئی اور نہ نام اوسکا مشخص ہوا جسکی شناخت جہانتک رسائی کی وہی نام اوسنے رکہہ دیا تا بہ اصل اوسکی رسائی نے کام دیا اور نہ بعد تشخیص قرار داد نام ہوا اور آدمی بایع آدمی خریدار آدمی سامع آدمی گویندہ و لیکن والہ ہر دو آدمی غریب امیر دنیادار فقیر نیک و بد سب آدمی

چنانچہ فرعون نے کیا تہا جو دعوی خدائی کا		نمرود نے بہی خدائی کہلایا تہا پیر ملا

شداد بھی بہشت بنا کر ہوا خدا
یہ بات ہے سمجھنے کی آگے لکھوں میں کیا
یاں تک جو ہو چکا ہے سو ہے وہ بھی آدمی

ناچے ہے آدمی ہی بجا تالیوں کو یار
اور آدمی ہی ڈالے ہے اپنی ازار اتار
ننگا کھڑا اچھلتا ہے ہو کر ذلیل و خوار
سب آدمی ہی ہنستے ہیں دیکھ اسکو بار بار
اور وہ جو مسخرا ہے سو ہے وہ بھی آدمی

یاں آدمی نقیب ہو بولے ہے بار بار
اور آدمی ہی پیادے ہیں اور آدمی سوار
حقہ صراحی جوتیاں دوڑیں بغل میں مار
کاندھے پہ رکھ کے پالکی ہیں آدمی کہار
اور اوس پہ جو چڑھا ہے سو ہے وہ بھی آدمی

یاں آدمی ہی قہر سے لڑتے ہیں گھور گھور
اور آدمی ہی دیکھ انہیں بھاگتے ہیں دور
چاکر غلام آدمی اور آدمی مزدور
یاں تک کہ آدمی ہی اٹھاتے ہیں جا ضرور
اور جس نے وہ پھرا ہے سو ہے وہ بھی آدمی

مرتے ہیں آدمی ہی کفن کرتے ہیں تیار
نہلا دھلا اٹھاتے ہیں کاندھے پہ کر سوار
کلمہ بھی پڑھتے جاتے ہیں روتے ہیں زار زار
سب آدمی ہی کرتے ہیں مردے کا کاروبار
اور وہ جو مر گیا ہے سو ہے وہ بھی آدمی

اشراف اور کمینے سے تا شاہ اور وزیر
ہیں آدمی ہی صاحب عزت بھی اور حقیر
یاں آدمی مرید ہے اور آدمی ہی پیر
اچھا بھی آدمی ہی کہاتا ہے ای نظیر
اور سب میں جو برا ہے سو ہے وہ بھی آدمی

بھلا کوئی آدمی کو کیا تشخص کر سکتا ہے سچ تو یہ ہے کہ یہ بھید ہے اور ایسا مخفی و مستور ہے کہ اسکا [illegible] اور پتہ ملنے میں سوا حیرت کے کوئی دوسرا رستہ نظر ہی نہیں آتا

دیا کو بھی اسکا پتہ بتادیگا اور سیاہ دیگا خود صاحب کو جو راز انشا کرنا منظور ہو تھا

ملکوں میں سجود ملائک بنا رہا سما شیر پر چھپا یا جیسا آسمان پر سجود ملائک دیو نمود انسان پایا

سعید ہے تھا بین ملا اور بیان تلاش کیا انی جاعل فی الارض خلیفہ کا پتہ پایا

اور خلیفہ و مسجود ملائک کی جا پتہ نہ کی سنا کر سوال انا فیض صاحب

اپنی کبھی تلاش نہ کی جو کہ سہو ہو تی چیز سوالنا رہی غرض تلاش خدا بھی

بیان ہشت خاک جیسا کہا جیسا چنگل و شہر خاک شاہ و گدا ایک ہے سب

وہ سب گویۃ ایک کالا اور سبکی تجسس میں نشانیاں دیکھیا سیدھے بنا کر

نشانیاں بھی واقف کے میں تلاش کنندہ بندہ کیوں نہ حیرت میں جائیگا اور کیا

شخص کر نگا اور پایگا اور سے لیس للانسان الا ما سعی و انا سرہ کا ایسا پتہ پایا گیا کہ

ابلیس جیسا کہا پاسر جیسا پا فرشتوں کی زبان شکایت دراز کی تو انی اعلم ما لا

تعلمون اب بندگی کیو حوالعلم و انش کا عالم ہو وہ شاید جانی اور سجدہ جا کر کو نگے

کا سجدہ کرتے تھے اور کرتا تھا یا الحق مرے سے خلق اللہ کو تعلیم کلام

کیا سے من فہم پر عمل کریں خالق و خلق اللہ انہی کو صحیح رد

کے بدولت جسم میں صفاتکی انواع و اقسام کا گنج مخفی ہے جبتک ذات

قایم کا قیام اور قیام ارواح تا مدت معینہ جسم کا قیام ہے ہر ایک انہیں

بندہ کہتا ہے اور اعتقاد عام اسیقدر کہ وہ ہمارا صاحب جس نے

جملہ مخلوق بندہ اور اسپر دار و مدار دنیا قایم ہے بندہ وہی جو بشرا

ہو شرط اول اللہ غنی انتم الفقرا من اسنیے تیئں داخل کرے

ثابت ہو تو پابندی شرع شریف بندہ کو ملک نہیں اب دولت

مالک کہاں اور کسکی رہی انہیں مالک نہ بنائے شرط دوم جسمی دولت زر اثقہ جان اور
بصارت و قدرت و گویائی و سماعت وغیرہ حاصل ہی تو اور شرط عام اسباب جانداری
زر اثقہ زیور مکان جو اور جسقدر قبض و تصرف مین رکہتے ہین جنکو کہ زن و فرزند کے مالک
کہلاتے ہین دوسرے لوگ جو چاہین اسکو بناوین لیکن یہہ شرط اول پر قایم ہی پہلا آیت
ہادی ہمی حی کی جان بصیر کے آنکہ قدیر کی قدرت کلیم کی زبان سمیع کی سماعت
جاتی اگر انکو اپنے ملک جانا ملک مالک مین غصباً دعوی کیا خطاوار ہی نہیں تو بتایا اس سے سمجھے
عطیات معبود پر اگر دعوی کچھ ہی تو عطا دو قسم پر ایک بخشش دوسری امانت
مثال ایسی سے سمجھے دیکہو ایک صاحب نے بندہ کو دو جوڑہ کپڑے اور سو روپیہ
دیئے اور کہا کہ اپنے مصرف مین لا یہہ عطا بخشش ہی ملک مالکی ایسی عطا پر سزاوار ہی دوسرے
بندہ کو سواری کا گہوڑا اور اپنی بندوق دیکر کہا کہ تفریح طبع کے لئے جب چاہنا گہوڑہ پہ
سوار ہو کر جانا اور بندوق سے شکار کہیلنا جب مین چاہونگا واپس لے لونگا یہہ
عطا امانتاً ہی یا بندہ سمجہا کہ میری ملک ہی ملزم خیانت ہوا اسکو امانت سمجہی ملک مالک
کہیلی القبض دلیل الملک ہی اور بندہ کو قبضہ نہین کیونکہ قبضہ اوسیکا شمار
ہوگا جو مقتدر ہوگا آدمی انصاف سے نگذری اور اپنی عدم اقتداری کے اسبابونکو
دیکہے کہ مال موجودہ بلا مرضی اسکی معرض اتلاف مین آتا ہی اگر اقتدار ہوتا اتلافکو
روکتا علی ہذا آنکہ کان زبان جان وغیرہ بہی خلاف مرضی جانیوالے جاتی ہین اور
زن و فرزند بہی اوسکی خلاف روبرو مین چلے جاتے ہین ہرچند یہہ اونکا اچہی اور ہمیشہ رہنا
چاہتا ہی وہ خراب مفلس غریب ہو جاتے ہین یہہ صفات عدم اقتدار ہیکا باعث
ہین اونکو بہی مانند ہی بندہ خدا جانے یہہ دیکہو اون مدعیونکے دعوی ملک کو غلط

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اپنے کئے ہوئے پر بنا یا ہے اور جو اسپر بنیاد رکھا گیا وہی سب فنا ہی کو سمجھ دو اس میں آرزو و حیرت اس
غرض دنیا کا سہارا ہے جیسا کہ شجر کا ہے اور دار و مدار ہماری اچھی برائی کا منحصر ہے اور یہ
مرضی کے ثواب یا عذاب کا ظہور سزا دونوں دین کے مرضی ہوئے از سبب اوسکے پر اعتقاد کی بھی
میں قربت الاعمال سبب اوسکو پہنچ جبکہ یہ ظاہر ہے کہ احتمال بظاہر اچھی نظر آتے ہیں
مگر حالت باطنی نظر نہیں آتی [illegible] ہم کو اس علم محض اور اوسکو سوائے
معبود کے کوئی نہیں جانتا ہے با ایں ہمہ اوس امر لا معلوم پر دعوی مفید مدعا نہیں اور یہ
بھی نہیں جانتے کہ ہمارا استحقاق جب [illegible] باری تعالی صفت کریمی و رحیمی میں تیری ناکسی
دوسرے صفت [illegible] صفت کا اثر ظہور [illegible] اور جب صفت
سابقہ [illegible] ظہور میں شک نہیں اور ذرا حیرت ذاتیں صفت انصاف
ہوگی تو اسکے [illegible] شفیع پیدا کیا [illegible] مذہب میں دلیل کفر ہے
فلا تقنطوا [illegible] فرمانا [illegible] معاف فرمانے خواہ انصاف
کرے [illegible] دیکھتا ہوں کہ حکام مجازی سب [illegible] انصاف
کا [illegible] پہلے [illegible] دریافت اور تحقیقات ہو کر تصفیہ ہوتے ہیں
اور علی ہذا [illegible] ثبوت [illegible] ہیں اللہ تعالی انصاف کریگا دو
تکرار میں انصاف ہوتا ہے [illegible] نیک اعمال کے دعوے [illegible] حوض کوثر کا خزانہ
حور و غلمان جنت [illegible] استحقاق ظاہر کریں گے اللہ تعالی کے روبرو بعد دریافت
انکا انصاف ہوگا دوسرے [illegible] اونکی ہوگی جو خطا سے منکر ہیں تیسرا فرقہ
اپنے اعمال کے نتائج سے کہ اچھے ہیں یا برے [illegible] مقبول ہوئے یا نہیں [illegible] لا یعلم سب امر
مبہم کا دعوی کر بیٹھے [illegible] اطمینان کافی نہیں علیحدہ ہوکر [illegible] تمنے

ہوا پر تفویض کریگا کہ معبود حقیقی جسکی نظر حالات باطنی پر بھی وہ خوب جانتا ہی پس سیرت
اعمال اچھی بُری سے مقبول مردود ہونا قرار دیگا اور سپر راضی انکار بحث نہین اور جب نوبت
پرسش بخشائش آویگی تو ہوا زمرہ بندہ خطا نہیں نادم و مقر ہو کر بغرض اسکہ تحریر مقدر سیاہ نامہ اعمال
ہاتھہ پر خطا سے اقرار ہر دعوی سے دست بردار تو اونکے لئے نہ ضرورت گواہی اعضا
ہوگی اور نہ دریافت و تحقیقات صرف ایک دعوی سے دست برداری اقرار خطاواری
سیکو روک دیگی صرف ایک حکم اخیر درکار ہوگا اسپر ستّاریہ ہوگا   بندہ ہمان بہ کہ
ز تقصیر خویش * عذر بدرگاہ خدا آورد * پر عمل ہون گے مراحم رحیمانہ سے سرفراز
ہونگے کہ خطا سے بخوف اذیت منکریہ پوشیدہ معبود راست بازیسے مقر اور ہر ایک دعوی
سے علیحدہ پس اللہ تعالی ایسی ہی مجبور و معذور ونکی حال پر رحم فرما شفیع مقرر
فرمایا ہے مقام غور حضرت ان معذورون و مجبورونکی شفاعت نفرمادینگی تو ذرا
سوچیے اور سمجھیے کا مقام ہی کہ اون مدعیان و منکران ناکا سیا کی شفاعت فرماوینگے
صفت عقلا کہ یہہ دو فریق ہین جو ذریعہ شفاعت اپنا پیدا کئی ہین اول
اپنے اعمال نیک کو باعث اپنی بہبود کا وسیلہ گردان لئی ہین اور منکران جو باہم اپنا
انکار صورت نجات تصور کر اپنے خیال مین یہہ ہر دو ذریعہ سے جب ایمان جانکر یہہ سمجھے
کہ جب ہمارے اعمال نیک ہین ہمارے ذمہ پر جا بے نہین پس او نہین لوگونکے لئے یہہ تصور
اور خیال سبارک ہو کہ ضرورت شفاعت ہمارے لئی یا وہ شفیع کہ جسکو حکم شفاعت ملیگا
نہین ہی ہان جب ایسی نیک اعمال والی لوگون کے معاملات انفصال پاکر جو گنہگار
قرار پاوینگے اونکی شفاعت کے لئی شفیع کو حکم شفاعت دیا جاویگا اور فریق
منکر کو تو بجز توقع شفاعت حضرت کوئی وسیلہ ہی نجات کا نہین ہی یہہ بجز شفاعت

حضرت کو بھی وسیلہ اپنی ساتھہ لیجاوینگے ہر آینہ شفاعت کرینگے گنہگاران مستقبل اور بیست
برداران عادی کے لئے موضع بیشتر اور اسی نبی نے ... کر ... استعمال والدین کے
لئے اور سچ تو یہ کہ ہم گنہگار ہیں خطاوار کہ بندہ ... ہیں ...

فصل تیسری پاک و ناپاک کے بیان میں

جب بشرائط بندہ خالص بنا چاہے آدمی تو چاہیے پاک و ناپاک ... پاک ...
شدن اور خالص ایک کو کہتے ہیں آدمی وضو و غسل سے پاک ہوتا ہے اور ...
شرع ظاہر جیسے ناپاک چیز کا داغ کپڑے یا جسم پر لگی تو جہاں تک ... اس کا نشان اور ...
نہ رہے بغور یہ تحقیق ہوا کہ نجاست میں کراہت اور کراہت میں ناپاکی لگی ہے تو دفع ...
کراہت ہی اور یہ آدمی کو پاک بناتا ہے مثلاً ناپاک بدن کا پانی جسم پر گرنے سے کراہت
آگئی پھر غسل کیا تو وہ نجاست دفع ہوگی پاک ہوا اسیطرح آدمی صبح کو سو کر اوٹھا
اور اسکی حالت اصلی میں نجاست پیدا ہو جاتی ہے جب وہ منہ دھویا یا غسل کیا تو
وہ نجاست دفع ہوگئی اسیطرح پیشاب یا پاخانہ یا اور ... وغیرہ اشیا انسے آدمی
میں کراہت آجاتی ہے وضو و غسل سے اوسکا اندفاع ہوتا ہے اسنے ظاہر کیا کہ جسقدر
ظہور میں آیا عمل ظاہری تھا پاکی باطن اب نزدیک اہل باطن کے یہہ رستہ
پاک ہونے کا ظاہر سے تا بہ باطن پہونچ جانیکے لئی بہت ہوا اب آدمی اسیطرح کر
اور جو نجاستیں ہیں درمیان نہیں ہوں اونسے کراہت کرا اونکی علحدگی کی فکر کرے
... تک مقام خالص پہونچ جاتا ہے کہ آدمی کا ایک عمل ظاہر ہے دوسرا باطنی
پہلا ایک اور باطن ایک ہوا اور جب باطن کہتے ہیں جبتک آدمی نجاست

باطنی کو نجس نہ کریگا شمار ہ پاکان شمار نہ ہوگا بہرحال آدمی کا ظاہر و باطن یکسان ہونیکے لیے
پیشوا ہے راہ علم شریعت ہے اور سوہے رہنما ہی منزل طریقت کی کرتی ہے مثال جیسے حاکم مجازی
کی آمد آمد کی خبر ہوتی ہے نظرگاہ حاکم کے کیسی صفائی کیجاتی ہے چنانچہ دل خانہ خدا اور
مشہور و ظاہر ہے کہ لقاء معبود دل پر ہے اور یہی خانہ نظرگاہ رب العلی کو صاف نہ رکھے تو آدمی پاک
و صاف ہی نکرے اور دعوی پاکی رکھے بہرحال مقصود ہمارا دل کے پاکی سے ہے شریعت
راستہ کو کہتے ہین اور راستہ طے کرنیسے طے ہوتا ہے اور رہبر و منزل پر پہونچتا ہے اب وضو و
غسل نے راستہ و نجیہ معابد کا بتادیا ہم معنی مین دہو کہ آیا رہبر نے جو راستہ بتایا اوسکے
مطابق سیدہا راہ امی اور ٹہر گئے قدم بہت اوس راہ طے کرنیکو آگے نہ بڑہانے
جو راستہ طے ہوتا اور منزل حقیقت تک پہونچتے مقصود و منتہا برآتی جب یہہ کہا گیا تو خفا ہو کر
بولے ہم راہ پر ہین میان ہم کب کہتے ہین کہ تم راہ پر نہو بلا تامل راہ پر ہو مگر مقصود رستہ دیکہنے
راستہ بتانے والے کی غرض تمہارے منزل پر پہونچنے سے ہی اور وہ طے کرنیسے طے ہوگی
جب اوسکو تم طے نکروگے تو تمہین سمجہو کہ منزل پر کیسی پہونچوگے راستہ طے کرنا شروع
ہوگا جہان جا پہنچو ہانکی نشانیان نظر اوینگی اوس سے وہ نشانی تم برابر پہنچوگے یہ ہم
مرشد و مقتدا نہ ہم و فرصت ضرورت بحث نہین بہرحال پاکی ظاہر جزو پاکی ہی اور وہ
باطن کو پاک نہین کرتے کیونکہ دل خانہ خدا مین اجتماع معابدین جب تک رہیگا تب تک
دل پر اطلاق پاکی نہ آئیگا جیسے کلمہ پڑہتے ہین مقدم تصدیق قلب شرط اسلام ہے
اسیطرح مقدم پاکی دل ہی لہذا آدمی پہلے دلکو پاک کرے اسمین یہہ ترغیب نہین کہ پاکی
دل نہو تب تک پاکی ظاہر ترک کرے مدعا اور غرض یہہ کہ دلکو ضرور پاک کرتا ہی
اسپر مطمئن نہو کہ پاکی ظاہر باطن کو پاک بنادیگی۔

نقل ہی کہ بعالم مسافرت عابد و فاسق ہمراہ ہوئے سفر دور و دراز تھا ایک دوسرے کی رفاقت
مقامات سے جان روانہ ہوئی عابد کے اعمال دیکھہ فاسق شرمندہ ہوتا رہا چند منازل
طے ہوئین ایکروز فاسق اپنی ترک عادات سے نرہ سکا اور عابد کو کہا کہ اب مین متحمل نہین ہو سکتا
اب اپنے کامونمین مشغول ہونگا شام کو منزل پر پہنچ عابد اپنے اشغالونمین مشغول ہوا اور
فاسق بالطلاع عابد اپنے افعالونکی ارتکاب کیلئے گیا عابد بعد عبادت مشغول اور خیال
الٰہی یہ افعال فاسق مصروف کہ اسوقت میرا ساتھی فلان فعل کرتا ہوگا فاسق بہی
فاسق بظاہر افعال بد مین مصروف لیکن باطن ان خیالونمین مالوف کہ عابد میرا
دوست فلان عبادت یا وظیفہ وغیرہ مین مشغول ہوگا غرض دونکے افعال ظاہر کے
خلاف خیالات باطنی مین رات گذری ساعین شب فاسق اچھا اور عبادت عابد
ضایع ہوا ظاہر کے پس آدمی متنبہ ہو و ہوشیار ہے و عقلمند کو کام فرما ہے کہ حالت باطنی بہی
حرکت باطنی ضایع و خراب کردیتی ہے پس مقدم و ضرور ہے کہ افعال ظاہر کے ساتھ
حالت باطنی بہی اچھی رہے آدمی اس دوئی کو نکالکر ایک ہونے کی فکر کرے تا ظاہر
اعمال ضایع نجاوین اور یہہ خیال کرنا چاہئے کہ پاکی ظاہر باطن کو پاک نہین کرتی ہے
نقل ایک شخص رات کو سویا صبح کو اوسنے اپنی حالت اصلی مین ایک نوع کی مغایرت
پایا سبب منہ دہوتا تہا یا وہ مغایرت رفع ہوئی اوسنے مدامت کیا کہ دافع مغایرت
دوسرے روز رات کو اوسے بخار آیا صبح منہہ دہویا وہ مغایرت رفع نہ ہوئی کسی نے پوچہا
تو اوسنے اپنی حالت کو بیان کیا اوسنے حکیم سے رجوع کرنیکی ہدایت دیا تو وہ حکیم
جس سے منع کیا اوسے ترک کیا اور جبکی اجازت ہوئی اوسکا استعمال کیا تب
وہ مغایرت رفع ہوئی پس مدعا اور مطلب یہہ کہ ہر کام کا عمل بجائے خود ہی بخار کی فدا

اور دوسرے کا معالجہ دوسرا ہو کہ پیاس نہیں پیاس پانی سے جاتی ہے حالانکہ انکو صرف ایک جسم سے
تعلق ہے مگر ایک کیلئے عمل جدا ہے اگر یہ نہ ہوتا تو نادانی ہے لہذا جو کلام حسن اسلوب سے صحیح و مقرر ہے
اسکے لئے وہ نافع و سود مند ہے آدمی اور جسقدر عمل ہو ہر شخص اپنی حالت سے عالم ہوتا ہے
اور ذرا سے غور میں آدمی سمجھ سکتا ہے کہ جیسے کی البابِ ظاہری خیالات باطنی سے
واقع ہوتے ہیں یا نہیں جب وہ اپنی حالت پر غور سے مطلع ہو تب یہ صفائی قلب
صلاح قلبی ہو جائے اور جیسے اس مریض کو اپنی شکایت مرض کے دفعیہ کی فکر ہوتی ہے
ایسی ہی فکر ہے معالج طبی ہی یا اسکو کہنے پڑیں اور دوا اور جو جب ہے منع فرماویں اوسی
ترک کرے اور جسکی اجازت ہے اوسکا استعمال کرے بفضلہ تعالی دوا دست چند
روز میں دفعیہ اوسکا ہو جاتا ہے غرض جسطرح مریض کو حکیم درکار ہے اسیطرح اسکو
پیر کامل درکار ہے الا تصفیہ اوسکا اور حال مریدان خیال شصت و
ظاہر بدن کے کیا بہت کرتا ہے شیخ ہی صاف کرے انکو ذرا وسواس شیطانی
چھوڑ دیتے تو یہ کہ پیر کامل مرید کامل ہے تو ہر حال شکایت جو خانہ قلب میں
رہے کبھی نہ نوبت میں آجاتی ہے اور شناخت نہ کر سکے نادانستہ اگر چہ
کہ کون بفضلہ تعالی رعب ہو ایسے دہشت غالب ہو جاتی کہ وہ خود اپنا نام
ہو ہیجانی سے دلچسپی دوری نجات تک اگر جو ایسی ہو کہ یار میں شاطر و دغا
باز ہیں گویا اپنے تئیں جانتا ہے وہ بقصد امتحان آئے تو اسکے جھوٹ کھل جائیں
سلسلہ و تاثیر مگر سب ٹوٹ جائیں سمجھنے والا سمجھکر صرف سلسلہ تک
رسا ہو مگر کام چھپا نہیں یہ شغل تاثیر تخیل ہو جائیں جادہ کیا نکتہ ہادی
جسکے فیض کو کوئی محروم نہ جائے جیسے کہ اسے دنیا استفادہ پائے۔

فصل چھٹی مدایح ایمان و دفع شبہات

اشتباه فروعات اصولین تحیر پیدا کرتے ہیں عیاذاً باللہ اگر کبھی ایسے شبہات
واقع ہوئے تو اللہ حافظ ایک حال اس شبہ کا بیان کرتا ہوں اضعف نگر میں
بدہوائی آغاز ہوا اس چھوٹے موضع میں پانچ چھہ کا روز مرنا تھا کہ عظیم خوف و اضطراب
پیدا کر دیا آخر کار اہل ہنود بقدر اسمی چندہ بند و بست پوجا کی اور وقت شب متصل
تمام لوگ جمع ہوئے اور دس بجے رات کو اوسی گانو کی دہیڑنے ہاتھہ میں ستار لیکر بجانا شروع کیا اور
زبان تلنگی میں کچھہ حضار جلسہ سے کہنے لگی اور یہہ جلسہ میرے مکان سے نزدیک تھا اور سب لوگ
اوس سے مخاطب ہوکر کچھہ بولتے تھے وہ میری سمجھہ میں نہ آتا تھا تب میں باہر نکل دریافت کیا
تو معلوم ہوا کہ دہیڑنی کے سر پر بیماری آئی ہے وہ گھومتی ہے اور یہی اس موضع تک آنیکے
حالات بیان کرتی ہے میں لاحول پڑھہ چلا آیا قریب بارہ بجے رات کی لوگوں نے تالیاں بجا
کچھہ زور سے بولنا شروع کیا تب مجھکو پھر دریافت رہا نہ گیا پھر باہر نکل کر پوچھا تو لوگوں نے
بیان کیا کہ جبھی یہہ سبب اسکو بیان نسے جانے پر رضامند کرتے ہیں اور یہہ اور چند روز کا
ایسا مقام تا آلی ہی آخر کار اب جانے پر نیم راضی ہولی ہے لوگ خوش ہوکر تالیاں بجا
رکھی گئی کہتی ہیں اور جب تک یہہ اسیوقت جانی پر راضی نہو گی اوس سے بحث کریں گے
پھر میں اوسکی خیال بد اعتقادی پر لاحول پڑھہ واپس آیا اور نو بجے تک یہہ مباحثہ ہوا کئے
صبح کو سنا کہ رات کو بیماری اوسیوقت چلی جانے کا وعدہ کی اور یہہ بھی معلوم ہوا
کہ راتمیں کوئی نیا بیمار نہوا اور نہ بیمار و نسی کوئی ضایع ہوا دو چار روز میں بیمار
شفا پائی اور اوس روز کے بعد کوئی بیمار نہ ہوا کہ جسکی بنا پر یہہ کہنا درست ہو
بیماری محدود ہ رفع ہوگئی تب میری خاطر میں شبہہ آنے لگا ایا تمہیں خلل

خیال جہنم کی نوبت پہونچی ہر چند زبانی مین اوس بیچارے کو غلط کہتا تھا مگر دل مین متفکر کہ یہہ سب کچھ جہوٹ تہا تو
یہہ ظہور کیسا ہوا ہر چند یہہ شک اپنے دل سے دور کرنا چاہا لیکن دور نہیں ہوتا تہا دعا کیا کہ یا اللہ یہہ پوچہا غلط ہو تو
بطفیل شافع محشر سیرت اعتقاد ہمارا کی حفظ و نگہبانی تیرے ہاتھ ہے مین بعد ایک ایت کے خیال بندہا کہ
عوام الناس کہتے ہیں کہ پیچ ال خدا اور خدا ل پیچ اور رسول نہیں مشہور آوازہ خلق اللہ نقارہ خدا
پہر تو میرا اوسکی تائید ہونے لگی کہ مزن فال بد با شود کار بد آدمی زبانسے نیک فال نکالے ان
استدلالون سے یہہ اثبات کیا کہ وہ لوگ متفق اللفظ اوس بیمار کی نسبت ہوگئی گئی کا اظہار کئے وہ آوازہ
خلق نقارہ خدا تہا اور نہ تہی یہہ صدا جو سبکی زبانسے نکلی اللہ تعالی کے نزدیک مقبول ہوگئی اور بیماری
رفع ہوہی یون آوازہ خلق نقارہ خدا کا اثبات ہوا تب شکر یہہ بادی بجالایا کہ خلش مجدد و تہہ جاتا رہا
جب ایسی شبہا حادث ہوتے ہیں تب آدمی مجبور ہوجاتا ہے اور دفعیہ اوسکا غیر ممکن اور ایسی شبہا اہل تقلید کے
اعتقاد کو خراب اور اہل تحقیق کو مشتبہ کر دیتے ہیں اور اہل تصدیق کا نگہبان و حافظ معبود ہوتا ہے
اور شبہا نکے مٹانیکی تقلید پابندی بزرگان ہے تحقیق پس از استماع پند و نصایح علما و فضلا
یہہ بمشاہد فنا فی ثابت کیا تہا کہ کل مخلوق کا کوئی خالق پیدا کرنے و مارنے والا ہے یہہ زمین و آسمان شمس و
قمر بغیر بانی خود نہیں بنے ان سبکا بانی معبود ہے غرضکہ مخلوق پر حق خالق کا اثبات یہہ مسلمانی تحقیقی
ہے تقلید کا خطرہ رہتا تحقیق مین لطف دوسرا ملا اور حفظ ایمان و لذت اسلام جب ہی حاصل
ہوگی جب تصدیق ہوگی اور مین ہے پکّے مسلمان تصدیقی بنانیکا قصد کرکے ایکصاحب سے
کہا کہ مجہے ایسی ترکیب بتائی تا مین مسلمان ہوجاؤن فرمایا تعمیل احکام خدا و رسول .
مین کہا بعد مسلمان ہونیکی تعمیل احکام فرض و واجب ہوتی ہے نہ قبل مسلمان ہونے کے فرمائی کلمہ پڑہنے سے
آدمی مسلمان ہوتا ہے - مین کہا عشرہ شریف مین سوائے اپنے نابالغ لڑکے کہ بہتیرے وغیرہ کو بڑی ذوق و
شوق سے کلمہ پڑہتے دیکہا اور سنا ہوں کیا ان سب کلمہ خوانون پر اطلاق مسلمانی آتا ہے کہے نہیں ہ

کلمہ پڑھی کے شرط میں پوچھا وہ فرمائی تو کہے تصدیق بالقلب و اقرار باللسان تب کہا کہ اقرار لسانی میں تو
مسلمان اور دوسرے مذہب والے برابر ہو اب دار و مدار مسلمانی کا تصدیق قلب پر رہا ہے وہ فرمائے کہ گو ہی دیسے
قبول کرنا میں کہا مقبول القلب نہیں ہے تصدیق بمعنی شہادت اور شہادت گواہی کو کہتے ہیں اور گواہی
بے دیکھے ہو نہیں سکتی مسلمانکو چاہئے کہ پہلے اشہد ان لا اله کی تصدیق کرے بعد زبانسے اقرار تب
مسلمان ہوگا اور تعلیم تصدیق قلب بغیر پیغمبر کامل نہیں ہو سکتی جو صاحب ایسی تصدیق میں
داخل ہوں مجھے بھی دعائے خیر یاد فرماویں وحدہ سے اثبات ہوئی کہ دوسرا نہیں۔
اور لا شریک لہ سے ہی ظاہر ہوا کہ دوسرا بھی ہے لیکن شریک نہیں ہے یہ بحث بھی بغیر تصدیق کلمہ حل
نہیں ہو سکتی سمجھنا چاہئے کہ ذات خالق ایک دوسری مخلوق صفت کو ذات سے آئی ہے لیکن
شریک ذات نہیں ذات میں وصفت خیر و شر ہر دو ذاتسے آئے ہیں لیکن ذات
خیر و شر ہر دو سے بری جو اکہ ہر صفت کے ساتھ خلاف موجود ہے اور ذاتیں خلاف نہیں
لہذا یہاں خیر و شر قائم ہوئے تفہیم شریک اسکو کہیں گے کہ نفع و ضرر ہر دو کا اثر ذات پر
موثر ہو اور جسپر اثر نفع و ضرر موثر نہیں وہ شریک کسے ہے علیحدہ ہو گیا جبکہ ذات میں خلاف
نہیں تو خیر و شر کو تعلق ذاتسے نہیں جب تعلق نہ ہوا اثر موثر نہیں دیکھو تو خیر و شر موثر بہ صفات
ہیں مثلاً کوئی شخص برے اقوال و افعال کا عمل کیا یا اچھے اعمال و الفاظ کا مستعمل ہوا تو ہر دو
کا اثر صفت پر آتا ہے ذاتسے تعلق نہیں پس جب تک یہ کوائف بتصریح معلوم نہوں سمجھ برابر
نہوگی ذات درجہ کمال میں ہے کہ جہاں اثر خیر و شر نہیں۔

ایک کامل چھری یا تلوار وغیرہ بنایا کہ جسکی ضرب سے مجروح صحت نپائے یہ کمال کامل ہے اوسمیں نہ
خیر ہے نہ شر مگر ہر دو اثر موجود جب کسی نے کسی پر ضرب کیا تو الزام بذمہ فاعل نہ بذمہ کامل۔
کامل کا حال ایسا ہے کہ کسی نے کہا منشی خط لکھدے لکھدیا درزی کپڑا سیدے سیدیا صحاف جلد بنادے

بنا دیا مصور تصویر کھینچدے کھینچدیا یہہ حمد کامل کے کمال تہی نہ ذات منشی وغیرہ تہی اور نہ وہ شریک ذات ایک شخص بمقابلہ جماعت اگر وعظ و پند و نصایح کیا لوگ نیکمرد عالم کہی یکجا زہد تقوے کی وجہہ سی زاہد کہا یا اور کہیں افعالونسی فاسق فاجر غرضکہ اعمال صفاتی کے وجہہ سی کہین رحیم سخی جتنی کہ درجہ ولایت و شیطان تک موسوم و منسوب ہوا تو یہہ حملہ اوسی ایک وجود کی صفات ہین نہ ذات پس آدمی دیکھہ لے کہ ذاتمین صفات اور صفاتمین خلاف ہی ۔

پہر فاسق و فاجر ہنی حالت فسق و فجور مین گذارا اور کافر کفر مین بسر لے گیا تب پرست و برد بُت سر جہکایا گبر آتش سی التجا لایا تو کوئی سورج سی مدعا چاہا تو کوئی مسجد مین دست بدعا دراز لایا سکو رزاق رزق پہونچایا رحیم نے رحم فرما حاجت روا کیا مرادین برلایا دعائین قبول کیا جو کہ ذات معبود وحدہ لاشریک اور یہہ جسقدر بیان ہوئے او نمین سی کوئی شریک ذات معبود نہ تہا پر توئی فیض اوسی معبود کے بہرحال حاجت روائی کی جو کہ ذات درجہ کمال مین ہی اوسکے نزدیک سب مساوی کسی سی نہ تعلق نہ خلاف ۔

ایکصاحب سی ریل ملاقات ہوئی کہے کہ آدمی کلمہ پڑھنے سے مسلمان ہوتا لوگ کہتے ہین اور حالت مسلمانی ایسی کہ قبل از دین محمدی ہمارے دادا پردادا سی ہوگئے جو لات منات عزا کو خدا جانتے ہو نگے جب حضرت نے اونکا خدا ہونا ثابت فرمائے تب وہ بتر دید اعتقاد کلمہ پڑہے اور اشہدان لا الہ الا اللہ کہی اور مسلمان ہوے اور تب سی یہہ سلسلہ مسلمانی اون کے اولا مین جاری ہی اور اب تک اوسی اعتقاد پر قایم چلے آرہے ہین کلمہ خوانی سی مسلمان ہونا اونکا کسطرح پر سمجہا جائے جس شخص کے اعتقاد اشہدان لا الہ مین خلل آئی البتہ اوسکو کلمہ پڑہنے سے مسلمان ہونا کہا جائے سزاوار ہی کلمہ پڑہنے سے نہ ایسے شخص کا مسلمان ہونا تصور کیا جائیگا جسکی اعتقاد مین تفرقہ ہی نہوا ہو کلمہ خوانی سی مسلمانی اونہین کے لئے موضوع ہی

جنکے اعتقاد و ایمان و یقین مین تفرقہ ہون آبا اجداد ہی سے مسلمانونکو کلمہ خوانی کیا اور کیسا مسلمان
بنانی ہی بتایا جاوے ویا یہہ قبول کیا جاوے کہ مسلمان متذکرہ الصدر کو کلمہ پڑہنا مسلمان نہین بناتا
ہے **جواب** مسلمانی مین مقدم یہی ظاہر و باطن کو یکسان رکھنا اور یہہ امر متعلق بہر دو وجود
جداگانہ ہے اگر باپ ظاہر و باطن کو اپنے درست کیا تو تا وقتیکہ بیٹا اوسکا اپنے ظاہر و باطن کو یکسان
نہ بنائیگا اصلاح نکریگا نہ ہوگا اور عمل باپکا اوسمین موثر نہ ہوسکیگا چنانچہ باپ عالم کامل ہو اور بیٹا
اوسکا علم حاصل نکرے یا کمال نہ سیکھے تو وہ نہ عالم ہوگا اور نہ کامل علی ہذا باپ زاہد بیٹا
فاسق باپ عابد بیٹا فاجر جیسے یہہ اثرات پدری موثر نہین یہہ عمل بہی بہر دو وجود جداگانہ پر موقوف ہے
دیکھو انسان منعقد اور متشکل ہے اور پر دو حال ہے ایک ظاہر دوسرا باطن پس دیکھو کہ
باپکے رویے بیٹے کے رویہ مین خلاف باپکا ظاہر باطن ایک نہین کا دوسرا طریق علی ہذا اہل
و سخا وغیرہ ابواب بہت ہین کہ خلاف نہین ہوسکے ہین چنانچہ کلمہ خوانی مین تصدیق قلب
و اقرار لسانی جب تک یہہ ہر دو شرط پوری نہون تو آپ ہی فرمائیے کہ ایسی شخص پر اطلاق
مسلمانی کیا جائیگا اقرار لسانی نے شرعاً تصدیق مسلمانی کی اب اقرار نہو تو مسلمان ہونا کیونکر
سمجھا جائیگا دوسرے تصدیق قلبی کی شرط ہے تو اب ہم یہہ کہتے ہین کہ جب تک جو معاہدہ مسلمانی
کے لئے مقرر ہین پورے ادا نکئے جائینگے وہ مسلمان پورا نہ ہوگا خیر اگر ایک معاہدہ اقرار
لسانی اشہد ان لا الہ کا پورا کیا جائے اور دوسرا معاہدہ تصدیق قلبی پورا نہ کیا جائے تب بہی پورا
معاہدہ نہوا ظاہر کہ اصلاح قلبی کے لئے تصدیق باطنی ہے جب ظاہر و باطن ایک ہوکر یون کلمہ
خوانی آدمی کو مسلمان بناتی ہے اور جب کسی امر کی تصدیق ہو جاتی ہے تب شبہ اور گمان
اور وہم و خیال کو گنجایش باقی نہین رہتی ہے پس اگر جد و پدر اسطرح بعد تصدیق مسلمانی
کا اقرار زبانی کی تو یہہ امر اونہین کے ذاتی ساتھ ہے نہ بیٹے اور پوتے کے ساتھ ہوگا یہہ تو

جو کریگا پائیگا نہ کریگا محروم رہیگا بیٹے گا باپ دادا کی پیروی کی تقلید ہوگی تصدیق کہانتک آئیگی۔
خوف و رجا کے درمیان رہنا جو کہ افعال انسانی ان ہر دو کے درمیان ہوتے
ہین اور طاعت معبود تو نہ خوف کی درست ہوتی ہے نہ رجا کی اگر دوزخ کے اذیت سے
بچنے کی یا جنت و حوض کوثر ملنے کی غرض سے کیجاویگی تو یہہ ہر دو داخل بطاعت نہین سمجھنا
چاہئے کہ درمیان خوف و رجا کے ہونیکا حکم ہے اور انکے درمیان مین جانیکا موقع جبھی
حاصل ہوگا جب ان ہر دو مین جدائی کیجاویگی اور جدائی اوسیوقت سمجھی جاویگی جب
ایک جاسے ہر دو علیحدہ کئے جاوینگے۔ دیکھو یہہ دونون جسم مین موجود ہین پہلے جسم سے
انکو علیحدہ کرکے ان دو کے درمیان انکی گنجایش نکالین بعد انکے درمیان جو آیا خوف و رجا
دونو نسے جدائی ہوئی مطلب یہقدر کہ دونو نسے جدا دونون کے بیچ مین رہے کہ خیر الامور اوسطہا
کہا ہے جب خوف و رجا کی شکار رہ ہوگا تب درمیان مین انکا موقع پائیگا اور وہ ہر دو کی
جدا پیشر معبود جانیگا ہان دونون اسکے ساتھ ہون پروا نہین مگر یہہ خود خوف یا رجا نہ
بنجائے اور نہ انکے ساتھ ہوجائے کیونکہ خوف و رجا سود مند و نافع نہین نہ یہان کام
دیے اور نہ وہان کام دینگے۔

نقل تین خادمون کی ایک صاحب کے تین خادم تھے ایک خدمت بخوف انجام دیتا تھا
اور سمجھتا تھا کہ قصور مین صاحب سزا دیگا کہ جو باعث میری ضرر کا ہے۔ دوسرا خادم بامید
و رجا کار خدمت انجام دیتا تھا کہ صاحب خوشنود ہوگا تو مجھے کچھہ عطا کریگا اور
وہ میری بہبود کا سبب ہے تیسرا خادم جانا کہ مین خدمت کیلئے موضوع کیا گیا ہون تا خدمت
انجام دون ورنہ جو کہ مالک میرا منصب ہے میری نفع و ضرر کو خدمت سے تعلق نہین۔
نتائج ملازم اول و دوم ہر دو خود غرض خواہان بہبود خود نفع کے خواہان ضرر کے

[illegible] ہے [illegible] اپنے [illegible] شمار کرنے لگے تو اور [illegible] نظر [illegible]

[illegible] ہو [illegible] اپنے [illegible] اللہ [illegible] اور [illegible]

[illegible] اور [illegible] کا [illegible] کر [illegible]

[illegible] حالت [illegible] حال [illegible]

[illegible] صاحب کی [illegible]

[illegible] پیدا کرنا ہے [illegible] کہ ان [illegible]

[illegible] جاتے گا کہ [illegible] اور اوسکو [illegible]

نفع و ضرر میں داخل کرتے ہیں رضای حق [illegible] نفع و ضرر کا اسکا

[illegible] ہو جائیگا [illegible] نظر میں [illegible] اور اوپر [illegible]

[illegible] کہ اگر [illegible] کے نزدیک یہ لیاقت مقبولیت کی ہے [illegible] کا تحریر یا

یاد [illegible] سے نہیں کیونکہ اللہ تعالی وجود اسکو ہی کے لئے پیدا کیا ہے کہ علاوہ ان اعمال پر

خبر نہیں کہ وہ کس درجہ مقبول و نامقبول میں داخل ہونیکے لائق ہیں لہذا محول بخدا

کیا ہوں اور اگر اسکی نظر میں فعل خطا کا وقوع میں آنا پایا جائے تو اوس پر دلیر نہ آئے

نادم ہو کہ یا اللہ مجھ سے یہ بھول چوک کا قصور ہے اب تو مالک ہے اور مختار تیری مرضی کے حوالے

بابر وجہ کہ اللہ تعالی بندہ کو خاص اپنے لئے بنایا ہے تو اسکے کل کام اللہ کے واسطے ہونا چاہیے

جو بندے خوف و رجا کے ہوں وہ خوف و رجا کے واسطے کام کریں ہمکو ان ہر دو کے درمیان

رہنے کا حکم ہے نہ دونوں کے ساتھہ اسلئے دونوں سے جدا ہر دو کے درمیان رضای معبود پر

جاتے ہیں کہ دنیا و آخرت کیلئے مقصد قائم کر چکا اور اوسپر مقصد و مجازی ہے تو سراسر

غلط ہے کہ طاعت و بندگی با امید بہشت یا خوف دوزخ کی جائے نہیں نہیں ہیں تعمیل

احکام کرنا اور سیر مالک ہے رضا ہی خود دی عطا سمجھنا نہ معاوضہ مانگنا ۔

اللہ تعالیٰ آپ ہی رازق و روزی رسان فرماتا ہے اور بندہ اپنے تدبیر و فکر و کسب کمال کو روزی رسا بنا کر جو سمجھتا ہے کہ مین کہانا کہاتا ہون اس ضعف اعتقاد کو آدمی اپنے دل سے دور کرے ۔

کاروبار دنیا ماشا اللہ سب نے اپنے دیکھے لوہین نے دنیا مین سب کچھ اللہ کے واسطے کرتے نہین دیکھا احکام شرعی روزہ نماز حج زکواۃ تو برابر تعمیل ہوتے ہین اور مین بھی سب جید کرتا ہون مگر الحق ہر سمجھ کر سچ بولتا ہون کہ یہ سب کچھ اللہ واسطے نہین کرتے ہین بلکہ اسلئے کہ بہشت حوض کوثر حور غلمان یادہ در دنیا ستر در عاقبت مین ملے پس یہ سب اوسکو واسطے ہوئے نہ اللہ واسطے خیر یہ نہ ہو تو یہ تو بنی ہوئی بات ہے کہ جو ظاہر ہے اشخاص نظر آتی ہے کہ سب پیٹ کے واسطے کرتے ہین درزی ہولی سائیس باورچی خدمتگار سپاہی منشی متصدی بیوپاری بزاز بنیاری عالم فاضل جو اور جسقدر کرتے ہین سب شکم پری کے واسطے کہ کچھ پیسہ حاصل ہو دنیا مین آدمی

خمسہ میان نظیر

کرتا ہے کوئی جور و جفا پیٹ کے لئے — سہتا ہے کوئی رنج و بلا پیٹ کے لئے
سیکھا ہے کوئی مکر و دغا پیٹ کے لئے — پھرتا ہے کوئی برہنہ سر و پا پیٹ کیلئے
جو ہے سو ہو رہا ہے فدا پیٹ کیلئے

عاجز ہین اسکے واسطے کیا شاہ کیا وزیر — محتاج ہین اسیکے لئے بخشی و امیر
منشی وکیل ایلچی متصدی و مشیر — چاکر نفر غلام تونگر غنی فقیر
سب کر رہے ہین فکر سدا پیٹ کیلئے

صراف جوہری سے لگا سیٹھ ساہوکار — دلال جوہری و کناری کے پیشہ دار

پیارسی و شراب ہو چکی کار بار تو | سیپارے لین وین شیخ تمریش اور ادہوا

بیٹھے ہین سب دوکان لگا پیٹ کیلئے

بیٹھے ہین مسجدون مین مصلی بچھا بچھا | بیٹھے ہین سبکے ہاتھ مین تسبیح پھیر پھیر
واعظ کے سر سخن مین ہی کہانے کا پہنا | عابد ہی دعوتون کی عبادت ہی کر رہا

زاہد بہی مانگتا ہے دعا پیٹ کیلئے

بدنام ہے اسیکے لئی خلق مین کلال تو | قزاق بہی کرے ہے ...
صیاد بہی اسیکے لئے لیجاتا ہے جال | ٹہگ ہی اسیکے واسطے ...

ہر وقت گہونٹتا ہے گلا پیٹ کیلئے

تب گہنٹ اوچکی جو دغاباز راہ مار | عیار جیب کترے لفنگے بہی ہوشیار
سب ہی اپنے پیٹ کے کرتے ہین کاربار | کوئی خدا کیواسطے کرتا نہین سکار

بلی بہی مارتی ہے جوہا پیٹ کے لئے

فاضل کے فضل مین ہے اسیکی ہی التجا | عابد نجومی کا بہی اسی پہ ہے مدعا
ملا بہی دن گذارتی ہی لڑکے پڑھا پڑھا | شاعر بہی دیکہئے تو قصیدے بنا بنا

کیا کیا کرے ہے وصف ثنا پیٹ کیلئے

قاضی کے حال کی بہی یہی بات ہے گواہ | مفتی کے قصد کی بہی یہی ہے خواہ مخواہ
بید اور حکیم کی بہی اسی پہ ہے اب نگاہ | عطار کے بہی درد کو دیکہا تو ہے دوا

دن رات کوٹتا ہی دوا پیٹ کیلئے

پیٹ مین ہین اب قران جو مردونکا لیکے نام | مسجد مین بیٹھ کرتے ہین پنج آیتین تمام
دوزخ مین یا بہشت مین مردیکا ہو مقام | کچھ سیپارونکو جلدی دوماندیسی اپنے کام

خوش ہو گئے جب کہ ادن کو ملا پیٹ کیلئے

بوجھ نہین کوئی لیے سب محبت سی عشق کا نام — ورنہ سب اپنے پیٹ کیلئے ہین کلام و کلام ہو
یا قیمت دی فکر نہ راہ خدا سے کام — سمجھے نہ کچھ حال نہ جانا کہ کچھ ہے حرام

جو جس سے ہو سکا سو کیا پیٹ کیلئے

بچا کچھ ہے وہ پھیلتا ہی مثل پھول — خالی ہے جسکا پیٹ وہ روتا ہے ہو ملول
جب ٹکنا اس گرہ مین پڑے آگے خاک دھول — سوجھے نہ دین دھرم نہ اللہ نہ رسول ہو

جو جو کوئی کرے سو کیا پیٹ کے سبب لئے

سردار مالدار گدا شاہ گیا ور نیز ہو — سردار کیا غریب تونگر ہو یا فقیر ہو
ہر دم ہمیشہ ہمکو دیکھہ اسی حال مین اسیر — اپنی یہ ہے دعا ہے شب و روز ای نظیر

دی شرم آبرو ستے خدا پیٹ کیلئے

پہلے آدمی اس غرض سی اپنے تئین جدا کرے من بعد کار بے آخدا کرے تب وہ کام البتہ خاص ہے آخدا شناس ہوگا جب مجھے اس سے سبکدوشی نہ ہوئی تب این گرانباری در مرشد پر آیا وہ تلقین پایا کہ جس سبب میرے کل افعال بدلگئی جب خدا واسطی کوئی کام نہین دکہتا تہا اب عقبک دیدے باطنی مرشد نے ایسی لگا دی کہ جسکے سبب نظر سا تہہ دید باطنی کے ایسی بدل گئی کہ اب کوئی کار مخلوق واسطی کرنا نظر ہی نہین آتا یہہ انقلاب مانہ کہنا یا قدرت کا کارخانہ کدہر سے کہان گیا ہون جب خلق اللہ نظر نہین سماتی تہی کہ خالق کا نظر آنا معدوم ہو رہا تہا اب خالق پیشہ نظر ایسا ہی کہ خلق اللہ تمام اوسمین بسبب مسلب نظر آتی ہے۔

ایک صاحب بولی کہ وحدت الوجود خلاف عین الیقین کثرت وجود کو تو دیکہہ سکتے ہین اور وحدت الوجود دل رہی ہین ایسونکو اگر منسوب نا بینا کرین تو کچھ خلاف نہین جواب جو کہ انہی

سننے بلکہ بسی دیکھیے زبانسی بولے اور سری نہ سمجھی تو ایسے عقل [illegible]
ایک نہیں ہے تو کیا کہئے ہیں سیانا جو سمجھے کہ یہ کل [illegible]
سوال ہیں ہوا پہلے شفی نہ ہولی کہیں جا وجود ایک وجود [illegible]
وجلن میں فرق کہیں عورت کہیں مرد ایک جسم [illegible]
سمجھ میں نہ آئے تو کہا کہ کوئی سمجھا [illegible]
خزانہ ایک روپیہ [illegible] روپیہ ایک [illegible]
وشکل میں فرق کوئی ضربی کوئی قلمی کوئی [illegible]
شبہ سے [illegible] ہیں اشرفی [illegible]
انکو اصلیت میں کم [illegible]
زمین ایک [illegible] مختلف [illegible]
میں فرق دیکھتے چلے جاؤ درخت ایک [illegible] اشکال [illegible]
بیل بہت تخم ایک تخم بہت سوا ہی تخم [illegible]
کہیں کہیں کہیں شاخ جا بس اعلی نانگی وغیرہ [illegible] بہت [illegible]
[illegible] مراد سی ایک کے ہیں دریا ایک [illegible] قطرہ بہت [illegible] ایک
دانہ بہت جسم ایک اسم بہت باغ ایک [illegible] بہت [illegible] ایک [illegible] بہت
انڈے بہت باپ ایک بیٹے بہت جسم ایک اعضا بہت روح ایک [illegible] بہت [illegible]
[illegible] بہت مالک ایک [illegible] بہت فلک ایک [illegible] قلب ایک
ایک طالب بہت جان ایک قالب بہت شاعر ایک شعر بہت عابد ایک عبادت بہت
راہ ایک [illegible] رویہ شاہ ایک لشکر بہت حاکم ایک حکم بہت عاصی ایک [illegible] بہت

اونکی ایک الف ہے جیسا ہی ایک شخص ہے قلم اور اندر ظہور کتاب ایک جز ہے جز ایک
ورق ہے ورق ایک صفحہ ہے صفحہ ایک سطر ہے سطر ایک لفظ ہے لفظ ایک
حرف ہے آدم ایک جسم ہے جسم کھال ایک بال ہے بال گوشت ایک لوہو ہے لوہو ایک
نطفہ ہے نطفہ کہاں ہے ایک ثابت کیا جو اللہ سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے خلقکم پہلا آدم پیدا آدم ہی آدم ہے
اور نہ حقیقت ہے ایک شخص ہے جو کہ دور ہے اسی طرح ہیں ایک شریعت دوسرا طریقت دیکھو سب سیدھی
ہے جیسے چیز اوپر آدمی کا ایک ظاہر اور ایک باطن ہے ایسی ہی یہ سب کے دو منازل ہیں ایک
شریعت ہے اور ہی حقیقت کی ہے شریعت سیر و شریعت کا مقام معرفت ہے سیر طریقت کا مقام حقیقت
ایک سمجھنا چاہیے کہ معرفت کیا اور کسکی اور حقیقت ہے کسکی رسائی ہونا چاہیے
اور جیسا کہ ہے جو شخص ہے ۔۔۔ تو اوسکی نہ معرفت ہے کسی سے ہو اور نہ حقیقت ہے علم خدا کچھ جو کہا اللہ کو
دیکھنا ۔۔۔ کہا ہے ۔۔۔ ہو اور ہے بشریت سے ارشاد ہے من عرف کا ہوا ہے اور وہ معرفت نفس تو آدمی
معرفت ہے اپنی ۔۔۔ اور خود اپنی حقیقت کو ہے پہچانے جب اپنی حقیقت کو پاویگا تب وہ حقیقت
ہے جو وہ جانیگا اور معرفت اپنی جب کریگا تو جو شخص ہیں اسکو حاصل ہوگا وہ یہ ہی مقصود
ہوگا ۔۔۔ اسم حرف ہے ۔۔۔ حروف مفردات کو ملکر جمع کرینگا تو اوسکا ایک لفظ ہوگا اور چند الفاظ
سے ایک سطر ہوگی اور چند سطر کا ایک ورق ہوگا اور چند ورق کا جز بنیگا اور چند جز سے کتاب
اب دیکھو حروف و لفظ و سطر و صفحہ و ورق و جز ۔۔۔ کتاب میں کاغذ اور یہ سب جدا جدا
اور ہی ایک کاغذ میں ہیں ہر حرف کے باطن میں کاغذ ہو وہی جب اسطرح دیکھیگا تب وحدت الوجود
سمجھ میں آئیگا حروف مفردات دیکھنے والا نہ کتاب کو جانیگا اور نہ کچھ اوسکی سمجھ میں آئیگا اسیطرح حق تعالیٰ
تمام ذات میں جذب و سلب نظر آئیگی جنکو اس کلام پر شبہ ہو اونکا شبہ میں آنا درست کہ غیر مقلد
میں محقق ہیں تا با معمول ہے سا نہیں اور جو اصولی ہیں نا سمجھ پر عمل آور ہیں ان ہر دو کے کوئی

غلط گو نہین سمجھتے ہین اثبات کرنیکو ثبوت پوچھو تو جواب ندے کفر و بدعت کہتے ہین واقع ہین
نہ وہ سمجھتے ہین نہ اونکو سمجھنا آتا ہے رباعی سنین نہ گوئین کی کیا واہیات ہین تو ہین ہمارا اون کو
ٹھکانیکی باتین تو کہو کر کہیو ذکر سنت تو کیا کرتے ہین ہنسی کہانیکی باتین تو نہین سنا یہی سے
ہمیان فیض حاصل ہوکر تجہ خدا سے ملانیکی باتین نادانسے پرہیز کرنا اسی لیے درست آیا کہ با کمال
کار سے نادانستہ ہو جیسے کہ نادان و کار نادان دونون معیوب ہی ہین لہذا مصداق آدمی کے

نقل

ایک بندر تعلیم مگس رانی بادشاہ کے مگس رانی کیا کرتا تھا ایکبار بادشاہ سو یا بندر مگس رانی کرتا تھا اور
مکھی باوجود مار کے اوڑانے جاتی نیکے پھر منہ پر آبیٹھتی تھی بندر نے بخیر خواہی آقا مکھی کو مار ڈالنیکے
غرض سے ایک پتھر لایا اور جب مکھی منہ پر آکے بیٹھی پتھر زور سے مارا مکھی اڑگئی سر آقا کا مجروح ہوا
اب آدمی سمجھہ سکتا ہی کہ نتیجہ خیرخواہی نادان ایسے ہوتے ہین پس لازم و واجب ہی کہ معلومات
کرنے مین کوتاہی نکرے تا ایمان مین تفرقہ آخر تک نہ ہوجائے -

فصل پانچوین ابلیس کا ہر آدمی کے ساتھہ ہونا -

ان قواعد و قیود سے کہ جب آدمی جب مستعد ہوتا ہی تب ابلیس سد راہ آتا ہی اور ظاہر کہ افعال انسانی
دو قسم پر ہین خیر و شر خیر منسوب بخدا و شر منسوب بابلیس اور وہ افعال نیک ہونے دینے
کی غرض سے ہر آدمی کے ساتھہ رہتا ہی اور مصاحبین اوسکے ہمراہ رہتے ہین اونکی شناخت
محال اتفاقا ابلیس شیخ کو سے شر و پاشناخت کا علم ہو گئی پہچان ہوگئی مین پوچھا اے ابلیس تجہے
مجہہ ایک خبر صحیح بتا کہ دن عداوت ہی اور تیرا قیام کہان ابلیس کہا ہر وجود انسان کے
ساتھہ میرا قیام ہی شیخ کہا لاحول پڑھنی سے ابلیس دفع ہوجاتا ہی اوس نے کہا تا زیست انسانکو ابلیس سے

[illegible] بہشت [illegible] بصورت جسم بنا تا ہی ابلیس سے عدد نہین ہوتا بلکہ بعد تبدیل کیا
[illegible] انسان کی شناخت کی [illegible] آدم نے کہا اگر تو ایک انسان کے ساتھ کیا سو [illegible]
[illegible] اور خواص وصفت کا نام [illegible]
[illegible] انسان کے ساتھ [illegible] شیطان بجسم جب نظر [illegible]
[illegible] کہا [illegible] اس عالمین کہا تک تیرا [illegible]
[illegible] آدمی کے ساتھ قائم سمجھا جاتا [illegible] ابلیس [illegible] آدم اور ہر آدم کے ساتھ
ہے [illegible] تصریح تذکرۃ الاولیا مین موجود ہے

[illegible] جب آدم علیہ السلام دنیا مین تشریف لائے ابلیس کو آدم کے ورغلانیکا موقع نہ ملتا
[illegible] الٰہی [illegible] آدم کیا دعا اوسکی قبول ہوئی [illegible]
[illegible] کا حکم ہوا ابلیس خناس کو ساتھ لیکر [illegible] زمین پر آیا اور حوا علیہ السلام کے خدمت مین
[illegible] آدم علیہ السلام کہان تشریف فرما ہوتے ہین ابلیس سلام کیا حوا علیہ السلام فرمائے تو کہان جا رہا
[illegible] خناس کو آپکی خدمت مین رکہہ جاتا ہون تا تنہائی مین رفاقت دے حضرت فرمائے بغیر
اجازت آدم علیہ السلام اسکا رکہنا غیر ممکن کہا [illegible] اجازت ہوتا تہوڑی دیر کے لئے
[illegible] جاتا ہون یہ کہہ خناس کو چہوڑ گیا جب آدم علیہ السلام آئی [illegible] ابلیس کا خناس کو چہوڑ جانا [illegible]
[illegible] خناس کو جان سے مارا اوسکے ٹکڑے کر جنگل پہاڑ و نمین پہینکدئے
[illegible] تشریف لیگئے ابلیس آیا اور بچہ طلب کیا حوا علیہ السلام اوسکے مار جانے اور پہاڑون مین
پہینکے جانیکی حقیقت ظاہر کی تب ابلیس پہاڑ و نمین جاکر [illegible] بصورت سابق آموجود ہوا ابلیس
اوسکو ہمراہ حوا علیہ السلام کے نزدیک لایا اور تہوڑی دیر رہنے دینی کی اجازت چاہا ہرچند حوا
علیہ السلام اوسکے رکہنی مین آدم علیہ السلام کی ناراضی کا اظہار فرمائی لیکن ابلیس نے الحاحت تہوڑی

سفر ہمہ کہ بعد پیدا ہنیکے وعدہ پر چھوڑ گیا پھر آدم علیہ السلام تشریف لائے اور خناس کو دیکھ حضرت حوا سے فرمایا
کہ باوجود منع الہی کے تمنے خوشامد پر تم و بچہ کو رکھا اور سے رکھنے سے اچھا نہیں کرتے یہ کہکر خناس کو جلا کر خاک
بنا دریا میں بہا دیا اور کسی طرف تشریف لیگئے ابلیس آیا اور بچہ طلب کیا اور بعد معلوم کرنے کیفیت کے پکارا
گیا خناس کو پکارا وہ دریا سے باہر آیا ابلیس اوسکو شکل گوسفند بنا پھر حوا علیہا السلام کے نزدیک لا استدعا منت
و لجاجت کیا کہ حوا علیہا السلام کو رحم آگیا تھوڑی دیر تک بچہ گوسفند کے رکھنے اجازت فرمائی ابلیس
چھوڑ کر چلا گیا بعد آدم علیہ السلام آئے اور بچہ گوسفند کی حقیقت معلوم فرمایا خفگی حضرت حوا پر فرمائی
کہ باوجود منع تم بچہ ابلیس کو رکھی اور نہ مانے معلوم ہوا کہ مشیت ایزدی یوں ہی ہے پھر بچہ گوسفند کو
ذبح کر گوشت پکوا پھر دو حضرت نوش فرمائی جب آدم علیہ السلام باہر تشریف لیگئے ابلیس آیا اور
اپنا بچہ طلب کیا اور زبانی حضرت حوا کے کہا کہ جانیکی حقیقت سنکر کہا یہ کیا الحمد للہ کہا کہ دعا مستجاب
ہوئی اسیلئے براے تا قیام اولاد آدم قیام ابلیس ہوا یہ کہکر چلا گیا اسطرح ہر جسم انسان کے ساتھ چھوڑ
ابلیس قائم ہے۔ تب میں کہا کہ اے ابلیس جبکہ تو رفیق بلکہ ساتھ پیدا ہوا ہے تو پھر محبت
اور عداوت کی وجہ کیا جو درپے آزار ہے ابلیس انکار کیا اور کہا کہ نہ میں تمہارا دشمن ہوں اور
نہ درپے آزار آدمی نا انصافی سے نظر بر غرض کرکے مجھے دشمن ظاہر کرتا ہے ذرا غور کرو کہ آدمی اپنے حظوظ
کی غرض سے مرتکب فعل بد ہو متلذذ ہوتا ہے اور لعن طعن ابلیس پر کرتا ہے ذرا انصاف سے نظر کرو
کہ بعد حظوظ جب بنی نے میں خطاوار یا مغالطہ ابلیس تھا یا اپنی تئیں الزام سے بچا لیا سمجھا اور ملزم
ابلیس کو بنایا تو کیا ابلیس سے ملزم ہو گیا جب ہوتا کہ ابلیس حظوظ حاصل کرتا جب اوسی کوئی
اور کسی طرح کا نفع و حظ نہیں تو ابلیس کو کہنا اور سمجھنا غلط ہو گیا دوسری کو مغالطہ جب سے دیا جاتا ہے
جب نفع ذاتی اپنا اوسمیں دیکھ لیا جاتا ہے مجبور ہوں قبل قصد ارتکاب فعل بد آدمی خود
ابلیس بنجاتا ہے اور مرتکب ہوتا ہے اور میں تماشہ دیکھتا ہوں اور خوش ہوتا ہوں کہ آدمی بہر

پس شباہت کرلیا اگر مجھے حکم ہوتا تو مین اس شیطان صورت انسان پر لاحول پڑھکر دفعیہ اوسکا کرتا مادہ
شیطنت بنفس بد ہوکر مجھی مطعون نکرتا کیا خوب لذتین اور مزی آپ حاصل کرین اور لعنت ابلیس پر خود
شنیدہ و دیدہ دیگر رہ دہ ہین کہا ای ابلیس تو دہوکہ دے مین گناہ نکرون ابلیس ہنسکر کہا خوب
سہو دست مزہ اڑادین مال کار فراموش کرجاتین نتایج عیب پاؤ آئین اپنی تئین بچانیکی غرض سے مغالطہ
دیتی ہین ابلیس پتا نین ہوا ابدی کی خواہش کو پیش نظر رکہا مال کار سے چشم پوشی کا نیک بد کردیا اور جب مال کار کو
دیکہا ابلیس اوسکا کچہ نکرسکا اگرچہ آدمی اپنی کو بڑا عقلمند جانتا ہی مگر غرضکی مقابلہ مین ایسا بیوقوف
و نادان بنجاتا ہی کہ پہر اوسکے برابر مقابل دوسرا نہین اور یہہ حماقت انسان صرف بسبب خود غرضی
اپنی نفس کو آدمی کی آنکہ مین سمجہا گیا تہا اور کرتا گیا ہی وہ بدہ دلیری یہہ کہ شرمندہ نہین اور نافہمی یہی کہ
لذات نفسانی کے وسطے مرد اور ابدا ثبات پر اپنی مجبور کرکے خویش قایل نہین یاد رہے یہہ مقام
لئے اسعلی مانگتی [illegible] لاحول پڑھکر اپنی تئین بری الذمہ کرنیکو تیار احکام خدا و رسول
فراموش کرجاتی ہی تو ایسا غلط کیا کہ یہی ہو کہ شیطان مغالطہ دیہی انسان نے سزا پائیگا اور آدمی
بسبب جہل بیجا ایسی کردار و سزای اعمال سے بچ جائیگا لوگ بمقابلہ اغراض کیسے مغالطہ خوار ہین
کہ حج کی [illegible] نہین [illegible] ارتکاب فعل شنیعہ ابلیس کے ذکر کرنے مغالطہ خوار ہی [illegible] خود ہی
[illegible] پر نادم ہو مغالطہ دی [illegible] تو پہلی اپنی ہی عقلمندی اور [illegible] الزام
اور نادانی تسلیم کی اور فی الواقع ابلیس کا کیا کام ہے اور انسان کو کیا کرنا چاہیے [illegible]
یہہ نقل سنا ہوا اور ہوا سن ناخنہ کو چاہا کہ جواب دے۔ نقل ہی کہ ایک امیر نے گاؤن آباد کیا
وہ باشندگان موضع کا مخلص خیر خواہ تہا بنظر آسایش باشندگان و انتفاع بیوپاریان و
رونق موضع بازار لگانیکی فکر کیا اور سوچا کہ بازار مین اچہی بری جنس کی بنا ہیان ذریعہ
منادی لوگون کو خبردار و آگاہ کیا کہ اشیا سفید کا خریدار نفع اور سیاہ کا خریدار ضرر

اوٹھائیگا بلکہ امتناع کیا کہ فلان شئے نہ لین خیر بازار شروع ہوا اور بیوپاری ہر قسم کے چیز بیش قیمت کو لیکر
رکھہ تعریفین کرنے لگے اور خریدار خریدنے لگے جبتک شئے مفید خریدا منفعت اوٹھاتا تو آپ فرماتے کہ یہہ قصور
مالک موضع کا ہے جسنے گاؤن آباد کر بازار لگایا اور اشیاء مضر بازار مین لانے اور بیچنے کا حکم دیا
یا دوکاندار کا جسنے مضر اشیا بیچی اور اپنی مالکی تعریف کا پیشہ اختیار کیا یا خریدار کا جسنے بہت سے چکھکر
جواب دیا کہ خریدار خبردار ہوچکا تھا سب قسم خریدار کو لازم ہے کہ خریدنے کے پیشتر اپنی نفع و ضرر
سمجھکر کوئی شئے خریدے جب ہر دو جا غلطی کر خرید کیا کرنے لگے خویش آپ کی پیش آئین نقصان
مالک موضع کا ہے نہ تاجر کا تب ابلیس خوش ہوا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے بازار دنیا مین ابلیس بیچارہ شر کے
بیوپار کا منقطع فرما بازار دنیا مین روانہ کیا اور ذریعہ پیغمبران ہدایت آیا اوامر نہی کے احکام جاری
کیا اسپر بھی کوئی خواہان شر ہو تو اسنے خدا و رسول کے حکم کو نہ مانا اور اپنی مال کار کو سوچا
یا ابلیس سے دھوکہ کھایا یہہ شرمندہ ہونیکی جا ہے نہ لعن و طعن ابلیس پر کرنیکی مین ہی دیکھونگا کہ حساب
کیسے ہوگا اور کون سزا پائینگے آخرت مین سبکے حسن و قبح کھل جائینگی غرضکہ ابلیس ایسے فقرہ لیا کہ
ناطقہ بند ہوگیا بجز اسکے جواب نبن آیا کہ یہہ ہدایت منجانب اللہ ہوئی اب مجھے ضرور ہوا کہ
مین آیندہ اپنے تئین اسسے محفوظ رکھون اسکے بعد ابلیس روپوش مین نادم تھا ہوشمند رہا
بعد چندے پھر مقابلہ ہوا پوچھا اے ابلیس کدہر تھا تو کہا تمہارے ساتھ جدا نہین
سمجھے ہوگے کہ ابلیس دفعہ ہوگیا یہہ تمہارا غلط تا حیات مجھسے جدائی نہین البتہ منتظر مغالطہ دہی
لباس اُٹھاتا ہون تمکو اس مباحثہ مین پست پایا کہ مجھسے قایل ہوئے تو اب مجھے بھی لازم ہوا کہ
اچھی بات پر تمکو آگاہ کرون لہذا ایسی نصیحت کرتا ہون کہ ہر مسلمان کو پابندی شرع
شریف مقدم ہے اور پابندی ترک مغالطہ ابلیس مین نے کہا اس مجمل کی تصریح
کرنا مجھے معلوم ہوا کہ فلان پابندی مین خطا ہوئی جواب دیا کہ ہر احکام شرعی کا خلاف

لیکن تفصیل و تکثیر بھی داخل خلاف ہی یعنی بیجا تکثیر جسکا حکم ہوا ہو اسکی ترک یا دوسری صورت عمل کرنا گویا
انکا حکم ہی نہیں بد عنایت کرنا ہے سب بیجا ہی اس سے ضرور بچنا دیکھو فقیہ ابلیس کے لیے شرع سے لاحول
... ہے اور تمکو تو غفلت و خلاف کرتے پاتا ہوں اسکا وہ کہ شرع میں نہیں ہوا جسکا ...
... اچھا نہیں کرتے ہے آپ حسب دو وہیں کہا شرع حکم ظاہر پر کرتی ہے اور جب افعال شیطانی پر نظر
... ہی تب میں لاحول پڑھتا ہوں ابلیس کہا فقیہ ابلیس کے لیے جو عمل کرتے ہو
... نہیں تو تجھے ہوا اسکا حکم شرع سے ہی لہذا خلاف شرع ہی میں کہا فقیہ ابلیس کیلئے تو کوئی
... میں کہا البتہ صفائی قلب کیلئے ہم مرشدین جو کچھ فرماتے ہیں وہ ہم لوگ البتہ کرتے ہیں اگر
... ابلیس بیچتا ہو تو یہ عمل علاوہ ہے اور مجھے اس تقریر میں کوئی مغالطہ دیکھ آتی ہے کہ
... عمل کیا جس سے صفائی قلب مقصود ہو ابلیس کہا سمجھ تقریر یہی ہی اور میری ... مطلب
... مسلمان شرع کے احکام میں بد غفلت مشارکت کرتے ہیں کہا دل خانہ خدا ... سنا ہے ہی
... تب ابلیس چلکر بولا کہ ہم سمجھے ہو کہ میں
... ابلیس ... ہوں یا نہ ... ہو کہ ... ہے کہ آدمی یاد ابلیس کے ساتھ یاد خدا سے غافل ہو
... ہے ... غفلت اور مشغول کرتا ہوں جو ہم کلام شیطان رہے اور یاد خدا کا رخصت ہے
... تب عمل نے کیا اثر کیا میں کہا کہ ای ابلیس تو دل خانہ خدا میں جا ... بیٹھتا
... قلب کا عامل ہوگا ... عمل ... ابلیس کو وہاں جا میسر نہ ہوگی لہذا او ضرور ہے کہ
... صحیح ... عمل بند کیا جاوے اور نہ غفلت کرنیکا ابلیس کو ولین موقع ملے یہہ در پردہ
... زاری ... کی روک کرتا ہے اور وہ مکان نور یقین سے معمور ہے اوسکی حفاظت کرتا ہے
... ہے اور دل یاد خدا میں مشغول ہونیکا ظاہر طور سے یہ سبب ہے کہ جب ابلیس سے مقابلہ ہو رہا ہے یہہ کا
... میں صواب ... عبادت مشغول ہوتا وسوقت شمار ہوتا ہے وقت اتباع ابلیس کیا قہ

جب اللہ شہادت [illegible] ترتیب [illegible] کا ایسا احوال ہوتا ہے غرضکہ بطفیل ہادی انپر اسکے ایسے فقیر [illegible]

نا المقصد بیگو [illegible] بہشتی سے گذر نہ ہوئی لیکن جو کوئی نکتہ ہادی سے حاصل ہو گا بمقصد تعالےٰ [illegible]

سکتا الاسے ہو گا —

فصل چھٹی پھوٹ کے بیان میں

جب مقابہ بیان ابلیس کے مدافعت کیجاتی ہے پھوٹ آ موجود ہوجاتی ہے انکا وجود دولت [illegible]

اثر دل میں پھوٹ عداوت باہمی کی کہتے ہیں جس ریاست میں اسکا گذر ہوا انکا [illegible]

خراب ہوجاتا [illegible] ناحق بدنام ہیں پیش تیغ کام خلاف ریاست حرام اور جس گھر میں ہو [illegible]

کارخانہ خراب جمعیت خاطر منتشر پراگندہ حواس جب اسکا یہہ حال آدمی دیکھتا ہے تو لازم ہے [illegible]

خانہ تن کو دیکھے کہ دل خانہ خدا میں کسقدر اجتماع مخالفین ہے کہ جسکے بیان میں زبان قاصر [illegible]

[illegible] ایک دوسرے کی ضد الٹی کہ جسکا حال ظاہر اور [illegible] اسکا خبیر [illegible]

دل [illegible] شیشہ تحت قصر جانا خدا بنا تو سکا نہیں مکین کا ہونا ثابت ہوا [illegible]

نے ولیکن ابلیس کا ہونا ثابت کیا احکام شرع ہے تقویت دل مقصد ہوتا ہے تو اوسی دلمین [illegible]

ابلیس بالعمر احکام شرع موجود رہتی ہے خوف وجود ایمان ورنہ رکھو ورنہ سزا ہوگی الجرع [illegible]

کہ کارامروز بفردا مگذار عاقبت کی خبر خدا جانے ؛ ابتدا ام سے گذر لی ہے دنیا میں [illegible]

سے درگذر نہ کر خوف دلی نے حلال و الحرام کے تمیز پر ڈرایا تو خواہشون اندر اسا ایشون شیطانی [illegible]

انپر خلاف سمجھا یا غرضکہ ایک دوسرے کی ضد میں مستعد و موجود دل [illegible] کی حیات جلاف احکام [illegible]

دکھا کر ڈراوے بندہ بندگی کا قصد کرے عشرت و شہوات ناچ راگ رنگ دیکھنے پر مستعد ہو [illegible]

خیر الناس کا ہمت نہ بالا لاتصرف قدم آگے نہ بڑہا ہمت جدال و قتال پر آمر دنیا کے بیت [illegible]

بیباک ہم [illegible] ہمچنین منع کی ضد غصہ آخرت کا ڈر عیش و عشرت میں خطر آسکتا ہے طرف بلا کی [illegible] ابلیس

راہ گمراہی پر پہنچائے بہلا یہہ حال کیون کیسا سمجہہ مین آئے کہا بس کر وہدایت کہا شیطان کو کہہ لعنت
اور پہر نہ دنیا کے کی آئی خدا کے باتین خدا ہی جانے تو دیکہو خوشی کا فیاض بچ اوٹہائے بیچارہ کیا نام عشق
بہشت بہاگے حیا تفرقہ آتا تو سے گا تاہی پہر اچہا بنا تاہی بد پہری پہر دل پوٹا بہتا ہی اگہہ ان تمام
مخالفین ہماشن کا ... ہو تو نہ زبان کو بالی کا یارہ اورنہ سامعین کو سماعت کہ ادا طاعت و
بندگی کا اس مخالفت مین کیا گذارا جو بر جوع دل کچہہ کر سکے یا ید وکچہہ تو عمل ایسا تہا وکہ یہہ سب
رو بہ پستی لاوین یا تا آنکہ انکی صلح ہو جا کیا مجبوری ہی عقل دخل نہین بالی اللہ اشرف المخلوق
اور خلیفہ ... مخلوق ہی بندہ و بشر کہا سب کا رجوع دل ہونا اور دل قلب کہا جائے
... اصلاح ... اسلئے اسکی اصلاح ضرور ہی جو جملہ کام باتفاق الصرام پاوین جب ان
مخالفین ... کہ زبان نماز مین کلام اللہ پڑہے اور گوش دل دوسرے کلمات سنے
... دل ... جدا جسم و زبان بظاہر سوئے خدا یون رجوع لائے مباحثات
اندرونی ... نماز مین کلام منع ہی مگر دل تو دوسرے بولیان بولتا ہی اگر
حالت ... باطن مین شر و عود ہو جاتا ہی کچہہ سمجہہ مین نہین آتا ہی اگر تنہائی اختیار کیجائے
تو ... سے تنہائی ہوتی ہی مگر باطنی مخالفین کے وہ اجماع کہ جیسے زبان کہول نہین
... باتین ... نہین سکتے طاعت کی امادگی اون مخالفین سفاہین سے
... جمع کرتا ہی ... یہہ کہ جو آیا بخوف و خطر اسے سی گا تاہی کوئی منع کرنے نہین آتا ہی
حتی کہ وہ طاعت انہین جہگڑون مین ختم ہو جاتی ہی اکثر مجہے تجربہ ہوا ہی کہ آغاز طاعت مین
یہہ جہگڑے شروع ہوتے ہین طاعت ختم ہوتے ہی سب معدوم ہین اسنی ثابت کر دیا کہ یہہ
جو کچہہ ہوتا ہی محض طاعت مطابق نہ ہونے دینی کی غرض ہی یہ آئین نوع فراہم ہو جاتے ہین
شیخ سعدی صاحب علیہ الرحمہ فرماتے ہین شب چو عقد نماز می بندم تا

[illegible] کام [illegible] قدم [illegible] طاعت [illegible] ہوا یا سچ [illegible]
[illegible] ان [illegible] پیر [illegible] بیان کرنا
[illegible] دست [illegible] زوجہ [illegible] اس [illegible]
[illegible] حکم [illegible] ہو جاتا [illegible] پر عمل [illegible]
مقصد [illegible] کام ہوتا ہے [illegible] احوال [illegible] الاحوال [illegible]
[illegible] آیا کہ [illegible] الٰہی [illegible] حصول [illegible] شیخ کا سچ [illegible]
[illegible] دوسرے [illegible] آپ [illegible]
[illegible] نہیں جسکو [illegible] طاعت و بندگی [illegible] انکار [illegible]
[illegible] خیال باطل کے سوا نہیں وہ رحم و کرم [illegible] مختار [illegible]
[illegible] طاعت [illegible] سبحانہ [illegible] انکا [illegible]
فضل و کرم [illegible] راضی بر قضا [illegible] الرحمۃ [illegible]
خیال [illegible] ان [illegible] ہے [illegible]
[illegible] اپنے ساتھ [illegible] اور [illegible] کیا جاتا ہے [illegible]
[illegible] آرام [illegible] تکلیف [illegible] نہیں [illegible]
[illegible] رضا [illegible] کا نام [illegible]
[illegible] جو [illegible] جائیگا کہ [illegible] دنیا [illegible] آخرت
مناسب جانا کہ [illegible] بندہ نام ہوا تا تابع مرضی ہو مالک کے [illegible]
آخرت میں بندہ [illegible] مدعا علیہ خوف [illegible] جانا [illegible]
خوف و رجا کو اپنے ساتھ لیجانا ہے [illegible] مرضی [illegible]

جسنے اپنے وقت پر دست بادست مرشد پہونچایا اور مرشد نے وحدت کا سبق ایسا پڑھایا کہ دستر خوان معارف
مخالفین سے پڑھایا صلح کل کا جامہ سکو پہنایا ورنہ اندفاع دیکھین کیا کیا انکار تھے سبق پڑہتے ہی ارکے پار تھے
بفضلہ تعالی چوٹ سب چھوٹ گئی اللہ تعالی اپنے بندونکو ان جھگڑونسے پار لگاوی سمجھہ سرفراز کرے ما سر کا ہاتھہ
توشہ آخرت ساتھہ ہو

فصل ساتوین دنیا مردار کے بیان مین

الدنیا جیفۃ وطالبہا کلاب اس مردار کی طلب مجھہ کتہ بناتی ہے لہذا قصد ترک دنیا کیا اور ذرا شمین آیا ہو کہ
صاحب ترک دنیا وہین تھا اوسے ترک کرون طبقہ زمین آسمان مین جو کچھہ ہے اگر اسکا نام دنیا ہے
تو ترک اسکا غیر ممکن کیونکہ ایسی کوئی جا نہین جہان زمین و آسمان ہو ایسی جا ہی نہ بقید حیات اور بعد
ممات از زمین تا آسمان چھائی مگر دنیا نہی غور سے دنیا کو دیکھا تو طلب نے کتہ بنایا ہے لہذا طلب مین دنیا
پاتا نا تصور کر اپنے مطلوبات کو فراہم اور اسمین تشخیص کیا کہ تا بعد تحقیق اوسی ترک کرون مستعد
ترک دنیا کا سوچ آتا ہے نخ ہو کچھہ بڑی ایسی کامیاب نہین ہو بغور تشخیص ہوا کہ طلب دنیا جو طلب ہے حکم
شرع منع کی ہے بغور اسکی یہ خیال ہوا کہ دنیا دار تو حکم اوسکے ترک کا ہو لے دریں وقت طلب
کو ترک کرنا چاہتا ہون جو دنیا قرار پائی ہے اور طالب کتہ بنتا ہے بہت کچھہ سامنے حرانشی اور
مغز ناشی لعبا اتیکے مگر دنیا کا پتہ درست نہ ہوا تب کل اپنے مطلوبات کا لا لحاظ جائز و ناجائز
قصد ترک کیا زن و فرزند مال و مکان وغیرہ اور رہوا بر جسقدر رشتے سب کے خدا کی جا نا
تا یہ سب مجھسے ترک ہوجاوین اور آئندہ طلب انکی نہ کرون اور کتہ نہی بنجاون [illegible] مثانہ
و مسافحہ زن و فرزند دنیا و طالب مردار کتہ کہا گیا ہے بحکم خدا و رسول [illegible]
و مال و مکان از رو زیور وغیرہ جو اور جسقدر بموجب احکام شرع ادمی کو حاصل
ہو سب حلال کس آیت و حدیث سے ہمنی اسپر اطلاق مردار کی قرار دی کہ جسکی وجہ سے

تعمیر کیجیا اوسکا درست ہونا منصب مردان کا ہی اگر ترک کرنا اسکا حلال کا کفہ باقی ہو تو اوسی ثابت کرد ورنہ
ہو سببیہ لکھا ہم ہی قبول کر دکہ ترک حلال آدمی کو گرفتہ کار ہونا یا اللہ تعالی جسکو کہ وشہرۃ نہ ہوا اوسکو حکم ایسے حرام
ہنا ہی کہ تو ترک کرتے ہی کیونکہ وہ حلال کو حرام نہیں کرتے ہیں جب یہ کوئی تمہارے واسطے خیر نہیں ہو کہ طلب
خواہش کرو اور سب الحکم آدمی ترک کر دیتا نہیں بہت کچھ اسمین مناظرہ و مباحثہ ہو کر مین مغلوب ہو
تقالب آ رہا ہو ... تب ... نیا ہوی خواہش کو دیکھا تو طامع و حریص نظر آیا تب ...
... طلب کیا ... کیا تو یہ ... کہ ... جائز و جائز غیر موجود کی خواہش و طلب کرتا ہی آدمی کی
اگر حالت ظاہر ... دنیا ... جو حکم منع ہوا اوسکی خواہش و طلب مردار ہی اور ... نہ ہی
ترک دنیا کہ ... حلال ... غیر موجود ... ان کا طلب کرنا طمع و حرص اور وہ مردار ہے طلب خاص کی
ہی اور اوسکا ترک ... کیونکہ ... حضرت خارج ہے وہ ... اور طالب اوسکا ... ہوا ...
... اور خواہش و طلب ... خواہش و طلب سو ...
... خواہش ... نہ ہو ... طمع و حرص و طلب ہی اور اسکا
نام دنیا اور اسکی ... اگر غور اس طلب کو دیکھیگا تو اوسی ظاہر ہوگا کہ جب آدمی غیر موجود کی خواہش
لاتی ہی تو آدمی اسکی ... توقع ... اور اسکی آرزو مین محو و مستغرق ہوتا ہی کہ یہ فکر کیجا دیگی تو یون
بہرست ہوگی اسکے اشتغال مین ایسا مشغول ہوتا ہی کہ اوسکے ظاہر و باطن مین اسکے سوا دوسرا ذکر و شغل
نہین رہتا ہی اسواسطے اس طلب کو طلب دنیا اور یہ حقیقہ قرار پائی ہی اب جو جسقدر موجود ہو کہ زاید از ضرورت ہو
رکھتی ہین اونکی طلب و خواہش یہ ہو کہ موجودات ہر وقت مین ہمارے کام آویگی یا یہ میری زندگی کا باعث
یا ... نعمات و غیرہ ہوگی اوسکا بھی نام دنیا ہی کہ انکا خالق سے اوٹھکر مخلوق پر جمتا ہی پس
جو دیر کہ زاید از ضرورت فراہم ہو جاتے تب اوسکے فراہم شدہ معرض تلف مین آتے تب کیا ظاہر اور کیا
باطن مین نہ فرحت و خوشی کا دخل ہو اور نہ رنج اسکا ترک کرنا ترک دنیا ہے اور جب تک آدمی

اللہ تعالی کے دو دہش پر آنکھیں اسقدر تمکن نہ کریگا کہ پہر اعتبو پہر دم میسر اعتیں مددگار ہر حال خبر گیر اس
تب تک اسی اطمینان نہ ہوگی اطمینان جب ہوی تب فکر و پروانہ ہوی جب فکر و پروانہ ہے تو استغنا ہوی
اور استغنی حاصل ہوی وہ مستغنی کو نہ محتاجی باقی رہتی ہے اور نہ احتیاج اب نہ طلب ہوگی اور نہ خواہش جمع
روپیہ و دنیا استعمال میں لایا نہ ایا پروا نہیں ہر حال خوش و بہر دم رضامند رہنا کہ حالت اندرونی و بیرونی
متغیر و متبدل نہ ہوا اسکا نام تارک دنیا ہدایت جنکی نامی ابواب دنیا داری پایا ہوا اور اوسیر غالب و مستغرق
ہوینکی حالتمین حسب صراحت بالا ویسی اگر اوسنی یون ترک کیا تو ترک دنیا ایسی ہی شخص کا کہا جائیگا
یا اوس شخص کا کہ جو کچھ مایہ ضابطہ مین پونچی ہے ترکہنا ہوا اوسکا ترک کرنا مسلم آئیگا کیونکہ مقدور کے
نسبت لفظ ترک کا استعمال ہوگا بہ نسبت غیر مقدور کیونکہ مقدرت ہے تو خود اسکو ترک کیا ہی مقولہ
حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ تواضع ز گردن فرازان نکوست گدا گر تواضع کند خوی اوست
نقل ہے کہ ایک بزرگ جب کسی بزرگ سے پوچھی کہ اب فکر میسری قوت و معاش قبل وقت یا بعد وقت
یا وقت موجود پر کب کرتے ہو وہ جواب نہ دی تب مکرر وسہ کرر یا ویسی پوچھی تو جواب دیکہ قبل
و بعد وقت تلاش و فکر بے سود کہ ہنوز میسری کا وقت ہی نہ آیا اور وقت نہیں تھا گذر گیا یہ
داخل حرص و طمع و طلب دنیا او ترجو دیو جو کچھ حاضر اوسیر اکتفا ضرورت طلب و فکر نہین اگر کسی کو توجہ

فصل اٹھوین تلاش خدامین خاکساری مصروف رہنا

فاینما تولوا فثم وجہ اللہ موجود ہے تو پہر تعجب کہ جو کہے خدا کو دیکہا وہ کافر جو کہے خدا کو دیکہا
ہون وہ کافر کیونکہ اللہ تعالی آپ ہین حاضر و ناظر و موجود نحن اقرب فرمایا ہے اب کوئی اس نکتہ کو
سمجہای کہ اللہ تعالی کو کوئی کسطرح پاکی پہچانے خود خیال دنیا سے گمان مخلوق کا کہ خالق ضرور
ہے لیکن کون اسکا علم نہیں ہیں پہچانے جیسے اپنے مالک کو نہ جانا اور نہ پہنچانا اوس
کچھ نہ جانا اور نہ پہچانا پایا پہر تو کرتے اسکا حکم مانتے نہین اللہ تعالی اپنی غیر بندہ کے نزدیک

ہوئیکی دیتا ہی اور بندہ نہ دیکھا آسمان عرش و فرش کی سیر کرتی پر اوسکو حقیقت ذات نہ ملا کہ یہ خدا ہی اور
امکان بندہ ہی بار و تفسیر ہی علما سنا حیرت مین گیا اور سمجھا کہ یہ ذات بے تشبیہ ہی اللہ کو پا
نہین سکتا کہ نہین تھا انکھین دیکھا اوسکی حیرت مین تھا کہ یہ کیا ہو سکتا ہی سمجھ سکتا ہی گا آئی
کو سمجھنا چاہئے کہ ہاتھ انکھ وغیرہ اعضا ہین اور چند اعضا سی جسم بنتا ہی مرکب ہوا اسی طرح اعضا جسم کی بنا ہی
اور جسم پر سب قدر باقی نہ رہیگا اور اعضا جسم حادث ہین ذات الٰہی قدیم اور خدا وند تعالیٰ پاک ہی
پاک لہذا اوسکو جسم نہین کہا جاتا جسم نہ ہو صفات ہین جیسی کہا گیا ہی کہ کسی نے دیکھا وہ کافر
یا دیکھا یا جو کہے کہ وہ کافر ہوا اور جسم کی بابت جو لوگ کہتی ہین وہ کافر ہوا اور ذات ان سب سے بری ہوا اور پہچان اوسکی
کلاشی حیلہ مین ذات اور جملہ صفات ہین تو انکھ جو صرف صفات دیکھتی ہی جب ذات مین صفات
کو دیکھی سکی تب اوسکی پہچان معبود ہوگی اوسوقت ذات کو صفات مین اور صفات کو ذات مین پائیگا
جیسا کسی نے کہا ہی شعر خود نوشتم خود بخود خود نہ توہم و نہ تو ہم سر نوشتی سر نوشتم سر نوشتی سر نوشت
اور یہ تحقیق اسوقت کام کی جب یہ خود اپنی تئین منتخب و مشخص کریگا شعر اپنی کہی تلاش کے ہوک
یہہ ہوئی ہو بر سون رہی خراب تلاش خدا مین ہم ہر جب لوٹی تو کال تلاش اپنی کریگا تب یہہ
دیکھیگا کہ رباعی عابد ہین ہم صفات مین معبود ہین ہو گیا شک ہی بعد مرگ ہماری تجاتین ہی
اپنی جو لب ہوئی مردہ زندہ ہو اعجازی لو نہین کرامت کی باتین ہی ہم بھی ہو خدا انسان لیکن
یہان کوئی خود نما نہین ملتا نہ بتلاویگا خدا کا پتہ کیا کسیکو یہ معلوم ہو جتنگ بھی میسر نہین ہو
سچ تو یہہ ہی کہ کوئی ڈھونڈیگا کیا اور پائیگا کیا جب اپنی تلاش پر رجوع لائیگا وجود پائیگا کہ جسکے
انتہا ہت مین اگر من عرف میں جا سکیگا تو امارہ لوامہ دیکھیگا پہچان نفس نہ ہوگی جو حسن فعل
مین اوسکو نظر آئیگا اوسی قسم کے نام سے موسوم کرتا چلا جائیگا نفس کو پہلی دیکھا اور نہ
اب جو دیکھے پہچان جائیگا غرض جبتک ہادی عینک دید باطنی نہ دیگا کہ سمجھائیگا اس دیکھنے والے کو

لیکن عمل انکا کچھ بھی نہیں ہے آپکا جب مرشد بتاویگا تب چال باطنی پاویگا اور عزم تمام تر ہو سو ہم
اسکی ترشح کی ہوئی بارش سے تو کیا قطرہ ملا ہے کیسا ہے تو دیا قطرہ وہاں ہے جہالت سے قطرات کی تحقیق
قرار پائی سیہ قطرہ الماس کا ایک ہاتھ پر چلا اور ہے تو بہ ہو کر اوسی آنکھوں اعلی و افضل جانی اور سیر کے حضرت کہم
[illegible] کسی مرد حضرت [illegible] سلطان العارفین رحمۃ اللہ تعالی سے سامنے کہتا کر
گئے ہوا کہ حضرت [illegible] بزرگ دین [illegible] تو حضرت فرماتے کہ گئے ایک
سوال [illegible] آدمی [illegible] کہ آدمی اشرف المخلوقات اور حضرت
سلطان العارفین کے تئیں [illegible] کیا جواب [illegible] سوال کرے حضرت فرماتے کہ گئے مجھ سے سوال
کیا کہ عالم ارواح [illegible] ایک روح سے وہ کونسا کام [illegible] کیا تھا کہ جسکے
سبب اشرف المخلوقات پر سلطان العارفین [illegible] اور دوسری روح کونسی خطا ہوئی جسکے
سبب تحت السافلین کا [illegible] روانہ کیا گیا تھا لہذا میں اوسی توقیر راستہ جانیکا دیا ہا
آدمی کو لازم ہے کہ [illegible] ذرا سوچ اور سمجھ کر [illegible] قطرہ وجود انسانی آنکھوں مقابلہ
[illegible] کو سمجھے دیکھو قطرات بارش [illegible] فضیلت اور بزرگی ہوئی
سے فیض [illegible] عالم میں [illegible] لیاقت دیکھو کہ یہ بزرگی ہوئی خاک آنکھوں خاک کو اپنی بزرگی پر
ترجیح [illegible] بلکہ جو اونسی فیض پاتے ہیں آنکھ بزرگی ان آتے ہیں۔ ذرا سنو یہ کیسے کہتا ہوں
آدمی [illegible] غلط [illegible] سربلندی اپنے سر [illegible] اپنے سے کمتر اور [illegible] کو بہتر
جانتا [illegible] ایک [illegible] بزرگی کیا تو [illegible] کی تحقیر اور [illegible] کو قطرہ خاکی کہتے ہیں تو اصل و
خاک ہی اور یہ اپنی ہی اصل کو اپنی سے کمتر اور اپنی میں آنکھ جانتا ہی یاد رکھ کی خاک دیکھو قطرات
بارش خاکی [illegible] بزرگی خاک کس درجہ کرتے ہیں کہ بزرگی آسمانوں سے [illegible] آتے
ہیں [illegible] آتے ہی خاک نشینی اختیار کرتے ہیں اور یہ قطرہ بوقت نماز تعمیل حکم خدا سجدہ

بہو و خاکساری کا یہ غرض کہ خاکساری سے شکستگی و عاجزی نہیں بلکہ استغنا اور بے پروائی کا اپنا اتحاد جتانا
ہے کہ ہم نہایت بے پروا ہیں حالت خاطر اپنے پر کچھ ایسی چھا گئی ہے بہ قدر حاجت بعض صورتون میں جو اول خاکساری اختیار
کرتے ہیں تو نہ قطرہ ... ہوا ... اپنا اوپر کہ وہ صورت خاکساری سے بھی بادشاہی یا خود ...
اس نشی و تکبر کی انتہا ہے کہ تب اور وہ مخلوق فیضان سے بالکل بے پروا ہو کر ... خاکساری اختیار کی ... اتفاق ہو
جاتی ہے اتفاق ہی کیا ہوا کہ صلح کل کا ... بھائی ... دیکھ خاکساری سے ...
... خاکساری اپنی خلاف مقاصد کے ظہور لایا ہے سوم ... کی ...
ہونا کسی ... خاکساری کا نہیں ہے کسکا اثر کہ توانائی ... اور ... جاتی ہو ...
... سے ... ہوا ... کس ... کو توڑنے پہاڑ کو ... نہین کھو ... کو اور ...
... اور ... جاتی ہین اور کوئی مقابلہ نہیں لاتا اور بہت ہی قطرہ ہین کہ خلق اللہ نہین ...
... سے اتفاق ہوا اخلاق اوکی استقبال ... کو ... تو کہو کہ ... ہے ...
اتفاق ... اتفاق خاکساری کے پہلو کا ... بھی ... ہے ...
... اتفاق سے ... جیسی شعر ... کہ جو کہ نفس کو ... کرے ... دل ... ہو ...
... لیا کرتے ہین ... خاکساری سے ہوئی نشو نما ... خاکسار ... نہین تو بہت ... کسکا ... آدمی ...
... حال ہو دوسرا ... سے کم ... انکو نظر حقارت ... دیکھتے ... افضل ... اپنا ہی ...
... ہے ... غرور و افتخار کرتے ہین کم نہین سمجھ نہین ... قطرہ ... انسانی ...
اور ... اتفاق ... ہو کہ تمام جماعت ... اور ... خاک ... درجہ ... کیا اور ... دوسرے ... لگی ...
اتفاق ... طرف ... نہین ... آثرات پیدا ہو جاتے ہین ... میں بھی ...
... دریا ... اور قطرہ قطرہ ... اور ... باہم متفق ... بہتے الی ... دریا میں ... جاتے
ہین اگر یہ قطرہ ... انسانی ہے ... ملا دو تو اتفاق ... خدا ہی جانے کہ اسکا اتفاق کیا نتیجہ

ظہور مین آئے جو سیاہ خاک ہوئے قسمت کو طلا کرتے ہو پہول جو خاک ہوئی تو خدا نے انکا کرتے تو
بہی خاکساری قبول کرینگا تو گیا باتفاق کل گلچین تہا اور پہر کوئی وسی ہو شانہ پایگا شوخ کی عقل خاکسار
کے برابر کوئی عمل سرا نہ آئے بہتر نہین جو کرین ہمیشہ خاکساری کو فکر خود اگر دیا ہی گیا آگہو خوف
بخشش اور دوست اپنا اللہ کو جان پایا اور پہنچاتا ہے جب شخص استہ خاکسار تہا
منہا فی ہین پایگا جیسا اپنا پیر ہو اگر وہ تخم انواع اقسام کے نہین پیدا ہوتی
ابواب ظہور لائے ہین کہ جیسے حاجات خلق اللہ برلاتی ہین استہ باری اگر وہ تخم خاکسار
ہمیشہ عاجزی نکہو لائے فیض یہہ شی ہے نہین خاک کے پاس تہہا کسار ہین
ہوتے ہین جب تک تخم کا نشان نہین پاتا ہوا تہا نہین ہوتا اور بعد خاک نشو بہت
پاتا ہی کشتہ ہو پاتا اور اسکی فیض عام مخلوق متعدی ہے جیسے ہذا جیسا انسان ہی خاک نشی اختیار کریگا
سبہی نشو نما الانبیا اور کل واثمار سے بار آور ہوگا خلق اللہ مستفید ہوگی اور بہرہ خیر الناس ہوگا
نشو نما ہونا منظور ہو بعد حیات کے خاکی نشی اختیار کرے ور الدنیا مزرعۃ الاخرۃ زراعت کرے
موسم اوسکے کشتکار رہتا اور تخم مین لیاقت نشو نما ہے جب سم کشتہ ہو کر جاتا اور تخم سے
جاتی ہیگی دوست احباب اوسی ہو نہین کرینگے خاک کا دہرتا دیگی ویسا ہی عالم
نشو نما سی محروم ہوگا پارسیا نا حیات در تربہ وار ثنا ہی اور بعد مرگ بندہ اسطرح وقت زراعت
کو بہی سمجہے یہہ مٹی جیسا انتقال ہے اسمین اصلین کا وصال اطاعت بندگی خیرات کو لوگ زراعت کہتی
ہین اور ہمارے نزدیک طاعت بندگی تعمیل حکم اور خیرات و در دنیا سے در آخرت اجل تجارت ہی
نہ شامل زراعت تا وقتیکہ تخم خاک مین نہ ملے زراعت نہ ہوگی آدمی خاکسار ہین عزو وقار زوال
جاتا ہے اور یہہ نہین دیکہا کہ چلتے پہرتے مٹی اوٹہی جیسے مرگ کسی اتصال و وصال ہے بلکہ خود ذلیل خاک کی
ہونا قبول کرکے خاکسی عار و ننگ خاکسی ملا کے پرورش ہوا آرام اسائش بدولت خاک میسر ہوئی

[illegible] ہمراہ تھا کتابی اور رسالہ [illegible] کہ [illegible] اس [illegible] کسی عالم [illegible] تھا [illegible]

پیدا [illegible] کے اطوار حضرت آدم [illegible] کیا [illegible] ہوا [illegible]

[illegible] کی [illegible] باعث ہوا کہ آپ اصل [illegible] کیا [illegible]

اور [illegible] اصل [illegible] ان مختلف [illegible]

نا کسی [illegible] العلم میں تھا کسی [illegible] حاصل نہیں [illegible]

[illegible] دنیا منظور تھا لہذا [illegible]

[illegible] کی [illegible] اسکی [illegible] اسکو [illegible]

[illegible]

فضیلت و بزرگی [illegible]

[illegible] ثابت کر دیا [illegible] وقت [illegible]

تصفیہ اوسکا ایک [illegible] خیالی [illegible] رہا تھا کہ دنیا میں [illegible]

[illegible] بزرگی اور فضیلت اور [illegible] میں کہ جملہ مخلوق [illegible]

[illegible] بادشاہ کو [illegible] کہ [illegible] بزرگی اور فضیلت [illegible] نورات

کہ [illegible] زمین [illegible] بزرگی اور فضیلت ہے۔ اور اگر [illegible] بزرگی اور فضیلت [illegible] تو اب

[illegible] ایک [illegible] بزرگی [illegible] ہوا کہ کسی [illegible]

[illegible] جواب [illegible]

[illegible] میں بہت حیران ہوا کہ کسکو فضیلت [illegible] آخر کار [illegible] فیصلہ [illegible]

کیا تو [illegible] ہر ایک اپنا استحقاق بزرگی اور فضیلت ملنیکا تھا اگر [illegible]

اپنا [illegible] اوسوقت [illegible] فیصلہ قطعی کرنیکے پر [illegible] ہوا اور سب نورات کو [illegible] طلب کر اور [illegible]

دعوی کا بیان سنکر کہا کہ اس تکرار سے تم دست بردار ہو صلح کر لو ورنہ مجھے توڑہ پسند آیا ہی تب سب مضمون
ہوئے مدار جون کو دیکھو کہ کوئی زیب عرق کوئی زینت بازو کوئی گلے کا ہار کوئی ناک کا تار کوئی خیال
تھا کہیں سر سے پیر تک نقش کہیں چھپا کلی گلے میں کہیں بالی کسی حلقہ گوش کہیں پنچ کی پہونچی ہوئی ان
انکی افضل کو دیکھو مقابلہ میں ان مدار جون کے توڑہ جو چھپا جو انکو فضیلت اور بزرگی
کو راحت ہیں کیا کہ صلح کل کر لو بیت رفعے سے ہی تب مجھ میں نے ایک پور کو توڑ منار کو بلا ہٹا
ر کہ ہر رنگ چھوڑ اب سب جل کل کئے جو ادار رکھکر پوچھا کہ اب تم از سر لو اپنا دعوی کا تکرار تا بعین ثانی تجویز کر دون تو
سب متفق ہو دعوی کند منہ سے نہ اب دعوی کون کرے میں کہا ابھی تم سب دعوی کرتی تھی کس کون
تم سب موجود ہو تو جواب دی ہمارے اسما و اشکال کے جو مغایرت و مخالفت ہیں انکو یہ دعوی تھا اور
بیک ملا معدوم کر دیا اب ہم سب اپنے میں اکتفیل اکیلا ہم یہی کہ زر خالص ہیں اگرچہ اسوقت بھی ہم در اصل زر خالص تھے
لیکن ان مغایرتون نے مجھ جو ہر ذاتی کو کہ ظاہر و عیان تھا ایسا مخفی و مستور کر دیا کہ باوجود علم و یقین کے ہم کو ہی ہمارے
نام سے موسوم کرتا تھا اور نہ ہم تا بہ اصل خویش پہونچ سکتے تھے بلکہ انھیں اسما و اشکال پر خود غلط اصل فراموش
تھے اب آگاہ خاموش ہیں کیون اور ان اسما و اشکال پر نازان ورانکو افضل و سرکر کمتر جانتے تھے
یہ نزاع اور مغایرت کے تھے کہ تمنی بیک بار فیصلہ کیا تب ہمنے اپنا اصل کو جان پہچان لیا کہ ہم
وہی سونا ہیں وہ سر انھیں کی جھگڑا پاک اسما و اشکال کے مغایرت نکال ڈال یہ ہر دو پردہ اٹھ
اس فیصلہ کو روبرو سب کے پیش کیا اور مع ورخصت لایا کہ یہی فیصلہ ایسا اب فریاد و تعصب مرشد نے سنی
اور میں کو نور وحدت الوجود سمجھو میں رکھ کر یقین کے آگ سی میرے اسما و اشکال کو جلا کر مٹا دیتے
تین مثل زیور اسما و اشکال کے مغایرت تو شی و بتلا تھا اسکلنا با جوہر ذاتی پہونچ زر خالص کو پایا ہوں اس
یہ نفع اٹھایا ان فروعات میں اصول پایا ہوں جو اسما و اشکال میں ہیکا تھون افسوس تھے محروم
ڈہونڈھتے تھے خدا کو زمین پر آسمان پر ڈہونڈھ شہر خدا کو اپنی خدائی میں ڈہونڈھا سب ہوکا کسی گوشہ میں

تلاش کیجیو ین کر اپنا سی مکان نہ ہونے دو تو تمہار کردہ دیکھیں دریا سو وجسکا کردن تسلیم میری جان ڈھونڈھو
دلہا ہی بیتا ہے وہ چہا نہ صفا ملاح پیر تو تم کہین آذر اکہولوا دمیاں میں ہو شدہ کرو تلاش حیرت ایکدم سرد
تم اوسکو ڈھونڈتے ہو [illegible] ہو تا پہرتا ہے جسکو جا رہے ہو حاضر و ناظر ہے تیرے رو برو
کہو بلکہ انکہین اگر دیکہیگا تو تجہی سے تجہی فی انفسکم [illegible] کیونکہ غیر تلاش سے ہو کر ہیجر کر جستجو
دل کسے جو ہی نہ غیر از ذات حق [illegible] الا اللہ [illegible] بدسی کہ ذات نیک خو
ہیچکے گم ہے ایک ہی [illegible] اکبر کی تشبیہ [illegible] عاکہو
کہو نکلے ہی کلام آمین [illegible] دلسی و تمہی [illegible] وکوئی
رکہ تعلق تماسی آنکہ [illegible] ست پیر وہی طمع کے ست ہو دریہ خانہ یگانہ بکوہ
غیر کے پر نکر جا کر سوال ہو کا ایک حق سے دل کی ارزو اعتراض یہہ ہے جب عین الیقین ہوا ہے صفات
وحدت کہنے ہیں اور انکو اوسکی صفات سی اسطرح اقرار کہ صفات میں وہی تو اب کثرت دیکہو انکار ذات
وا قرار وحدت کیونکہ ہماری ذات میں ای ہے تو یہی کہ خالق مخلوق بندہ معبود جب تک وہ نہوں دستی دین ایمان
دنیا عالم اسباب جا درست بدستگل کلام اور وغیرہ نہین ہستی جواب ہم ایک اسکے قایل نہین الا اسمیہ کہ ہم
خود حضرت کہ اللہ ایک کلام ایک کہتی ہو کلام اللہ ایک سیپارہ بہت سیپارہ ایک سورت بہت سورہ ایک رکوع ایک آیت
بہت آیت ایک لفظ بہت ایک حرف بہت حرف سی کلام بنتا ہے پہر کلام اللہ کو ہم اینہو جو دات کثرت ایک کہنا اور
جیسا کی ایک ہو نہیں شبہ ہو السمیں فرق نہیں ایک اصول کے یہہ سب فروع ہیں تا نظر ان اصول حکیہ ذات
ہین صفات دیکہیں تو وہ جلوہ صفات خاص ذات سے متعلق دیکہیں تو در خود دعات کو دیکہتی ہیں اونکی نظر تا اصل رہا
نہیں تو وہ لب بہت نہ دیکہیں گے تو ایک کہا نسی دیکہینگے پس نہارہ طریق دیدبہ کہ حاکم ایک حکم ایک اور بہار
وبدکہ حکم حاکم مین سب ایسے حکم صفت حاکم اوسی ایک کی ہیہ تو اور لت بین میان تم صفت کو ذاتی جدید دیکہنے
لہذا یہہ غلط فہمی اور نظر غیر گرتی ہے تا بران تم ایک کے قایل نہیں اور ہم ایک کے قایل ہیں

یہہ اسوقت سمجھہ مین اتی ہے جب دست بدست مرشد ہوتا ہی اور عین الیقین دست بدست مرشد سے
یون تصدیق ہوگی کہ کوی بغیر حکم سقدر جنبش نہین غیر از خدا کے سمین قدرت جو ہاتھہ اوٹھا سکے
سقدر دیکہا کسی کا وہی دیکہو دلا ہے اور لب بہ بند چشم بند گوش بند کر مرشد نے دکہا یا تب اعتقاد قائم
ہوا کہ بغیر انکہہ کان بانکے دیکہتا سنتا بولتا ہے اور غیب دانی جناب گوش ہوش کے ساتھہ
سنتے ہین جسکو یقین نہ ہوا ور نہین جانتے والہ کو مکرار نہین

فصل نوین سپرد مرید کا داد ستد

دنیا مقام دادستد کا ہے خبر دے خبر لے شکر کو عطا کر لے مسلم عہد با ابواب لین دین مین مین نے
سنا کہ جب مرشد ہاتہہ مین ہاتہہ لیتے ہین دولت دیتے ہین مین ہی ارزوی حصول دولت مین تا بدر دولت مرشد
ایا یہہ ارشاد ہوا کہ بندہ جسقدر رکہتا ہی ملک سمجھتا اور جانتا اور رکہتا ہو وہ سب دے تب وہ دولت ملتی ہے جسی اہل دنیا
دولت سمجہے ہین جس خزانہ کی کنجی صبر ہے جب ادمی اسپر قابض ہو خزانہ ہاتہہ آیا اہل دنیا اپنے تئین صابر کہتے ہین لیکن جبر کیا
اور کسکو کبہی یہ سمجہے نہین پر دست کے قول و فعل پر صبر کرنا ملتا ہے کہ طاقت مقابلہ نہین چار ناچار صبر کیا جاتا ہے وہ داخل
صبر نہین جبر ہے کہا جاتا ہیگا کہ ادمی جب بہ آسانی مقابلہ کر سکتا مقتدر ہو اوسکے قول و فعل پر صبر کرے اور سمجہے کہ فاعل اوسکا
کون ہے اور مین بندہ کار بندہ اتباع انتقام لینے کہان ور سکے جاتا ہے کبہی ہاتھ آئیگی یہہ سمجہا تو جو کچھہ رکہتا ہو وہ سب
اور جو حاصل کرنے کیا ہے وہ بہی یہی نرک تمام ہے جان سمجہا ور کا بیڑا اٹہا ہے جو توبال ہے سب تیر اغلط ہے
یہہ سب صفات اور خود بندہ بلکہ مالک ہے نہ تیری تئین نہ سر ہے کیا سمج بہر ہی قدر کو نہین جانتے بیان کہ
کہ بغیر حکم اللہ ذرہ بقدر حرکت نہین جان مدعی کے دعوے سچے یا جہوٹے پس جسکا اوسکو دیدیا تب وہ دولت اخروی
لینے کی امید رکہنا۔ سنا کہ آخرت مین اعمال بندہ کے گواہی اعضا دینگے اور انصاف ہوگا دریافت کیا جاویگی
صحبوا حقیقی بندہ کا نکے اعمال و افعال کی تصدیق کریگا سمجہہ مین آیا کہ یہہ کیون اسکی کیا ضرورت بلکہ بغیر دریافت ہے
کیونکہ اللہ تعالی عالم الغیب ہے بعد اسکے ضرورت دریافت نہین رہتی۔ مرید پر آن بکر پر مقتدر ساتھہ

[illegible] اعمال [illegible] ہونگی بیان ہر دو فریق کے کونسی بات باقی ہوگی جسکے دریافت ہونیکی [illegible]
[illegible] نہیں ہے کہ قیامت کا دن ہے اللہ عالم الغیب ہے اور بندہ انجان [illegible]
[illegible] اور وہ منفی ہوگا بہونسی [illegible] اللہ تعالی [illegible]
[illegible] ہونگے لئے اونہین [illegible] اونکی احسانات [illegible]
[illegible] تقصیرات سے اونکے ایمان کیجا دیگی اور [illegible]
[illegible] اسکو ویکر [illegible]
[illegible] قبول کیے اور [illegible] انصاف [illegible]
[illegible] بندہ کو اپنے مالک کے [illegible]
[illegible] تو مالک و مختار ہے جو مرضی ہو [illegible]
[illegible] اور [illegible] اپنے [illegible] قبل ہونیکی انکے لئے گواہ
[illegible] ہوگی اور [illegible] کہ انکے اعضای جسم [illegible] اور جسم جانتے [illegible]
[illegible] اور [illegible] جسم کل [illegible] باقی رہا کیا جو گواہی [illegible]
اور خوف [illegible] کے لئے سزاوار ہے جو [illegible] رکہتے ہو [illegible] کہ بالکل خالی اور [illegible]
[illegible] ہو کر [illegible] اقرار کیا [illegible] ہوگا [illegible] ظاہر کرینگے تب [illegible]
[illegible] اعمال قرار پاینگے اور [illegible] مقابلہ [illegible] بری اعمال رہیگی دونو تولے جاینگے تین فریق ایک گروہ
[illegible] کے پلے بھاری [illegible] ادنکو تو جہان حکم ہوگا جا دینگی اور دو فریق بقیہ سے جنکے [illegible]
[illegible] کم بہی زیادہ ہوگی انکی شفاعت کو حضرت تشریف لا دینگے کیونکہ شفاعت گنہگار [illegible]
[illegible] پیدا نہ پاسکے [illegible] صالحیان [illegible] اسوقت [illegible]
بعضے لوگ [illegible] ہر دو خدا اللہ تعالی جب شفاعت کیے حکم دیگا تب حضرت شفاعت کرینگے

اسمین شبہ نہین ہے بہت تامل و تعذر ہے بفضلہ تعالی وہ آج اسطرح رفع ہوئی۔ یہہ دعوے اونہین صلحون کو ضرور آ
ہوتا جنکو اپنے اعمال نیک پر اتکا اور اعتماد ہے اونکو جیات پر اطمینان ہے کہ ہم اچھے اعمال کرتے ہین اور برے
بچتے ہین تو وہ جزا اعمال ہمارے اعمال نیک باعث کم ہونگے پہر شفاعت کی ضرورت کیا ہوگی یہ در پردہ انکار
شفاعت ہے۔ اور عام بات ہے کہ جو خطا کیا ہوگا اوسکی شفاعت کیا اور کس امر مین کیجاویگی (اب دیکہنا چاہیے
کہ شفاعت بمعنی کثیر ہے) تو وہ جو اپنے تئین بندہ او خطاوار جانتے اور اپنے اعمال کے نتایج سے لاعلم
اور وہ بوثیقہ رحمت للعالمین حضرت کو شفیع سمجہتے ہین کہ دنیا مین جیسے رہنمای کی آخرت مین وہی شفیع
ہونگے وجہ تسمیہ رحمت للعالمین جو حضرت کو اللہ تعالی فرماتا ہے یہ نہین تو کیا دوسرے یہ کہ عالم دنیا مین
ہدایت دیتا ہے اور عالم آخرت مین شفاعت وہ جو اپنے اعمالونکی مآل کار پر بیخبر او دوسرے دعوے باطنی یہ کہ
ہمارے اعمال نیک ہماری نجات او شفاعت کے وسیلہ و ذریعہ ہونگے۔ اب رہے گنہ گاران تا شفاعت بیحد
خطرناک مبتلا رہینگے اور نیک اعمال والونکا وقت انصاف خود عمل شفیع ہوگا۔ اور جنکو اپنے اعمال کے نتایج پر
لاعلمی ہے وہ ایسے خیالات سے دور رہ متامل رہینگے کہ ہمارے اعمال جنکو ہم اچہے جانکر کئے ہین لایق مقبول
ہوسے یا نہین اور بحکم الانسان مرکب مع الخطاء و نسیان پیش معبود خطا سے مقر کیونکہ انکا گناہ بدتر ازگناہ
قرار پایا ہے اپنے تئین اوس سے محفوظ رکہینگے اور بحکم کہ حضرت رحمت للعالمین مقرر ہاے ہین امید شفاعت
مین مسرور رہینگے کیونکہ کیسے لباطہ مین بجز شفاعت دوسرا کوئی وسیلہ و ذریعہ نجات نہوگا۔

یا رہیچ تو یہ ہے کہ شفاعت گنہگارون کیلیے مخصوص ہے نہ صالحون اور پاکون اور مطیعون و شکرون کے لیے اسلیے
بندے جنکو انکار شفاعت پر حضرت کے ہے وہ بانین یا الہ اونکو جو اپنے اعمالونکے لاعلم ہین راضی رہجاوگے
اور ایسا صبر و شکر عطا فرمایا کہ وہ اپنے اعتقاد و یقین پر پختے ہون طامع و حریص اگر جا بجا نہین ہو تو جادہ
شریعت سے اگر کبہی اینین آیٹن تو رضا خدای رضا جوی کے سوا نہو شکر ہو سبکے مرشد نے وہ دولت عطا
فرمائی کہ جسنے مجہے مستغنی کر دیا اور مجکو کہین مجبوری فاداری دنیا کے ساتھ مبتلا و ملوث نہوادن سب کرم

مسافر کو یقین باقی رہا اور نہ میری مجبوری و ناداری باقی رہی اب تو میری منزل طے ہو جاتی ہے شناخت کام کر جاتی ہے آخرت میں دیدار ہے اور یہاں پہچان ہو جاتی ہے۔ انسان میں سمجھو جان ہے اور صفات لا انتہا بندہ سے نہ ختم ہو جائیں اور انکو کمال ہے اور نہ شناخت تا درجہ کمال رسائی پا سکتے ہیں ہاں مدارج شناخت تین ہیں جو ان میں ختم ہو سکتے ہیں درجہ اول نظر کے ساتھ پہچان ہو۔ درجہ ثانی مقابل و برابر کے وقت پہچانی۔ درجہ ثالث بعد گذر جانے کے پہچانے جو ان تینوں درجات سے غافل رہا یا تو خیر ورنہ نادان رہا۔

مصباح سوم مدارج دنیا و دنیا آبادی

فصل اول مدارج دنیا اور مناسبت

دنیا میں صورت کا نام ہے سرما گرما بارش مصنوعات میں عروج اکمل نزول اکبر جوانی بڑھاپا صحت بیماری شریعت طریقت حقیقت معرفت اس میں تین درجہ فنافی الشیخ فنافی الرسول فنافی اللہ۔ مخلوق کے تین مقام جنت اعراف دوزخ بعضے دنیا کو سرا اور بعضے گذرگاہ بعضے دنیا دو روزہ وغیرہ ہر ایک اپنے طور پر فرماتے اور میری سمجھ میں دنیا شارع عام کہ جس پر گذر اولیا انبیا کا ہے اوسی پر گذر مومن کافر کا ہے یہ ہے رستہ فاسق و فاجر کا ہے اسی پر چلتے گذرتے ہیں واعظ خیر و شر کا ہے اسی گذر میں دیتے ہیں غرض کہ اس راہ میں ایک جم غفیر کا ہجوم و اجماع ہے اس میں سے کوئی نہ کوئی باہر نہ ہو سکیگا [illegible] ان شارع عام کی دو شاخیں ایک کفر دوسرا اسلام تقدیم کفر بمقابلہ اسلام کے دی گئی ہے جیسے تاریخ نمبر ہو یا دعا آخرت بجز کے کیا روز اول جیسے پہلا دوسرا سجدہ کیا اول میں ہمیں یاد و نون نہ کیا خراب ہوا پہلا نہ کیا پچھلا کیا اسلامت رہا پچھلا ناسخ پہلا منسوخ ہوا تقدیم کفر دی گئی شعر [illegible] کفر دین میں میری نسبت میں سمجھو نہ یہاں مطلب سمجھ لیا کہ تقدیم کفر اسلئے دی گئی۔ غرضکہ یہ حکم ابتدا انتہا نافذ ہے کہ تا قیام دنیا معاملہ اور وہی سر انجام رہیگا تقدم پر ہے مطلب کفر و اسلام پہلو در پہلو مستمر میں اور [illegible] ہر منزل پہ پہونچتے ہیں [illegible]

مخصوص ڈھونڈ لئے ہے اسیطرح دنیا مخصوص آدمیونکے لئے موضوع کیگئی یا روی سے مسافر سوار ریل اور بکس کی سواریہ پسنجر کا سوار پہلا منزل پر پہونچتا ہے یکس شریعت یا پسنجر کو طریقت کے ساتھ مناسبت ہے طریقت کا سیر زیادہ تیز رفتار ہے جلد تر گنتک کے ساتھ پہونچتا ہے شرکی ریل پر سب دیکھتے ہیں کہ ڈبے اپنے حرکت سے متحرک نہیں ہیں کا انجن جاتا ہے مقصد جنبش نہیں ہے چلنا دیکھنا اور وہ بھی ڈبی دوڑتے تیز رستہ چلتے ہوے لوگ بری الہیئت نکتے ہیں اور سب جیتے ہیں کہ وہ نہیں تو یہ قدرت اور توانائی نہیں یہ انجن کے کرامات ہے جو ڈبونکو اسطرح چلا لوگونکو نادر عجوبہ تماشا دکہاتا ہے سب آدمی اسکو ڈبہ وجودکے مقابل کرکے دیکھیگا تو معلوم ہوگا کہ اس وجود انسانیمیں لطیفہ نفس الروح کا انجن لگا ہوا ہے اور وہ ادھر لیے پھرتا ہے اگر ان ہر دو کو یہ انجن لگا ہوا ہے تو یہ ہر دو بیکار محض ہیں جب آدمی اپنے گھر سے بقصد سواری ریل نکلتا ہے تو پہلا مقام اسٹیشن ہوتا ہے اور بانتظار وقت وہان قیام کرتا ہے وقت معینہ پر ٹکٹ ملتا ہے تب ایک مکان میں جو مخصوص ہوتا ہے بند کیا جاتا ہے اور کچھ عرصہ تک وہان ٹھہرتا ہے یہ دوسرا مقام ہے جب وقت پہونچ گیا وہان سے نکلکر ریل میں سوار ہوا اور اپنی منزل سفر طی کرتا ہے۔

جب عالم ارواح سے عالم دنیا کی سیر کو یہ آیا پہلا مقام اسکا اسٹیشن پشت پدر میں ہوا اور وہاں سے حیات کا ٹکٹ لیکر شکم مادر مقام مخصوص قیام پذیر ہوا جب وقت معہود آپہونچا عالم دنیا میں داخل ہوکر اپنی حیات کے سفر کو طے کرنیمیں مصروف ہوا ڈبہ ریل میں بلا لحاظ قید وبند سب جو چاہا آیا اور سوار ہوا کوئی مانع ومزاحم نہیں علی ہذا ڈبہ وجود انسانیمیں بھی بلا لحاظ خیر وشر جرم وطمع زہد وتقوی انواع واقسام کے سوار ہیں انکا بھی کوئی مانع ومزاحم نہیں۔

ڈبونمیں انجن لگا ہوا موجود رہتا ہے اگرچلیں مقصد لیکن چلتی نہیں جبتک ڈرائیور منتظر رہتا ہے اور ڈبہ وجود انسانی کے بعد اخیر کی وجود انسانیمیں بھی لگا ہوا ہو وقبل طلوع آخر رہتا ہو اور اس ڈبے کے حرکات وسکنات کا وہ [illegible] رہتا ہے اگر اس کی خبر نہ ہو تو حرکت وجود معلوم [illegible] ہے [illegible] ریل [illegible] ایک [illegible] [illegible] اسٹیشن [illegible]

جیسے بعد مجاہدہ کی ابتدا کمال کا امتحان معلوم ہوتا ہے اور نقشبندیہ کی تمام لوگ انتقال کیا گو اوسکو [illegible] بعد ازان کے [illegible] ہوگی اس کمال کی [illegible]

تو بکیا نہین ہے فی الحقیقت [illegible] حال اس وقت ان کا جب ایک سوار ہوکر ایک مقام پر پہونچی [illegible] مقام معلوم ہے بعض سواران

[illegible] منزل [illegible] دوسری [illegible] اپنا [illegible] سے اوسکا انتقال کیے اور [illegible] اون انتقال کنندہ گان کی حال سے بے خبر اور سیر کیا گذری [illegible]

مسافران منزل الہی کے [illegible] کر بعض مشغول ہوا انکے اذکار میان [illegible] استعداد ہوگیا کہ حد و انتہا نہین [illegible] شرک [illegible] دنیا

کی ہی [illegible] جسکو منزل [illegible] ہی اور [illegible] دنیا سے انتقال کرگیا اور [illegible] کی حد تک [illegible] مسافر ہین ٹہیرے ہے سیر مین اور [illegible] لوگ [illegible]

وکیفیت [illegible] بعد [illegible] ساتھ [illegible] مشغول [illegible] حال انتقال کنندہ لاعلم کہ اوسیر کیا گذری [illegible]

مجہے اسطرح کے خطوط [illegible] ہونے مرنے کے حاصل ہوئے ۔

فصل دوسری رقعہ مرشد کی خدمت مین گذرانا اور [illegible]

[illegible] قبلہ [illegible] بندگی [illegible] شوق [illegible] آورده [illegible] عرض [illegible] سوزی آورده [illegible] خاموش شدم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] گفت [illegible] هم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] گفت [illegible]

[illegible] ۔

بخویش یعنی اپنے کیا کہ خود سے جاتا تا اپنی سے خود کیو مٹانا خودی کیا اور یہہ کیونکر جاتی ہی پہلی سمجھنا کہ بغیر حکم
اللہ ذرہ حرکت نہیں کرتا تو اپنے تئین فاعل ہر امر کا سمجھنا خودی ہے مزید برآن اسمیں بتقدیر بھی بہت صفائیں ہیں اسکو سمجھے
بندہ کو ذرہ کا کوئی مالک نہیں پر آدمی جو چیز نیسے اپنی طرف منسوب کرتا ہی یہی خودی ہے اوسی جدا کرے رسول بغیر حکم اللہ ذرہ حرکت
نہیں کرتا یہہ تقلیدا قبول کیا جاتا ہے نہ تصدیقا اسکی تصدیق کرو جواب حضرت نے قل الروح من امر ربی فرمایا اور بغیر روح
جسم بھی یا ز حرکت نہیں تصدیق کر لو شعر گر کدورت رسد ز خلق مرنج - کہ نہ راحت رسد ز خلق نہ رنج کا بھی مطلب سمجھا
سمجھو تو جسنے اطلاق عبد جسم پر اور حکم رب روح پر کیا اس مخمصہ سی پاک داخل بخویش وند ہوا - تعلقات خودی بشر جو
ابواب خارج نہیں کہ اللہ تعالی بندہ کو خاص اپنے لئے بنایا ہی اور بندہ جو اوجسقدر کرتا ہی اپنے واسطے نہ اللہ واسطے
حتی کہ روزہ حج زکواۃ وغیرہ احکام خدا و رسول بجالاتا ہے جب یہہ سمجھا کہ یہہ کام ہین نے دوزخ سے بچنے یا بہشت یا عوض حور و
غلمان آخرت مین ملنے کیلئے کیا تو اب بولو کہ یہہ کام خدا واسطے کیگئے یا اپنے واسطے اجب یہہ کام خود واسطے کیا
تو یہہ خود ہی سے غرض کہ جو کام خدا واسطے کرینگی ہین بندہ وہ اپنے واسطے کرتا ہی آدمی ایسی اپنے مین عہد اکر کیا کہ
اللہ نے بندہ کو خاص اپنے واسطے اپنا بنایا جانا فرمایا اور بندہ خود مین اپنے لئے اپنا بنایا جانا ایسا قایم کرے پس اسکا
نکلتا نتیجہ بیش روند ہے لسانی بندونکی غلط فہمی کہ جو احکام خدا و رسول ہین اگر ہم برابر کرینگی تو آخر تئین
اسکی معاوضہ دینگی دنیا نمونہ آخرت اور مجازی سٹیرہے حقیقی کے ہی لہذا یہہ مثال مجازی ہی حکام مجازی
جیسے شاہ نے توابعین کو آداب سلام کا حکم دی اور وہ بجالاتو فرمائی کہ یہہ ذخیرہ صلہ انعام پانیکا ہوا یا
نہین یون ہی مالک جد وہ مختار ہی جو چاہی دے - دوسرے حاکم نے خزانہ روپیہ محتاجون اور غریبونکو تقسیم کرو
اور جیسے حکم توابعین اوسکو انجام دیکیا اوسکے معاوضہ طلبی کا کوئی وثیقہ حاصل ہوا نہیں تیسرے حاکم نے
فلان جا و مقام پر توابعین حاضر ہون اور وہ اسکی بجاآوری مین مقصر نہ ہوئی تو اوسکا بدلا
کوئی حق پیدا ہوا - مناسبت حقیقی اللہ تعالی نماز روزہ حج زکواۃ کا حکم دیا ہے اور خزانہ قدیم سے قدرت غنی
ودولت وغیرہ عطا کیا اور بندہ نے بوسیلہ اسکے وہ احکام بجالایا تو اب بندون کو یہہ دعوی لاتی نہ

ہے کہ اللہ تعالی اسکے بدلے مین بروز آخرت معاوضہ عطا کریگا میسر نہ ہوا لیکن یہہ سبب خود ہی بلکہ اصل حضور
ان ابولب ہمز اپنے تئین نکالنا داخل تجویز وتدبیر یہہ خود ہی انکار کا خلل پہنچتا ہی اعتراض جب آدمی
تغیر متعدد سے ہو پس حسب خواہ ظہور لایا فرحت اندرونی حالت کو شاد کرتی ہے اور اسیطرح خلاف حالت
رنجیدہ کرتی ہی اگر بضبط ہمت حالت کو ظاہر نہ ہونے دیا تو مگر اثر تو ہوا اس خود بیکار اسکے
جواب سے یہہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ شفقت رہتی ہیں اور عدم اقتدار سے حالتین ایسے حالت
سمجھنا چاہئی کہ یہہ سب کسی غالب و زبردست کا کام ہے علیہ السلام و بعینہی خاطر فاعل پائی ہر تو دعا کرنا
اسکا راضی کرنا میرے اقتدار سے خارج ہے تو اسکو راضی کر دیتا مین بدعہدی اور بدنامی سے بچئے اور یہ داخل تجوید
اپنے تئین کوئی ہدایت ہادی پر عمل ہوگا اور سپر یہہ موثر نہ ہوگا کیونکہ حالت اندرونی کا خواہ معصیت کا
ہے نیک و بد کا اوسے کچھ لحاظ نہیں لیکن جب معصوم تعلیم پایا جاتا ہی تو اپنی عادات کی خلاف عادی ہو جاتا
پس عمل ہادی پر تعلیم کیجاویگی تو عرصہ چند روز مین یہہ بھی عادی ہوگا تو فرحت آتی پاویگی اور تغیر
بجائے تلون استقلال ہو جاویگا اور یاد رہے کہ جب عمل پیرا تجربہ ہوتا ہی او سمین تغیر نہیں آتا میان
حسب خواہ ہو یا خلاف ہر دو کا ظہور بمرضی مالک یقینا سمجھا گیا ہی جو کوئی اس اپنے تئین تعلیم کہتا
مرضی پر شاکر ہو جاویگا اللہ تعالی بندہ کو خاص اپنے لئے پیدا کیا ہی مجازی نسبت کہ بندگان خاص دم
سرکار ہوتے ہو او عوام کے نزدیک یہہ کم پایہ معزز ہوتے ہیں اور انکا تقرب انکا باعث فخر
ہوتا ہے ایک موضع کے حدود کے اندر آبادی اور باغات نظر سے گذری دریافت پر آبادی کو نام موضع
اور باغ کو نام باغ شاہی منسوب کرکے یہہ خصوصیت دریافت کیا کہ اگر موضع و باغ شاہ کے ہین تو ایک
شاہی کیون ہوا اور دوسرا کیون نہیں تو خبردار جواب دی کہ ملک شاہ دو قسم پر ہی ایک تمام
... ہے جو بصرف خاص ہے بنام شاہ ملقب ور بکا عام مین تمامی ملک ب...
... باغ شاہی باغ سے والی بنا کر ... کو دو کار خدمت او...

لیجاتی ہین صلہ انعام پاتے ہین یہہ حقوق کہانسے پیدا ہو جاتی ہین جو منقصر ہو سکے بادہ پاتے ہین جواب خوشنودی
مالک سے ہے جو بندہ بملک مالک ہین امانت و دیانت کو کام فرماتے ہین تب بحو لطف مالکان یہہ خصوصیت پیدا ہوتی ہے
وہ سمجھتے تو ابعین جو بنتا بلکہ خوشنودی آقا اپنے لذا ید سے دست بردار ہو نیکے مالک سو اپنے تئین محروم رکہتا متعدد
اور فرض منصبی بلکہ وہ حق اپنا جانتی ہین یہہ ثواب باعث خوشنودی آقا ہین ایسی بندہ بمنزلہ خاص شمار کیے جاتی ہین
لہذا ہین ہمنا اپنی تئین ایسا ہی بندہ بنانی چاہا اور تجھے جود کی کشتی بناتی کی جان تمہارے قدر سمجے کی عنایت بعینہ کی تبعات اور
جسقدر تیرے نزدیک مانگنا موجود نہین اپنی دعوی کو اوسپر اوٹھا مالک کے رو برو قدر گذر لستم داخل بخوشش رونما ہوا ہی
نزل بخوشش بند ہوا ہون اور اعمال بنیہ پر قایم کبہی غفور رحیم سے عفو تقصیر اور کبہی جبار قہار کا خیال کبہی عنایت
پر امیدوار کبہی اعمال نیک پر نازان کبہی بدی سے ترسان گاہ ہر دو کے جدا کہ جنت ملتی ہے کہ نہین ذات لاپروا
ادنی ترین بندہ پر توجہ کرے کہ نکرے مرضی مولی سے لا ابلم لا تقنطوا فراموش کر بیٹھو خوف حواس باختہ بلکہ معطل
وہو سے ڈر ہادی فضل کون دیکہو ہو لیجاتی ہین ادسپر خیرہ و شرہ من اللہ تعالی بہی فرماتی ہین یہہ ابدا کا جدا
وہ سمجتی لہذا سب سے جدا مرضی معبود پر ضا و رباقی کو خطرات جان اور سمجہ کر یہہ سمجہا کہ نیت مین خطرہ جو لیئی
تہا اپنی تئین دور کیا شعر اگر بخشی زہی قسمت نہ بخشے تو شکایت کیا ہ سر تسلیم کا خم ہے مزاج یار مین آئی
یار و بخشش گنہگاران منظور نہ ہوتی شفیع نہ ہوتا جب شفیع پیدا ہوا تو توقع بخشی جانیکا ہی ہوا بال بال پہ گنہگاری
بعجز و انکساری جو ساتھہ لیجاوینگے اور دلیری و جبیت بخیر ہو یا شرمندہ ہونیگے نا امیدی کفر سمجہ پاس اونیگی اگر
عتاب سے ڈرے تو مرضی کے مقابلہ کیا نفع اوٹہاویگی اسطرح بخوشش روندمین داخل ہو جاویگی سوال پر
اسلیے حرمت آئی بڑی تلاش ہین تا مطلب ساہی پا کہ سایل اپنی خواہش پر سوال کرتا ہی اور اگر منیجہ و الکہ
موافق نہ ہو تو خلاف ہوا اور اسنے مخالفت پیدا کی مین سمجہا کہ بہر مولی اپنی مرضی کے موافق جو کچہ منظور تہا سمجہ
اور قبضہ تقدیر ساتھہ کر دیا اور اس سے مجہے آگاہ نہ کیا اس حالت لاعلمی پر اپنے اظہار خواہش سے ڈرتا ہو
کہ خلاف مرضی نہو لہذا کل امور مرضی پر چہوڑ یون داخل بخوشش ہو وند ہوا ہون اور نزل بخشش بند ہو سکا

تصمم کیا ہون ہادی بخیر و عافیت پہونچاوے ۔

فصل چوتہی بخجویش رسند و بخویش نیایند کے بیانمین

بخویش رسند یہان خویش بمعنے قرابت دار اور قرب سے قرار دیا اور قرب کے معنے نزدیک اور نزدیک ہونیکے بحق واقرب معبود لہذا اسکو ہادی یہہ اپنے قرب کو پہونچا جب آدمی اپنے کو پہونچیگا تب جو نزدیک ہوگا اوسے پہنچانیگا کہ میری نزدیک کیا ہے جب اس دید پر چشم وا ہوگی تب عبد و رب کی تو جہ نظر اوسکی رسا ہوگی کہ بحکم اللہ ذرہ حرکت نہین کرتا جو یہانتک پہونچا بخویش رسند کے منزل پر آیا اور جب تک منزل بخویش رو ندہ طے نہ ہوگی منزل بخویش رسند نہ ملیگی اور جب یہان آیا مقام عبدیت سے نکل مقام وصل تک پہونچا تب دعائے بزرگان بخویش نیایند کہ یہہ مقام فراق ہے دوسرے اپنے مین انا غرور او تکبر او یہہ خواص ابلیس ہے لہذا حکم ہے کہ اپنے بین نہ آنا تیسری اپنے مین انا خودی او خود مین خدا نہین ملتا لہذا منع فرمایا ہے آدمی جب تک ہدایت ہادیکو تصریح و توضیح نہ سمجھیگا حظ نہ پائیگا اور نہ مرکوز مدعا ہی ہادی ظہور لائیگا سبح تو یہہ ہے کہ امانت کو اپنی جانتا او سمجھنا اور کہنا خیانت امانت قبل مطالبہ اوسکے تفویض مین رکہنا بارگران سے سبکدوشی حاصل کرتا ہے جسکے نزدیک بساط مین کچھ نہ ہوگا بارگیر ایسے سبکدوش ہوتا جب آدمی اپنے مین اس فریق کا شریک کریگا کل شئ ہالک وجہہ قایم ہوگا جب اسطرح حساب صاف ہوگا محاسبہ سے پاک ہوگا اعتراض موجود ہونا فنا کہنا امانتین کہنا منکر کردین کہدینا بہت آسان ہے جب فنا ہوی موجود کیسے رہے امانتین دیدی گین تو پہر موجود کیون رہین یہہ نادر بات ہے کہ کسکو مارنا اور قدرت قدیر کی بتانا علی ہذا بہمین قبیل اور باتین بتانا اسکا کوئی سوا تسلیم قبول نہ کریگی جواب فنا کسکو کہتے ہین تصریح اسکی بخویش روندہ مین موجود ہے اگر اسپر بہی سمجھ نہ ہو تو سمجھ لیجیے کہ اللہ حاضر و ناظر و موجود ہے ظاہر و باطن وہ ہے اول و آخر وہ تصحیح آ منعز ضم کون این آتنا سمجھنا باقی رہا اگر اس سے انکار نہین تو یہ صفت ہی اور وہ ذات مین سلب ہے

تو پہیہ جو فرق تہین فنا ہوا اب باقی رہا کیا ہم البتہ تمرود فرعونی دعوی کیا کہ ہمین گھونگے کہ جو کہی ہین تو ہے جی کا ہم وہ
دار رزاق و غفور رحیم وغیرہ ہون یا انکو تم صفت جانا اب ہی بحث امانت مین جب کنگشتی جیلکے اندر بہتہ مین بندہ
خود مالک مالک ہین سبب پہ مالک اپنی ملک کی اندر اپنی پایہ نہ رکہی تو تمہین بتاو کہ کہان رکہی ہان بتہ با مرضی مالک
کہ وہ اپنی ملک مین تبدل کرے اوسمین نہ بحث اعتراض دیکہو درخت مین ڈالی و پتیان و پہول و پہل سب جدا جدا
لیکن خارج از اتحاد درخت نہین نثر تھا تو بندہ کو مالک نہین پہر اسی مالک تم کدہر سے بنا ہوا ہان مانند نکو دیکہ
آنکہین چند ہیا گین تب گہبرا کے کہنی لگی کہ مین وجود حاضر و ناظر ہون اور یہہ میرا اور میرے تفنن تصرف مین آ
آنکہین کہولکر تو دیکہا ہو کہ کاغذ کا صفحہ اور صفحہ مین سطر اور سطر مین حرف سب جدا مین حرف سطر مین سطر صفحہ مین
در نہین ہر حرف جنبر مین او جنبر کتاب مین سلب ہین یہہ سب ایک کتاب کی اندر ہین باہر نہین اور سب جدا ہین اس سے کوئی باہر نہین
بحث کی ضرورت نہین بدلائل بالا جو یہہ دعوی کیا گیا ساقط اور کالعدم شد ہم نہین ہین ہم نہین ہیں ہم
دیکہنے کو ہم نظر آتے ہین ہم غرض کہ سمجہ دار کی سمجہ مین یہہ سب مثال ایسی فنا ہوے کہ نہ صرف خود لیے گئے بلکہ
نہ ہی اپ جو جیسی دیکہتا ہی کہتا ہی کہ وہ ہی اور یہ تقسیم اسکا خود مقرر مین نہین ہل تو وہ ہی شعر کارخانہ ہمی اس دنیا
سب پایا غلط دل لگا تا یان تو سچا اور سر تا پا غلط اسپر کوئی غلط کہی تو اوسکی فہم بلکہ یہہ ہم بندہ وہی
بملک مالک ہو جو اس سوا اپنے مین جدا سمجہی اوس سے خدا سمجہی منکر فقیر منکر حکم خدا اور جسکا ظاہر ایک باطن ایک وہ منیت
باطن غرض کہ اسمین مداخلت کرنا خیال نادانی بہت سمجہ کر قدم رکہنا اور اوٹہانا ہی اوسمجہ کے نکلجانا
کا کام نہین جب کوئی قسمی کام مین آنکی لیاقت نہین رکہتی لوگ اوسکو منسوب ببرباد و فنا کرتے ہین اوسکو کہلے
ملجانا ہی کہتے ہین وہ ہی از کار رفتہ ہی پیر آدمی جب خاکساری اختیار کیا خاک مین ملا فنا ہوا اب یہہ عام بات
ہی کہ جو جیسا ہوتا ہے ویسا دیکہتا ہی جبتک چشم باطن پہ پردہ ہی تب تک وہ اصلی حقیقت کو دیکہہ نہین سکتے مثال اس خاک
ہی اور کسی حس و حرکت کا مقتدر نہین یہہ عدم اقتدار کی قسبات ہی اسکو پتلہ خاک کہتے ہین اور پتلہ وہی کہلاتا
جو حس و حرکت نہین کر سکتا ہی البتہ پتلیونکو تماشہ مین حس و حرکت کرتے دیکہتے ہین وہ حرکت کا باعث کرتی

اور ہے اور اسیطرح یہہ پتلہ آدم اسکے بہی حس وحرکت کا باعث کوئی اور ہے ۔

فصل پانچوین تمیز دوست و دشمن

اب دوست و دشمن کی تمیز کرنا چاہیئے بڑے تمیز کے ساتھہ دوست دشمن کو انتخاب کیا ہو دوست وہی جو ہمدرد ہو اور خیرخواہ
خوشنودی ہو اور دشمن وہ جو بظاہر مخالف ہو اول درجہکے دوست والدین اولاد برادران وغیرہ ہین البتہ حالت موجودہ یہہ ہی کہ
والدین بچون کی خوشنودی کے ہمیشہ مانع ومزاحم اور ہمیشہ اونسے اپنی خوشنودی کا کام عمل مین آنا چاہتے ہین اور وہ اولاد کی
خوشنودی کے خلاف ہوتے ہین حتی کہ نوبت تا بجبر وزد وضرب پہونچتی ہی تو اب خوشنودی کے ساتھہ دوستی نہین ہی بلکہ
ناخلف بظاہر الدین باشر بزرگون کی مخالف فرمان ہوتے ہین اور پسران نجیب شریف کی خیال آگہ والدین ضعیف چار دن کی
مہمان ہین ہم محتاج بعد ہمارے ہوتا فاتحہ درود کے محتاج اور ہم مالک ومختار یہہ مخالفت در پردہ دوستو نمین ای ہی نادر بات
جو خود یہ ایام فرزندی ایسے تہی اور جب یہہ خود مدارج پدری پہ پہونچتے ہین اولاد سے وہی سلوک کرتے ہین جو
انکے ساتھہ ہوئی برخود نپسندی بردیگران مپسند کو کام نہین فرماتے دیکہو عالم مجاز یہ کیسی بات ہے
اور کتنی بڑی خطا اب بعالم حقیقی بہی دیکہنا چاہیئے کہ معبود حقیقی نے بعطائے انعامات گوناگون بندہ کو پیدا او
پرورش کیا اور اوسکی انتفاع کیلئے اپنی نشانیان جو امانتاً دیا ہی اوسیکو اپنے ملک ہونا کہتا ہے یہہ کیسی خطا ہی اگر بظاہر کے
تو یہہ خلاف باطنی بیان کیا ہوان ذرا اقربائے باطنی کے خلاف ظاہری ملاحظہ فرما کہ اعضا جسمی اسکے آخرت مین اوسیکو منکر ادائے نیک
ہیگے گواہ بنکی یہان جملہ لیاقین ختم شعاع ملیگی کیا یہہ تجکو مددگاران دنیا سے امید یاوری انسے ہے بہار کہنا نہ وہان
بڑے سے بڑے دوست بری دشمن یہہ دولت ہی جسکو ہر بشر اپنی بری وقت کام آنیکی توقع سے از جان دوست
رکہتا ہی اور اس مرغوبہ جانکی وہ حالت کہ جسنی اوسی دیکہا نہ صرف اوسکو اوڑانیکی فکر کیا بلکہ دارندہ دوست کو جان
اوڑا ملک عدم کا رستہ بنا اوسیکو اپنی قبض تصرف مین لانیکی فکر کیا واہ واہ کیا بہاری اور عقلمند کی دوستی پیدا کی
کہ جسکے بدولت توقع اسایش بقیہ حیات تصور کرتے تہی وہی دشمن قاطع حیات نظر آئے جن جانکی اسایش کیلئے
یہہ سب کچہ کیا جاتا ہی وہی جانکی بربادی کا باعث ہی کہ جسکے حاصل کرنیمین جان کا دینا لینا اٹہا رہا ہے اسکو باعث ہے

کہ زردار دوست بسیار زردار و دشمن بے شمار اور اس دوست کے دشمنی سے سب انجان یون دوستی مین دشمنی نظر نہین آتی ہے (سوال) کیون کیا سبب دل خلق اللہ مین یہہ عداوت آئی (جواب) یہہ ملک اللہ غنی کی ہے امانتاً اسکو ملی ہے براہ غصب قبضہ کر اپنی ملک بتاتا ہے یہہ بغض اللہ دلونمین جمایا ہے اولاد آدم آپسمین بہائی بہائی یہہ ملک خود بذریعہ غصب کے تصرف کرتا ہے اوسیکا بغض اور عداوت ہے دیکہو جب لوگ کسیکو فارغ البال دیکہتے باطن دشمنی و بظاہر نہایت دوستی خاطر کی تعظیم اور توقیر سے پیش آتے ہین دولتمند بیخبر اس دشمنی سے میری نافہمی سمجہو یا نادانی آدمی بہر حال اپنے سے کم درجہ والے کو اپنا دوست نہ سمجہے اور ہمیشہ اوسکی اپنی اذیت باعث جانے اللہ تعالی آدمی کو صرف ایک اشرفی عطا فرمایا ہے اوسکی وجہ سے زمانہ کو اوسکی اذیت رسانی منظور رہوی ہے دیکہو درندا اسکے بربادی کے درپے کہ ندا ایذا رسانی پر مستعد کہان تک انکی تفصیل بیان کیجاءے چونٹی چہہ ہونیگی جو اور جسقدر ہین تمام اذیت رسانی کو موجود کوئی وقت کا منتظر ہو کوئی راستو نمین موقع جو یہہ سب آدمی کے مخالفت مین لگے ہوے ہین کیا کہے دنیا ابلیس حرص و طمع کیسے لنا کے ساتہہ خیر خواہی مین مصروف ہین اور بباطن انکی عداوت اور دشمنی اللہ اکبر ہوتی ہے کہ فرشتہ جملہ ابواب سے پاک ہین اگر انکو دشمنی نہ تہی تو دنیا مین آدمی کے پیدا ہونیکی پہلے جب کسی فعل کا ارتکاب ہو رتوضیح مین نہ آیا تہا شکایت کرنا کیا تہا یہہ غیرہ وقر ابتدا رجسمی اعضا جو آخرت مین سزا دلاءینگے گواہی دینی کو موجود کیا اور کسپر اعتماد و دوستی کا ہونا نقل ہے کہ ایک امیر غریب کو خزانہ صندوق مین بند کردیا کہ تو متمتع ہو مگر یاد رکہہ کہ اسمین مقرر تین بہی بہت ہین تو نے تین اوس سے بچا اور اوس خزانہ کو ہمراہ خزانہ معہ کنجی ایا خزانہ دار حسب مرضی خود اوسکو دیکر کام اپنی مرضی کے مطابق لینا غرض کہ یہہ طبیعت دوست مگر خزانہ دار اور جملہ کام تو مرضی آاوسکی انصرام پاے اور نفع و ضرر حاصل کنندہ کو ہوئی تو اب مختاری وجہوے کے صراحت کرنا ضرور نہین حالت موجودہ سے ظاہر و بمقابلہ اسکے آدمی اپنے تئین دیکہو کہ معبود حقیقی نے اپنے خزانہ قدیر سے قدرت و بصارت و شجاعت وغیرہ عطا فرمایا اور قفل الروح مین امر نہی

کا خزانہ دار اوسکے ساتہہ پیدا کردیا کہ جملہ حرکات و سکنات پر پہلے اوسکا محتاج بلکہ دار و مدار اوسی پر
اور اوسکا مدار او سیوقت تک قایم کہ جب تک وہ ریاست وجود پر حکمران ہو جب حکم رخصت کیا
تو یہہ مقتدر بیخبر کار رہا اور نہ مختار شہر کا اور از ادنی تا اعلی اسکے قابل کہ روح وجود مین نہ ہو جسم تبہ
کسی بد شعر ہی پر اپنے دیدہ و دانش جنہو اونکو اپنی دوست جانا اور سمجہا اونسے کچہہ نہ جانا اور نہ کچہہ
سمجہا بلکہ وہ دیوانہ کہ جو اپنی دوست ان کو جانا اور اپنے تئین آفت مین پہنسا دیا جنہو باعتقاد و
یقین و بتصدیق قلب جسکی ہین اوس کے حوالہ و تفویض کر اپنے تئین اون سے بری الذمہ
کر دیا وہ وہ نا سمجہا نا تقی احکام جانا اللہ اور حکم اللہ کو پہچانا اور وجود نہ سمجہا غلطی کیا اپنے
تئین ملزم بنایا امانت کا اقرار کیون برا ہوا اور کیون اسپر مستعد کہ جب تک نہ لی دنیا تو کہا نکا اقرار بہی
انکا مالک مختار اپنے ملک مین اپنا مال جہان چاہے سکے شاہان مجازی کے خزانہ ملکات مین
متعدد جا جہان وجود شاہ نہین سکتے اور توابعین موجود اور اونکا قبضہ رہتا ہے لیکن
اون قابضون کو کوئی نہ حق ملک پیدا اور نہ کوئی مالک شمار کرتا پس اگر آدمی سمجہنا چاہے
سمجہ لے سکتا ہے کہ جب کلتی محیط سی کوئی شی خارج نہین تو ملک مالک سی باہر نہین کیا ایسی بہی دنیا مین
سمجہ دار کہاتی ہین کہ محافظین امین جو بملک شاہ قبضہ خزانہ پر رکہتی ہین اونہین کو مالک گنتی ہین علی ہذا معبود حقیقی
کی ملک مین خود اپنے تئین کہکر موجود کا اپنے تئین مالک گنتی ہین سچ تو یہ قدر کہ جب اپنے تئین بملک مالک جانا جو حقیقی
ہاتہہ ہو وہ کا شی بملک مالک ہی اور اس سمجہکو ہم غلط نہین جانتی لہذا ابر اقرار کرتی رہیگی بلا اوسکی برابر اپنی حقیقی مین دو
سمجہ بیا رہینگی اور جو [illegible] اچہی [illegible] علم نہیت ایسی مجہول ابو الکا دعوی کرنا معقول نہین جانتے یہہ سچ [illegible]
کہ مالک عالم الغیب ہے اوسپر [illegible] جب یہہ بہوی کہ تو جانتا ہی یہی پر تصفیہ فرمایا بجا درست شاہ محمود کا جو ہمیشہ [illegible] طلب فرما وزیر
دی تہہ [illegible] کا حکم دیا وزیر متامل [illegible] کیا پہر اسکا [illegible] غرضکہ اسی حکم کے ساتہہ وہ کاسہ دوسرے
تیسرے و چوتہے [illegible] اکابرہ اعزا کے ہاتہہ پر آیا مگر بتعمیل حکم شاہ کسینے اوس کو نہ توڑا
تب بادشاہ اون سبہ کو خلعت و انعام دیا اور وہ کاسہ ایاز کو دیکر حکم دیا بفور

حکم ایاز کتھوڑے تہپر سیاہ زنگری مکری کر دیا مجلس وزنگ شاہ برہم ہو حکم دیا کہ ایاز کو خود بد [illegible] کہ کیون ہمہ
حرکت کیا ایاز نے مار کہانا اور کہتا تہا کہ قصوروار ہون خطا ہوی ہر چند برد و ضرب پوچہا گیا مگر
بجز اپنی خطا داری کے دوسرا کلمہ زبان پر نہ لایا امتحان شاہ صادق آیا خبر ہا د شاہ نے فرمایا کہ
اسکا نام اتباع و فرمانبرداری اسکا کام کہ بحکم شاہ کاسہ توڑا اور قصور اپنے ذمہ لیا عدول حکمی نہ کیا ہر بندہ کو
خدا کو چاہیے کہ پیش معبود اپنے ہمیشہ گنہگار و خطاوار بنا کر رکہے بار امانت سی سبکدوش رہے اعمال کا
بوجہ سر پر نہ اوٹہاوے ضا جوی میں دنیا سی آخرت کو جاوے جہان انصاف جانی سہو فضل و کرم کا امیدوار
بنجا نا خیر سے لا العلم خطا سے مقر رہنا اعلی و افضل ہی پوچہا بندہ کس واسطے پیدا کیا گیا کوی کہا
بندگی کو کوی بولا درد دلکو کسینے کہا اللہ کے سجاننکو غرض کہ ہر ایک صاحب انواع مختلف بیان فرما
لہذا مین اپنی نسبت یہ کہتا ہون کہ اللہ تعالی مجہی اپنا گواہ بنا کر دنیا مین وانہ فرمایا اور مین عالم دنیا مین
اپنے گواہی اختیار کیا ہون و رظاہر باطن شب و روز اشہد ان لا الہ کے ذریعہ سی شہادت اپنے
معبود کے ادا کر رہا ہون دنیا مین ایمان اور مذہب اسی پر قرار پایا ہے ظاہر میری گواہی با قرار لسانی
گواہی ذوالجلال بین پہر گواہ ہونگی لیکن باطنی گواہی [illegible] گواہ کوی [illegible] پایا [illegible]
غور کیا کہ مجہہ ضعیف سے مخالفت جماعت کو [illegible] کہ جو کچہ کہی کہ [illegible]
لائق اعتبار قرار نہ پائی و با بیان گواہ معرفۃ قابل تسلیم کیا جاتے اور مین لاجواب [illegible]
بہی لائق دینے گواہی اس حال دیکہی تحمل اب بصد عجز و انکسار و بہ مجبوری کہا کہ یا [illegible]
جاننے والا ہے اب تو میرا گواہی [illegible]
میرے اعمال کا وفر تعلق دل سے رکہتا ہے جو یہ حضرت حق تعالی [illegible]
قبالہ شقیقہ ملک لکہ کردہ یہان شہرت الک کیا اب حقیقت سکا نکو [illegible]
یہ دیکی تصدیق کا کام ہے حاکم بحکم رحم نہ ذکر گواہ غیبت حاکم کہ خود گراہ چرد [illegible]

سچ اور بجا ہے کہ جس فعل کے اچھے برے کی خود ہی کو تصدیق نہین اوسکے گواہ سب خواہ کیونکر ہوسکتے
ہین لیکن تکرار گواہ کیا ضرور رہ جاتا ہے اوسی ایک کی گواہی بس ہے اور جو کچھہ اوسنے کہا اپنی حق مین
وہی کافی اور وہی قرار اتھم نہ دعوی کرتے ہین اور نہ اقرار کے سوا انکار پھر ہماری تصدیق مین
نہ بجنسہ تکرار گواہ کیون درکار مالک جو بنایا مین محال بندہ کہ حکم معبود مین کوئی تکرار لائے قائلان
اعمال و افعال سے وجود کی کشتی کے ناخدا اعمال و افعال ہونگے اور مین اپنے وجود کی کشتی کو
دریا کے دنیا مین توکلت علی اللہ چھوڑا ہون۔ ناخدا سے استعانت کی مجھے حاجت نہین ایسے تو
کافی فقط اللہ نگہبان چاہیے۔ معترض بولے یہان باتین بنالین وہان تو منھہ پر مہر کر دیجائیگی ایدیکا حکم
ہوگا جواب یا آپکی تائید فرمانیکا شکریہ ادا کرتا ہون توبھی یہ بولتا ہون کہ رہبروسے تہ کے
یہہ کام ہین اور وہ سمجھے تھے کہ جو دریافت نبوت داد خواہ کی زبان بند کر دینگا دولیک
نہائے تا اور داد سنکر انصاف خاطر خواہ فرماتا آپ سمجھین فرماؤ کہ ہم اپنے تئین فعل ار
قبل مجبور و محض سمجھہ کر کل بحوالہ اوسکے نکرین تو کیا کرین ہان ایسی مجبوری ہے اپنے
قبول کر لینا شاید عقلمندی کے خلاف ہوگی ہم تو باعتقاد دلی یہ کہتے ہین کہ تو مالک و معبود
اور مین بندہ محتاج و مجبور اب جسکو جو پسند ہو کرے ہمکو بحث نہین دنیا مین تین طریق مین اول تقلید دوم تحقیق
سوم تصدیق اہل تقلید بحث کی دقت سے فیصلا لینگے کہ بزرگون نے نتایج سمجھے ہونگے ہم اوسیکے علم
لاالعلم صرف پیرو بیٹھین نتایج بزرگان دیکھکے اہل تقلید اپنے نجات کا وسیلہ گردانتے اور
مین تیرا اعمال کے نتایج کی گواہی کیلئے تصریح بزرگونکو دیا پسند نہین کرنا کیونکہ مین خود خطاوار
ہون حتی الامکان میرے جیسے ہین اہل تحقیق اپنے نجات مین اون تحقیقاتون
کے ذریعہ بنا دیکی اہل تصدیق کہ اونکے اعمالکو بجز اللہ تعالی کے دوسرا کوئی نہین جانتا اعمال
سکوت پرستش کے ذریعہ سکو تو عالم الغیب جانتے دوسرا حرف زبان

پرنالہ دیتے نقل ہے کہ ایک شخص سنا کہ فلان اجزا ترکیب کر کوڑہ بنایا جاے تو ضرب اوسکی خواہ
کیسی ہی حقیقت ہو جسم مضروف لاس کر ائیگا اور خون بہیگا چنانچہ کوڑہ ایسا ہی بنایا گیا تقلیدی
اور جب کسی جسم پر مار کر دیکھا تحقیق کا درجہ جب اوسکے ضرب اپنے جسم پر لگائی گئی تب اوسکی لذت معلوم
ہوی درجہ تصدیق ہوا اوس ضرب کے لذاید کو الف کو وہ بنا نہین سکتا اوس سے وہ با خود واقف
ہوتا ہے مثال دوسرا آدمی راگ تماشے وغیرہ مین لذاید حاصل کرتا ہے جو اوس سے متلذذ ہوتا ہے مگر بیان نہین
کرسکتا یہ حال تصدیق کا ہے اب سکو تصدیق اشہد ان لا الہ الا اللہ کی ہوی بہلا وہ اپنی لذت کی حالت کو کیونکر
بتا سکتا ہے تقلید یہ ہے کہ مسلمان کلمہ پڑھتے ہی ہوتے ہین پڑہ لئے اور جو سنے احکام خدا و رسول اوسکے پابند
رہے تحقیق یہ ہے وہ انکو ہادی و رہبر نے دکہایا دیکہہ کر تحقیق کئے تصدیق ملا دی جو بتایا اونکے
لذاید سے متلذذ ہوے اور بسبب این مدعیان در طلبش بیخبرانند کانرا کہ خبر شد خبرش باز نیامد
میرے سخن کو سمجہو ہمین نہین سے کچہہ غلط اب ہی خدا ہو یہہ دم جبکہ خودی مٹا دیا

مصباح چہارم تذکرہ متفرق

فصل اول مباحثہ تدبیر و تقدیر - کچہہ کر نہین سکتی ہے تدبیر کی اسیر ہا چلتی ہین تدبیر
کے تقدیر کے آگے شو اللہ جلشانہ نے ہر مخلوق کے لئے ایک جسم نافذ کیا ہے جسکا تقاضا بلا شک و شبہ ہے
اوسکا نام تقدیر ہے خواص انسانی کچہہ کرتے رہنا اور تا سن شعور [illegible] حرکات و افعال اوس سے ظہور
لاسی جہل و نادانی کہاتی اور بسبب شعور جو حرکات افعال تغیرات و صفات کو فہم [illegible]
اوسکا نام تدبیر ہے غرض کہ وہ غیر موجود کے موجود ہوتی [illegible] یا امید کی حفاظت
غرض سے کیجا دین تدبیر اور وہ [illegible] کہ جنکی افعال کا اثر [illegible] ظاہر و متعلق
تدبیر مین جیسے سوار ہوتے [illegible]
اور کہانا کہانے سے بہوک [illegible] وہ افعال [illegible]

حصول کیلیے جو افعال کئے جاوین وہ تدبیر ہے کیونکہ اکثر دیکھتے ہین کہ تدبیر کیگئی نتیجہ خلاف نکلا ایسے
موقع پر بمقولہ قایلان تدبیر بوجہ ناکاملی تدبیر نتیجہ خلاف ہوا اور قایلان تقدیر کہتے ہین فعل بنفسہ
متصف بکمال و نقص نہین یہہ نقص جو ناکاملی فاعل کا سبب ہی کہ جسنے تدبیر کو اچھا جانا کیا اور نیت
ناکامیابی پھر اوسکو ناقص ٹھہرایا تقدیر حکم خدا ہی اوسکو بغیر تدبیر و معدوم سمجھو یہہ نقص تقدیر ظاہر
دیکھے تدبیر تقدیر کیا تحت ظہور نہین رکھتے ہے اور ان ہر دو کے ساتھ خود اپنے ہے افعال انکو ناقص
ناکامل کہے اور یہہ فعل ناکامل فاعل ہونیکے سبب ہوتا ہے پس جسکو سمجھ ہو اپنی ہی قول و فعل پر اعتماد
نہ ہو بھلا دوسرا کوئی کب دیگر قول و فعل کا اعتبار کر سکتا ہی ظاہر نقص تدبیر و باطن ناقصی تقدیر مین
اور ہر جا نقص و ناکاملی اپنی مین پای اللہ تعالیٰ اپنی بندونکو ایسے خیالوں سے بچاوے اور یہہ مناظرہ
تدبیر و تقدیر سامعین متکلمین کے گوشہ خاطر مین ممکن و خاکترین ہوجاوے کہ تدبیر کو شریک تقدیر نہ
جانین قول قایلان تدبیر بموجب اسکے اس دنیا مین آدمی کو لازم ہی کہ اپنی تدبیر سے نعمتونکا استعمال
کرے قایلان تقدیر کہتے ہین تدبیر و فکر تو غیر موجود کے ہے اور موجود کے لئے ضرورت فکر ہی اور نہ تدبیر مثلاً جب
کوئی صاحب اسباب سرانجام کرتا ہی تب دعوت دیتا ہی اور جب کھانا تیار کر دسترخوان چن دیتا ہے
اشخاص حاضر کو کھانیکی اجازت دیتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ دسترخوان دنیا پر نعمات انواع و اقسام
جمع کر اپنے بندونکو کلوا واشربوا یعنی کھاؤ و پیو کا حکم دیا اگر نعمتین موجود نہ کر ناظر ہو ذریعہ تدبیر
کھانا کھانیکا حکم دیتا تا کہ وہ صاحب اوسکو سزاوار ہی جسکو اپنی مقدرت ہو کہ اپنے بندونکی حاجت
روا دیکھا خود متحمل ہوا بندہ ہوتا اوسکا لایق کہ صاحب کے عطا پر اکتفا کر اپنے تئین اپنی انکے سا
منے بیٹھا دن تدبیرون و فکر وغیرہ در کبھی نہ یہہ اعتقاد کہ مقرر تو کیا ہے
دیکھنا یا نہین تدبیر و فکر کے وسیلہ سے اوسکا ملنا تصور کرے وہ توانا کہا اور صاحب کہی جانے
کے لایق نہین کہ جو بندہ جمع کرے ہے اور متکفل و متحمل اونکی حاجت روائیکا ہو کبھی کہ جا دیکھا

کما و اوجنیدہ میرے تئین جو چند بزرگو صاحب الیسے کم پایے ہوئی وہ عقل و تدبیر سے کہا تئین کہ میں یا جنکو اعتقاد رازق کے رزق
پہونچانیکا نہ ہو یا رزق تدبیر و فکر کو نیا دیتے اور قایلان تقدیر کا تو یہ اعتقاد کشعر مضمون روزی شدہ روزی رسان از
چند بپرسی و دوم جوئی خ ... مان یہ اپنو ما ... کہ پایا یہ اور صاحب نعمت لایزال جانتے ہین نہ کم پایا اور نہ لیے کم قدرت کو کہ
جو حاجت روائی کا مقصد نہو پایا مانگتا تے اور نہ خود اوسکے عطیات کے منکر نہ تہے بلکہ مابرا اور نہ تدبیر ان کی
جو وسیلہ تدبیر جانتے ہین اور تدبیر کو ایک ... فاسد وجود و ضمیر انسانی سے سمجہتے ہین اور اوسکو کرتے ہین نہ اس اعتقاد
سے کہ وہ رازق یا باعث کشود تقدیر ہے ہان جو انجان ہین اسکو خواہش نفسانی کہتے ہین مگر جاننے والے ہی اسکو جانتے
ہین (تدبیر) بنفسہ فعل اچہا ہے نہ بقصد کہ جیسا قایلان تدبیر شریک تقدیر بلکہ باعث کشود و ظہور تقدیر ٹہراتے ہین
اور مدار و مدار کل امور کا تدبیر سے مقرر کئے ہین البتہ تدبیر سکہین بخش اقدار ہے نہ باعث ظہور و کشود تقدیر - قایلان تدبیر
دار و مدار تدبیر سے مقرر کئے ہین ہان تدبیر کرنا تفکر کو یاس سے محفوظ کرتا ہے تدبیر فاسد وجود انسانی ہے کہ جیسکے روک
مضر ہے مثلاً پیشاب و پاخانہ یا کہانا پینا و شہوت وغیرہ فاسد وجود ہین اسکی روک جسم کو مضر ہو جاتی ہے علی ہذا ایہہ بہی
اوہ تدبیر کا نکرنا باعث انفعال و ندامت کا ہے ... پچہتانا ہے ان اسبابون سے اوسکا کرنا جایز قرار پایا ہے ۔

قولہ قایلان تقدیر جو اشیا تدبیر سے پیدا ہوتی ہین اوسکے انتفاع کو ترک کرین اوسوقت ہم قایل ہونگے کہ وہ
بہی اعتقاد کے پورے ہین **قایلان تقدیر** کا جواب کہ معمولی کے سوا غیر موجود کے حصول مین جو فعل کیا جاے
اور وہ بحالت مشغلہ کہ ملے یا نملے اوسکا نام تدبیر ہے جبکہ وہ قبل تدبیر غیر موجود تہا انتفاع اوسکا متروک تہا اگر
بعد حصول اوس انتفاع کو ترک کرین ... نہین قایل ہونگے تو اسقدر بس ہے تاہم (چند سال کے پیشتر) اعزاے بلدہ
کی سواری ہاتی گہوڑے میانہ تہی ... اور پہننے کو سوتی کپڑے مثل سید وغیرہ جوتیان آگا شاہی یا دوسرے اقسام کے کہانا
دسترخوان بچہا کر کہاتے تہے مسند تکیہ لگاتے تہے مغلی وضع کے مکانون مین رہتے تہے (تدبیر نے) جنکے لگہیان
انکا مین اونی کپڑے کوٹ پتلون وغیرہ بنا سے بجاے جوتیان بوٹ گرگابی پہناے بجاے مسند کوچ کرسی اگے
عوض دسترخوان میز بچہا ... بجاے ظروف مسی و برنجی چینی و تمام چینی کے برتن جماے بجاے حقہ تو اسے
سگریٹ سگار سے مکانات انگریزی وضع کے بنا سے تو اب یہہ فرمائیے کہ جو اپنی وضع سابق قایم رکہے ہوئے ہین

پہچ تو کہو کہ وہ اسی انتفاع سے دست بردار ہین یا نہین پس صبح قبیل اگر کوئی ان انتفاعون کو ترک کیا تو کیا غیر ممکن ہے
اسپر بہی قایل نہین تو دیکہو کہ ہنوز یا پنچ اس انتفاع مین شریک ہین تو پانسو اوسی سلسلۂ قدیم پر قایم ہین - اچہی میان
کیون نہین دیکہتے ہو کیا یہہ اس انتفاع سے اب تک دست بردار ہین یا نہین اب اگر اسکے جواب نہین کہ یہہ پورانی
فیشن کے آدمی ہین - (لو اب یاد آیا) یہہ تو بہول گیا تہا کہ دو چار سال کے پیشتر علیہم اجمعین تالاب و باولیون کا
پانی پیتے تہے اب تدبیر نے اوسے منبع آب سے پانی ذریعہ نہر کے لائے جو اکثر لوگ پیتے ہین کیا پہلے اسکے یہہ انتفاع
ترک تہا جواب بنایا جاتا ہے یہہ تو فرمایئے کہ نہر کا پانی پینے والے کبہی بیمار نہین ہوتے اور تارک اوسکے ہمیشہ
مبتلاے مرض رہتے ہین اگر ایسا ہوتا تو ہم بہی تدبیر کے قایل ہو جاتے کا [illegible] بتا کر اپنی تدبیر و
عقلمندی جتانا عقل سے باہر ہو جانا دماغ کا سڑ جانا جانتے ہون - قایلان تدبیر اسپر بہی قایل ہون
صد ہزار افسوس کا مقام ہے کہ خود دیکہتے ہین کہ ایک شخص مشس تدبیر نہ کہا [illegible] مین گرفتار ہو کر جان کہویا -
دیکہو رسالہ تدبیر و تقدیر کے پہلے صفحہ کی نوین سطر مین یہہ لکہا ہے کہ موت و حیات کا تعلق ذات باری تعالیٰ سے
ہے تو اب بتایئے کہ وہ موت کونسی ہے جو متعلق بشغل تدبیر ہے اور یہہ موت کونسی ہے کہ جسکا تعلق ذات باری تعالیٰ سے ہے اگر دونون کا
تشریح بیان کیجیے اگر ایک ہی ہے تو خدا ہی کا اقرار کیا جائے ہماری دانست مین موت تدبیر کی مشغلہ سے رک نہین سکتی اور نہ مشغلہ باعث
وسبب حیات ہے یہہ سب کا اقتدار ہے اوسکے ید قدرت مین ہے یہانتک کسیکی اعانت کام دیتی ہے اور نہ مدد نفیہ آتی ہے ہزار حکما نسخہ
مجرب دیتے موت آ پہونچی تہی بچے جوان وغیرہ مر گئے موت نہ تہی شیخ فانی بچے سراسر ضعف اعتقادی کا باعث ہے جو تدبیر کو
تقدیر کا شریک جانتے قایلان تدبیر کہتے ہین بلا تدبیر اس جہان کا اس رونق سے معمور و آباد و شہر آزاد و انسان
بغیر طعام و لباس کے مرتے سواری ریل جلد خبر تار وغیرہ دیکہو (صاحب من) پہلی تدبیر و نقی اس جہان کی کیا تہی
بیان ہو چکی قبل چند سال نہ ریل تہی اور نہ تار تو کیا اوس وقت یہہ عالم نہ تہا اور اگر [illegible] مراد عدم اختیار کر چکا تہا
اور پہر از سر نو جب سے ریل وغیرہ کا قیام ہوا ہے تب سے یہہ دوسری دنیا از سر نو پیدا و قایم ہوئی ہے کچہ سمجہ مین آیا
وہ تدابیر جو اب یہان جاری ہین ہر قصبے و ہر شہر مین ہین اگر نہین ہین تو وہان کے لوگ اب تک کیسے جیتے اور کیون
بے آب و دانہ نہین مرتے اور مکہ کے لوگ بیشتر کیسی حالت مین بسر کرتے تہے سنتے ہون گے وہ تو اوسکا ذہن لگا

ہندے اور استعمال میں بھی بیٹھتے ہیں اور اسوقت بھی یہی حالت پسند اور ترک ناپسند تھا جیسے اگلی حالت کا توڑنا غیر ممکن ہے اسیطرح اوپر اوس حالت کا چھوڑنا محال تھا۔ ہماری عمر چھوٹی سو برس کے اندر کے تغیرات کا حال معلوم نہیں ہوا ہے قدیم کہاں سے معلوم ہوگا جو چیز ہماری نظر میں نئی دکھی اوسکو تدبیر سے ظاہر ہونا ثابت کر لئے یہ تو جانتے ہی نہیں کہ کوئی نقل یا ترمیم ہو کر نکلی ہے جیسے ابتدا میں بہت سے اگ کنارے ادہر انقلاب اور تغیرات ہوتے ہوتے اگ گاڑی نکلی اسیطرح ندیون میں پانی لوگ باوجود ہونے آب رواں کے گھڑے کھود کر پانی پینا شروع کئے اوسکی اصلاح ہو کر کوئی باولیاں تیار ہوئے ہوسکے کشتی کے ذریعہ سے بندوبست آب رسانی ہوا اوسکی نقل میں نہریں وغیرہ ہمہ یا ہو وتون پر منتقل ہوئی ہر ایک جو قدیم انتہا کو پہنچا ہے وہ تو باقی بحال قایم اور جو تکمیل اصلاح طلب ہی وہ اب تکمیل ہو رہے ہیں یا ہونے نہیں البتہ تغیرات ہوتے ہوئے جاتے ہیں ہان افعال انسانی رزاق ہیں اور تدبیر اچھی ہے بری نہیں لیکن تقدیر میں شرک نہیں ہے ہمیشہ سنتے چلے آتے ہیں کہ شرک ہرگز نہ بخشے جاینگے لیس آیت و حدیث سے ثابت ہو جاتا کہ اللہ تعالیٰ ذات میں شراکت ناپسند اور تقدیر جو کہ اوسکی شراکت تدبیر کے ساتھ جایز رکھا ہے تب تو ہم ہی تدبیر کو تقدیر میں شریک کرنیکے لئے حاضر موجود ہیں اوسے شرک سمجھ کر اجتناب کرتے ہیں اور سے بچا تے ہیں۔

فصل تیسری مشائخین پر رونیکا اعتراض اور اسکے جواب

(سوال یہ ہے) مشائخین اپنے اصلین کہتے ہیں اور جہاں اذکار وحدانیت ہوتے ہیں روتے ہیں اور موضوع ہر ان وصلین کا رونا فراق ثابت کرو اصلی غلط کرتا ہے۔ (جواب) الطلاق لیکن حالت موجود میں الیقین سے فراق کر سکتی ہیں وصال دیکھو یہ مثال (ایک شخص اپنے وطن سے) کہیں جانیکا قصد کیا سب دوست احباب جمع ہوئے وقت وصال کا تھا اور وقت سب ملکر روئے (اعتراض) فراق انیوالے کا ہے جو سر پر پہنچ گیا تھا۔ (جواب) وصال فراق میں ہے مستقبل (خیر) کہ جب وہ سفر سے واپس آیا تب دوست احباب جمع ہوکے اور سب ملکر روئے وقت ہم عین وصال کا تھا بغور دیکھا تو معلوم یہ ہوا کہ رونا فراق وصال ہوتا ہے جیسا قریب موت آنکھ سے آنسو بہتے ہیں

یہ وقت موت و حیات کے درمیان ہوتا ہے ایسا ہی وہ وقت فراق وصال کے درمیان ہے (جواب دوم) وجود انسان مجمع کائنات ہے اور ہر چیز کو اپنے کل سے اور ہر کل کو اپنے جز سے الفت ہوتی ہے اور وصال و فراق ہر دو وجود کے اجزا ہیں وصال آیا فراق رخصت فراق آیا وصال رخصت پس رخصت ہونیوالے کا رونا ہے (جواب سوم) اگر گریہ منسوب بفراق ہو تو ایام فراق بگریہ گذرنا چاہیے اور دیکھا یوں جاتا ہے کہ آدمی بہ ایام فراق دوسرے اشغال دنیوی میں مشغول ہوتا ہے حتی کہ بعض اوقات روٹھ کر ہنستا ہے اس سے ثابت ہوا کہ رونا فراق پر ہے نہ وصال پر وجود انسان دو صفت کے ساتھ متصف ہے گاہ جسم کا غصہ کبھی بخل کبھی سخا کبھی صلاحیت کبھی شرارت اسیطرح بعض وقت گریہ بعض وقت خندہ اور یہ خود اوسکے غیر مقید جیسے بیماری صحت صحت پر بیماری غالب اور انسان مغلوب و مجبور اسیطرح غلبۂ خندہ پر ہوتا ہے یا گریہ پر بلا تامل رو دیتا ہے یا ہنس دیتا ہے جب جس حالت کا غلبہ ہوا تب ظہور ہوتا ہے تجربہ ہوا ہے کہ آدمی ہر دو حال سے متاثر ہوتا ہے اور یکایک حالت اندرونی میں اوسکے ایسا انقلاب ہو جاتا ہے کہ وہ یکایک رنجیدہ یا خوش ہو جاتا ہے اور اسیطرح ہنسنے رونے لگ جاتا ہے فراق و وصال ہر دو سے جداگانہ حالت اندرونی اور ہے کہ جس سے یہ خود لاعلم محض کہا کہ وصال کہ ہر کا فراق ہو حالت گریہ منسوب بعد فکر ہے لیکن الا تغیر حالت (جواب چہارم) انتقال بمعنی وصال ہے اور انتقال ترک وجود کو کہتے ہیں اور ترک وجود پر اولیا انبیا گریہ فرماتے بمقام اندکار وحدانیت جو گریہ کے وہ منسوب بفراق نہوا بلکہ باعث گریہ یہ کہ وجود دریائے وحدت کا قطرہ ہے بمقابل دریا ہوا اور چراغ مثل آفتاب وقت سلب اسکا آپہونچا پس بوجہ نسبت ہم آبا سال کا وقت الوداع ہے اوسکا یہ رونا وجہ رویا جاتا ہے۔

(جواب پنجم) وجود انسانی دریائے وحدت کا قطرہ ہو جتک دنیا میں تھا حکم صاحبی کرتا تھا جدائی نے عبدیت میں لا دیا اب بمقابل دریا آیا ہے گو ہر آب چشم حیا سے بہتے ہیں دم نہیں مار سکتے۔ ایسے موقع پر بھلا تم ہی سوچو کہ یہ موقع عبرت کرونے اور رنج کرنیکا ہے یا ہنسی خوشی کا مقام ہے یہ عبرت کی جا ہے نہ اترانے کا موقع۔

فصل ہفتم نفی روزہ نماز حج زکوۃ کے بیان میں

درعنده ہیکلم شیخ بہ فرض ترک مضر طاعت جسمی ہیں طاعت اعلی ہر فرد بشر دنیا و آخرت ہر دو مقام میں بغرض اپنے جسم کی حفاظت واسطے بارہ مہینے میں ایک مہینہ سال کا بارہواں حصہ دو ہی صرف تمام دن اور رات معاف ہے کی وجہ سے سال کا چوبیسواں حصہ یہ روزہ داخل طاعت جسمی ہے اگر جائز اسکا تا یہ موقع موخر ہوتا لیکن بمقابلہ

روزہ کسی طاعت روحی کا بھی عوض ناموزون ہے (ہدایہ عبادی) معنی سمجھنے کہ مین نے حرف بحرف لکھنے کہ۔ غایت روزہ بہ تعمیل حکم سمجھا ہے نہ کہ سوا اور نظر آمدت متوجہ انکا کہ
بارہ مہینے مین ایک مہینہ تیج جسم ہے مگر اسپر اطمینان نہوئی بہت غور کے ساتھہ یہان پہونچا ہون کہ کہانے پینے کے کل اجزا کو
بمقابلہ جسم مغایرت ہے پس حکم ہے کہ کسی مغایرت کو از طلوع تا غروب داخل جسم نہ ہونے دینا روزہ ہے۔
(طریقت مین روزہ روحی) جب تک جسم و جان کا ساتھہ ہے کسی مغایرت کو خانۂ تن مین نہ آنے دینا روزہ ہے
اور اہل طریقت کو شب و روز یہ روزہ ہے کہ جسکا افطار نہین۔ (نماز شریعت مین ہر بالغ پر فرض ہے)
تارک گنہگار سنگین منکر ایمان سے دور طاعت جسمی مین یہ طاعت اسقدر افضل کہ حضرت الصلوۃ معراج المومنین
فرماے شرائط یہہ کہ قبل نماز اپنے تئین پاک کرنا اور پاکی مغایرت جسمانی کے علیحدہ کرنے سے ہوتی ہے۔
(نیت نماز) اپنے تئین اللہ کے روبرو کھڑا کرے اللہ تعالی کو اپنے روبرو جانے اور جو پڑھے خدا سے
ہمکلامی سمجھے۔ (نماز طریقت) خیال و خطرہ و وسوسات کبر اور جس اسما و اشکال سے اوین اون سب
مغایرتون کو معدوم و نابود کر فقط اللہ کو موجود رکھہ اپنے تئین اسطرح پاک بنا ذات مین محو کر دینا ہے۔
شعر نماز زاہدان سجدہ سجود است ٭ نماز عارفان ترک وجود است ٭ جیسے دیوار مین طاقچہ یا نہان
وغیرہ پر نقش کاغذ پر حرف یہہ سب بظاہر خود نما ہین لیکن ہر ایک اپنے اپنے اصل وجود مین سلب ہے۔ تلوار بندوق
چھری چاقو وغیرہ لوہے مین صندوق قلمدان تخت تاٹ کہم وغیرہ سب لکڑی مین سلب و نیز یہی قبیل بہت
بوشیدہ کل شے ہے یعنی ذات مین اپنے تئین سلب کر دی جو کوی سمجھی فہو المراد نہ سمجھے تفہیم مزید بیان کی ضرورت نہین
(حج بیت اللہ) بحالت مقدور مقصر برسہا سال مین ایک مرتبہ یہ نصیب ہوتا ہے اور بعالم باطنی بندگان خاص کو
جو زائر دل خانہ خدا ہین ہر دم تقرب سرکار اور مقرب کو دیدار وہ ہی لوگ ہین جو سال مین ایک مرتبہ دربار مین رسائی
اجازت پاتے ہین اور وہ بھی لوگ ہین کہ ہر دم پیش سرکار جنکو ضرورت اور خصوصیت درکار نہین گو
یادگار ہے شعر قبلہ و کعبہ جان اپنے دل کو ٭ اسی کو سمجھہ اپنا مکہ مدینہ ٭ دل بہت بڑا اسکی انتہا
نہین جب تحقیق دلکو جاتے ہین تو شروع دربار پاتے ہین کہ جہان آمد و رفت کی تعداد کا شمار نہین سب
مدینہ میدان اور یہان مین پیشانی کہ ہر ایک کا رنگ ڈہنگ جدا ہے جب تک رہبر کامل شکل حرف کو

مثلاً صورتیں معنی نہ دیکھا مفردات کو ذریعہ مرکبات الفاظ اگر نہ دیکھائیگا تب تک سمجھہ مین کچھہ نہ آویگا مفردات الف بے کو بصورت
جدا گانہ دیکھتا چلا جائیگا جب بارشتہ ترکیب دیگر مرکب بنا سمجھائیگا تب حرف لفظ اور لفظ مین حرف کو یا خلوت
در انجمن کیے رمز کو پا جائیگا ـ زایر بیت اللہ جب لگے گہر جائیگا ویسی لوٹ نظر نہ آئیگا قبل زیارت کعبہ دل جو بیت اللہ جائیگا
مکان بے مکین دیکہا ہے سرکار البتہ پائیگا اور یہ اوسکی نظر سے گذر جائیگا اور اسیقدر اوسکی سمجھہ مین آئیگا کہ مین جوان
اور مجھہ ایسے ہزار ہا اور زایر کعبہ دل و بیت اللہ بہر دو جا دربار معہ سرکار مکین لامکان پائیگا (حج بیت اللہ او
نصیب ہوتا ہے) کہ اہل ظاہر و باطن اور گہر سے جدائی اختیار کرین اور زایران کعبہ دل کو شعر کسی گہر مین
نہ گہر کر بیٹھنا اسعد از رفانیمین ڈہکانا ہے ٹہکانا اور مکان بے لامکان رکھنا ہو یادی کا طفیل اس رسائی کا باعث
ہوتا ہے کہ جب قرب حضور ٹہرنے کو کوئی جا ملتی ہی نہین ہے آمر سے امر بنکر بحکم نحن اقرب مامور ہین ہے جان جسم مین
اور جسم جہان مین اور جہان جگہ نہین تو دیکہو مکان لامکان مین ہر کہ نہین وطن دنیا گہر خانہ تن جب تک یہ ہر دو ترک
نہ ہو جاوین نا بہ کعبہ دل رسائی نہو اہل ظاہر کو جب تک دولت دنیا یعنے زر نقد فراہم نہو کعبہ جانیکا حکم نہو اور زایران
کعبہ دل کو جب تک الدنیا جیفہ سے جدائی نہو شرف طواف کعبہ دل سے مشرف نہوں کیونکر ہمراہی جیفہ بجای طاہر رسائی
غیر ممکن (اہل ظاہر ترک مداخل متحمل مخارج نہ ہوں تا کعبہ رسا نہین) اور مطوف کعبہ دل جملہ خواہشات نسے دوا تا جدا اور تو معاش
مداخل سے ہر دم وہر لحظہ دست بردار نہو بلکہ مخارج مین خود اپنے برباد نکرے زیارت سے محجوب ہے ـ (اہل ظاہر) جب تک
خوف جان ومال قتل غارتگری بدو اور خطر سواری دریا سے بیخوف اپنے تئین نہ کرے جرات ہو پہنچنے کعبہ کی نہ رکہے ـ (اہل باطن
فراق دنیا بار مین آئے جیسے نحن اقرب دنیا مین ساتھہ رہا آخرت مین جہان ہو ساتھ رکہے (دنیا مین محبت قرب سے
زیادہ ہوتی ہے) یہانتک کہ آدمی کتہ بلی جانور پالتا ہے تو اوسکے ساتھہ محبت ہو جاتی ہے اور جدائی شاق
ہوتی ہے حتی کہ سگ حضور بہ از بیر دور مشہور ہے پس ہمکو سنی ہوی بات محبت آتی نہین جوانی ہے تو ٹہرتی
ہین مرشد نے نحن اقرب جیسے بتایا تب ہم اس قرب دیدہ نے ایسی محبت پیدا کی ہے کہ کلام سماعی پر محبت نہ ہے
کہ بقول علما و فقہا حور و غلمان جنت و حوض کوثر کے ملنے کی محبت کرون کہ بعد آنکہہ کی دیکہی ہوئی و قریب
کو اللہ نے خاص اپنے واسطے پیدا کیا ہے پس بندہ کو اوسکے قرب کی خواہش مین جہان

نک ہو طاعت و بندگی کرتا ہے جنت و حور و کوثر و حوض و حور و غلمان کی طلب و خواہش جو اپنے اضاعت اوقات
کرتے ہین وہ بندہ جنت و حوض کوثر کے ہونگی یہہ خواہش اونکی اونکو مبارک ۔
ذکواۃ بحکم شرع شریف جو مال موجود رکہتا ہو اوس سے حسب الحکم حصۂ مقررہ غربا و مساکین کو دے ۔ اور
اہل طریق اپنے کیسہ بساط مین کچہہ نرکہے ہر ایک امانت مالک کی دیدی بلکہ خود اپنے تئین فنا کر دے کہ جب خود
یہہ نرہے گا تو ملک نرہے گی (طاعت و عبادت) ظاہر لسانی و جسمی اور باطنی ذکر قلبی و روحی و سری و دید
جو ایسی ہو کہ ہوش بردم نظر بر قدم ۔ اہل دنیا کار خانہ داری کے منتظم و نگران کہ مداخلت غیر نہو کہ خلاف مخالفت
کا باعث ۔ اہل طریقت جو اس وجود مین اسامی بغیر پیش و جہرتی بتانے جاتے نہین دیتے ہین بنا بران خانہ تن مین
دخل مغائرت ہونے نہین پاتا جاتے وقت دیکہنا خلاف پر نظر بر قدم ہو آمد و رفت کی دید سفر در وطن ہے جو اسکو
پا یا خلوت در انجمن کی راہ پر آیا ۔

مصباح پنجم خاتمہ بخیر

فصل اول بخیر بحال مجبوری ۔ یہہ تقریر جو اوپر سطیر پائی متعلق اسی وجود کے قرار پائی ہے اور اسی پہ اطلاق
مجبوری سلم کیا گیا ہے تو یہہ قدرت کسکی ۔ فی الواقع وجود مجبور ہے بحکم قل الروح من امری جو موجود ہے
وہ مقتدر ہے ۔ اب سایل کون اور جواب دینے والا کون ۔ جیسا جسم مین حکم ہے ویسا حکم مین علم و قدرت
ان کے باہم یہہ سوال جواب ہین ۔ جب حکم وجود مین تسلیم کیا جاے تو حاکم کہان سمجہا جاے سمجہنا چاہیے کہ جس طرح
جسم مین روح مخفی ہے اوسی طرح حکم مین حاکم موجود ہوتا ہے (جب یہہ معما سمجہہ مین نہ آیا) تب ہمت کے
گہوڑے پر جرئت کی زین باندہ سمجہہ کی لگام چڑہا استقلال کے رکاب مین پیر جما خوف و رجا کی باگ تہام فکر کے
کوڑے مار خیال و خطرہ کے ممر پر سے دوڑا تب وہ لیکر بہاگا اور مدار دنیا مین اگر ٹہیرا مین سمجہا کہ یہہ سب
محنت ضایع کی قصد کہان کا تہا آیا کہان ہون ۔ تب ہدایت ہادی ہوئی کہ یہہ مقام دار العمل ہے یہان عاقبت بخیر
کے لئے آتے مین یہان سے عامل جنت مین جاتے ہین نہین اولیا انبیا بنا ے جاتے ہین غوث و قطب کہلے جاتے
ہین گمراہ رستہ پر لائے جاتے ہین اور رستہ پر یہان بہولجاتے ہین جو جا ہو یہان سب موجود ہے جو یہان جو کا

بہہ لاعلاج افسوس کچہہ نہین ہوتا اور بعد افسوس کام نہین آتا ۔ ہادی نے یہہ ارشاد فرمایا کہ مری بغیر کچہہ معلوم نہین ہوتا اور قبل فنا تا بحقیقت رسائی غیر ممکن بلکہ سمجہنا سمجہانا غیر ممکن مرنیکا نام آتے ہی سب بہول گیا اور سونچا کہ دل تو مرنے سے منہہ موڑتا ہے اور بچہہ یا جوان مرنا کوی قبول نہین کرتا ہمین مرنے سے اقرار اور بحکم ہادی سے انکار سخت دشوار آخر کار بہر دو سے نکلیف ہوا کہ بحکم لا یستاخرون ساعۃ و لا یستقدمون بغرض محال اگر بعذر و صدمہ جان دیجاوے اوسے حرام موت کہتے ہین ہنوز میری بحث اتمام ہونے نہ پائی تہی کہ مرشد تحقیقی و ہادی تصدیقی نے ہاتہہ پکڑا اشہدان لا الٰہ کے چہری سے مجہے حلال کر درجہ شہادت پر پہونچایا ۔

فصل دوسری بیان رخصت

ظاہر اور ہر ایک کی دیکہی ہوئی بات ہے کہ جب کوی شخص انتقال کرتا ہے تو دوست آشنا و خویش و اقارب کا ہجوم ہوتا ہے جب مین حلال ہوا تو ہوش نہا نہ بیہوشی سکوت تہا اور خاموشی یہہ آواز کان پڑی یاد تہی کہ مرنے سے روح کو ضرر نہین ہمراہ نفس موجود بولتی ہے لیکن آواز فرشتون کے سوا آدمی سنتا نہین جب مین اپنے اطراف و جوانب دیکہا ایک ہجوم پیر و جوان زن و مرد کا پایا مگر کوی پہچانا نہین نہ آیا سمجہا کہ قیامت کا روز کوی کسیکو نہین پہچانیکا میرے لئے آج قیامت آگئی کہ پہچان جاتی رہی اگرچہ اس جلسہ کے لوگ مجہسے دور تہے مگر غمگین و افسردہ خاطر تہے بحکم ہادی یہہ ہدایت دیگئی کہ آجتک شان حضرت اور ختم رسالت کا سبب کیا ہے لوگون کو معلوم نہین ۔ لوگ ختم رسالت کے بیا مین انواع و اقسام سے بیان کرتے ہین کہ حضرت دنیا مین تشریف لائے ہم لوگ گمراہ تہے راہ پائی غرضکہ طرح طرح کے جوابات دیتے و اعتراضات کرتے مین جب نوبت تا باینجا رسید کہ حضرت کے ختم رسالت کی وجہ معقول نہ بتائی گئی جو لایق تشفی ہو تو کہتے حضرت دنیا مین ہمارے فرمانا اور آخرت مین شفاعت کرینگے گنہگارون کو بس اتنا یہہ ختم رسالت کی وجہہ ہے ایک صاحب کہے کہ جبکہ اللہ تعالی نے فرما چکا ہے کہ اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی اور رضیت لکم الاسلام دینا ۔ یہہ کیا بحث یہہ ختم رسالت کا سبب خود اللہ تعالی نے فرما دیا ۔ پوچہا گیا کہ ۔ تکمل البیان سابق مین کیا ہوے تہے اور بزمان حضرت کونسی تکمیل ہوئی ۔ جو یہہ سمجہتے ہون سمجہہ لین ۔ کہ معنی ایمان و اسلام سلامتی و امن ہے اور ان ہر دو کا تعلق جسم سے ہے سب سلامتی و امن جسم و جان کی ہوا دیگر کیلئے موضوع نہین ۔ اب حالت انسانی دیکہو کہ جسم کا

جب فنا ہو جاتا ہے تو سلامتی جسم کہاں سے ہوگی تو جواب اوسکا یہہ ہے کہ قیامت تک آدمی بہ اشکال مختلفہ ہونگے اور یہہ تغیر اونکے افعال کا باعث ہوگا تصریح اوسکی

شرع شریف مین موجود ہے بعض تغیر سے سلامتی باقی نہین رہتی آدمی اپنے ہر فعل کا عامل ہوگا اور اوسکی سلامتی امن صدمات روحی جسمی پر

حاصل ہوگا تو اب غور کرنا چاہیے کہ سلامتی و امن کیلیے جو احکام جسقدر ضروری تھے تکمیل پا چکے اور اسکو کوئی وسیلہ حق تکمیل ایمان و اسلام باقی نہین اگر کوئی

تکمیل ایمان و اسلام پر اعتراض کریگا اوسوقت یہ بحث کرنا ضرور ہوگا کہ بعد پیغمبران سابق بعض ایمان لائے بعض نہ لائے اگر بعد حضرت ایمان نہین لائے تو البتہ تکمیل

پیدا ہو سکتی ہے کہ تکمیل کیونکر ہوئی جو سو برس تکمیل چاہیے کہ وہ بیان ہوا امانت ظاہر و باطن کی جو تکمیل ہوئی تو اسلام و ایمان کیلیے کوئی امر تکمیل طلب باقی نہ رہا اب جو

نعمت کی تکمیل ہو چکی تو کیا ضرورت باقی رہی تعلیم کیلیے حضرت تشریف فرما ہو دنیا ہی مین جیسے آپ خاتم ہوئے اسی سبب سے آیہ شریف نازل فرمایا جو آئندہ تکمیل ایمان

واسلام ہو چکی باقی نہین بنا بر نزول احکام الہی بعد حضرت ختم ہو گیا جسکی رحمت للعالمین کی نہایت ہوئی تمام اسلام کا اصول جو شریعت نازل ہوئی اب نتائج

اسکے بیان مذاق دیکھتے ہین بوسیلہ مذاق قبل انت سمتو دنیا مین بدولت رحمۃ للعالمین مخلوق ان نتائج زندگانی

سے امن پائی (حکم ہوا کہ حلال شدہ کو پاک صاف کرین) منادی نے ندا دی کہ عالم دنیا مین بندہ پر کسکی حکومت ہے

وہ آئین اور کیا حکومت کرتے ہین بتائین۔ شروع بسم اللہ ایک صاحب با جبہ دستار چند بزرگون کے ساتھ آئے اور

بعد سلام علیک کے کہا کہ حاضرین جلسہ پر مخفی نہ ہے کہ میرا نام شرع شریف ہے اور یہ جسقدر رفیق و خریطہ میرے ہمراہ ہین

امر و نہی سے معمور ہین اور ان سبکا نفاذ زندون پر متعلق کیا گیا ہے اسکی تعمیل اون پر فرض واجب ہے پس یہ

شخص جب تک زندہ تھا مین ان احکام کو اسپر نافذ کرتا تھا اور یہ تعمیل اوسکی مصروف رہتا تھا اب یہ مرگیا مردہ پر

کسی احکام شرعی امر و نہی کا نفاذ باقی نہ رہا مردہ احکام شرع سے عدم تعلق جبکہ احکام شرع اوسپر سے اوٹھ گئے

تو اب ضرورت میری نہین لہذا مین جاتا ہون یہ کہے اور بعد سلام علیک و علیک السلام رخصت ہوئے

اور چلے گئے مردہ اس سے سبکدوش ہوا۔ (پہر منادی نے ندا دی کہ اسکے رفقا کون ہین حاضر ہون) فوراً جوان

ایک خوب رو تو دو مسافر نشو حاضر ہوئے اور اپنا نام خیر و شر بتایا اور مرنا اسکا اپنی علیحدگی کا سبب بتایا

گو مردہ کا تعلق نہ خیر سے اور نہ شر سے کسی سے باقی نہین رہتا بنا بران حکم برخواست جو کی خیر و شر ہوا یہ کہکر

رخصت چاہے اور چلے گئے۔

فصل تیسری رخصت دنیا و ابلیس کے بیان مین

منادی نے ندا دی کہ الدنیا جیفۃ وطالبہا کلاب کون ہے حاضر ہو جاوے - ایک خوش قامت زیر چادر منہہ چھپائے غمگین
صورت بنائے آنکھوں میں آنسو چند سہیلیوں کے ساتھہ آموجود ہوئی کہی میرا نام دنیا اور سبب گریہ پوچھا بولی کہ آج میرے
عاشق صادق بابو فاکا وصال باعث ہم سبکے انتقال کا ہے یہہ میرے ہمراہ - عقل و تدبیر - ہر دو میرے ہمشیر
میرے عاشق کے مشیر ہیں اور وہ جو دوسری تین سہیلیوں نکے ساتھہ میری منہہ بولی بہن (دولت بی) اوسکی ہمشیر
(حشمت بی) اوسکی بہن (نعمت بی) اور وہ جو علیحدہ سب سے ... میلے کچیلے کپڑے پہن مانگیں سے بن ٹھن
کری ہے (حسرت بی) اوسکی بہن (ذلت بی) غرضکہ کسیکا نام لذت بی تو کسی کا نام مراد بی و کسی کا نام راحت بی و
کسیکا نام فرحت بی وغیرہ وغیرہ بتائی اور کہی کہ یہہ سب حسب موقع میرے عاشق کو میرے ملنے کی ترغیب تحریص
و تخویف دینے میں مصروف رہتی ہیں میرے خاطر اوسی عزیز تھی لهذا ان سب کو عزیز رکھتا تھا اور حسب حوصلہ
وقت نا بھی تھا اور میرے حاصل کرنیمیں ان سب کی اتباع و فرمان برداری کرتا تھا اپنا خاطر دار مرگیا جب چاہنے والا
نرہا ہمارے رہنے کا بھی حظ نرہا یہ کہے اور کلہم اجمعین خدا حافظ بولے اور رخصت ہو کر چلے گئے منادی نے ندا دی
کہ دشمن آدم کون ہے؟ تب ایک لودہا فرتوت بہت سی پوٹلیاں رکھے سرنگوں شرمسار گلے میں طوق و ... باد وقت
و شوق پہنے شرمندہ رو رو برو لایا اور بولا دیکھو یہہ دشمن اولاد آدم چہرہ پرغم آنکھوں میں نم کہاں آیا حیرت کی
جاسے پوچھا مرگ دشمن شادی ہے تجکو غمگینی کیوں تو کہا الحق مگر سچ بولنے پر لوگ ترشرو و تلخ کام ہوتے ہیں
لهذا تم لوگ مجھسے ناخوش نہوں خاصمند و خوشنود رہیں اس غرض سے سچ بولنا ترک اور جہوٹھ بولنا اختیار کیا
ہوں یہہ بار اپنے سر پر لیا ہوں - جب کہا گیا کہ کچہہ تو سچ بول کہا عہد کیا ہوں عہد شکنی میرا کام ہے اسلئے
اوسکو توڑنے نہیں چاہتا ہوں - پہر کہا کہ فعل بد کی عہد شکنی داخل عمل نیک ہے جلد اوسے توڑ ابلیس کہا
جب تم میرا وجود اعمال بد اور برے کام کرنے کیلئے مقرر کئے ہو تو اب میں انکو چہوڑنا بنانے نہیں چاہتا ہوں
پس تمکو بھی مجھسے اچھے کاموں کی توقع نرکہنا چاہیئے اور ابلیس سے متوقع کا تغیر سکے تغیر ہونا اور بد اعتقاد کو اپنے
بدنا نہ چاہیئے تو کہا گیا کہ اے ابلیس ہم تو قائل ہیں کہ پیشتر تو نے بہت اچھے کام کیا ہے خطا سے عدول حکمی
تکبر و غرور کیا اور نفسانیت اختیار کیا لیکن ممکن ہے کہ جو وہ ترک کیا جاوے تب کہا کہ رونا و غمگین صورت بنانا

میرا مغالطہ دور ہو کہ مجہہ بیچارہ پر رحم کیا کر ملتفت ہوے دیکہو کہ میرے دشمن کو مجہہ سے چہین لئے کہ مین مجبور ہو گیا ہون اور تمہارے پر یہ ثابت ہوا کہ
مرنے والا پہر روتا ہون ۔ دنیا مین کوئی ایسا بہی ہو گا جو مجہسے نہ ڈرتا ہو گا بندگان خدا خدا و رسول سے ڈرتے اور امید بہی رکہتے ہین
ایک حال پر قایم نہین اور میرا خوف ایسا غالب کہ جسکو بدل ہی نہین سکتے بعض میری اتباع کے اونسے بیفکر ہوا اور بعض مقابلہ پر آڈٹے تو بہہ
وہان بہی اونپر غالب آتا ہون سچ تو یہ جب علما و فضلا سے نوبت مقابلہ پہونچتی ہے تو یہہ کشت و شکست کہ وہ مجہہ دیکہتے ہی تیغ لاحول نیام دہن سے
کہینچتے ہین کہ جسکا وار مجہپر پہونچتا ہے اور اثر اوسکا میرے لباس پر پہونچتے ہی وہ لباس مجہسے علحدہ ہو جاتا ہے اونکی نظرون مین میری
شناخت نہین رہتی اور مین دوسرے لباس مین فی الفور چلا جاتا ہون لیکن قایل ہون کہ وہ بڑے ثابت قدم کہ اپنا کام کرتے ہین
کبہی کوتاہی اور دریغ نہین کرتے اور شریر النفس ابلیس مقابلہ اونکی شرارت النفسی کے غور طلب ہے وہ تو میری مروت و لحاظ و شرم از حد و بیشمار
کرتے ہین کہ میرے افعالون پر نگاہ کرنا خلاف مروت و تہذیب جانتے اور منہہ پہیر لیتے ہین ابلیس اونکے منہہ پہیرنے پر حظ پاتا ہی خوش
ہو کر زیادہ ستاتا ہی اور اونکا تعاقب کر اونکے قریب مین جانا چاہتا ہے تو وہ تیز قدمی سے بہاگتے اور لاحول پڑہتے جاتے ہین ابلیس کے
لباس ضلالت چہینے اور تبدیل ہو جاتے ہین ابلیس اونکے پیش نظر ایک نہ ایک نیا فعل لاتا ہے جب چلتے پہرتے اونکو افعال ظلمانی
دکہلائے بغیر کبہی نہین ہوتی تب ناگزیر عزلت اختیار کرتے ہین تو وہ بعجلت اونکے گوشہ خاطر مین چہپ کر ایسے وسوسات اور خطرات
کی چہری مارتا ہے کہ جیسے اونکو وہان بہی چین نہین ملتی ہے نماز مین ہر طرح کی بول چال بند کرتے ہین اوسوقت ابلیس دلمین
بیٹہہ کر ایسی باتین بناتا ہے کہ آدمی نماز مین اوسی سے مخاطب ہو جاتا ہے اکثر صاحب میرے افعال نہ دیکہنے کے قصد سے
جہان جلسہ شیطانی ہوتے ہین نظر پڑتے ہی لاحول پڑہتے جاتے اور تیز قدمی کے ساتہہ بہاگتے ہین ابلیس دور ہو کر اونکی
سر راہ جاکر کہڑا ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ لاحول سے شیطان کو بہاگنا چاہیئے یہہ تماشہ خلاف دیکہو
کہ شیطانی تماشے جہان کے وہان قایم لیکن یہہ خود لاحول پڑہتے اور بہاگتے ہین بہلا فرمایئے کہ اطلاق
اور بہاگنے کی نسبت کسطرف منسوب کیجائے غرضکہ ابلیس اسمین بہت حظ و لطف اوٹہاتا ہے جو شاغلین
واقف کار ہین وہ کہتے ہین کہ ہر انسان کے ساتہہ خواص شیطانی موجود رہتا ہے وہ لاحول سے بہاگتا ہے
تیہہ وجود بہی اوسکے ساتہہ رہتا ہے اوسکی حرکت وجود کو متحرک کرتی ہے (آمدم بر سر مطلب)
جسطرح ابلیس لوگونکا تعاقب کرتا ہے اور لوگ بہاگے پہرتے ہین اسیطرح

مشائخین ابلیس کے دریے مشہور ہیں نام مشائخین سے ابلیس کا کام لیتا ہے مقتدیوں کو ابلیس ہی نے بتایا شروع مع بسم اللہ
ابلیس کے پیرو لاتے ہیں یہ خدا کے بندے ہیں کہ جو تلاش خدا میں مصروف ہیں مگر تلاش ابلیس میں اپنے اوقات
صرف کرتے ہیں اور نہ صرف یہ بلکہ ابلیس کی خوشی انکے افعال و خواہش شیطانی سے کرانا چاہتے ہیں چاہے ابلیس کی خوشی کے
کو دیکھ لوگ خواہش شیطانی بخلاف شرع جانتے ہیں مگر نادیدہ اسمیں یہ کہ اپنے تئیں گناہگار بنا سکتے ہیں اپنا ابلیس غرور
اور خواہش شیطانی سے اپنا مقصود نہ آنے پاوے کہ ہم پاک مردہ ہیں کہ جیسے گناہ نہیں کیا ہے پس اسکو کوئی بندہ کو
سے پیش آئے تو بھی خود ہی میں آگ اور تکبر غرور کو زبان پر نہ لاویں بلکہ فی الواقع اپنے میں بالائے گناہگاری دیکھیں
اور دوسروں سے اپنے تئیں اچھا نہ سمجھیں کہ اسے سمجھ لے ابلیس کو غرور رشد دکھایا ہے اور یہ بھی غرور
خواہش شیطانی ہے جو اس سوال کے جواب میں یہ دعوی ہے کہ ملکوتی ہیں نا غرور دور ہے نہ غرض عمداً
و قصداً خلاف شرع شریف حرکت کرے کہ جس کی غرض ہے شقی بغرض و فریب خواہش و افعال شیطانی اپنے تئیں
گناہگار بناتے ہیں اور کہتے ہیں کہ غرور ابلیس کی مردودی و ملعونی کا باعث ہوا خواہش شیطانی اہل دنیا کو
جنت سے دور کرتا ہے تو وہ نفع میں داخل کرتا ہے ایسے مجنونوں سے کون اب مقابلہ لا سکتا ہے ابلیس کا
معاذ اللہ دھوکہ انکو کیا اثر کرتا ہے انتہا کو پہنچے کہ فریب ابلیس کی غرض ہے جیتے جی مرنا قبول کر لیتے ہیں کہ جہان
جبکہ مکر و فریب ابلیس کے ناطقہ بند ہو جاتے ہیں سو رش مرگ ایسی کہ جسکے مقابلہ میں میرے معین و مددگار تاب
نہیں لا سکتے نام مرد جسنے ہی ہاتھ منہ پھیر دیتے ہیں جبکہ میں اللہ تعالے سے دنیا میں زندگی گمراہی کرینگا
وعدہ کیا ہوں لہذا مردہ سے کوئی مکر و فریب دغا نہیں سکتا میرے اغواؤں سے زندہ متلذذ
ہوتے ہیں بعضے بیہودے ہیں جو مرنے سے متنفر ہوتے ہیں آنکھ سے دیکھ یا کان سے سنکر حظ پاتے ہیں
کچھ بھی تو پاتے ہیں مشائخین اور سے کچھ رسوم فروعات میں ٹھہرتے نہیں راست اصولی میں چلے جاتے ہیں یا
وہ جو مجھ سے متنفر ہیں میں انہی معاذ اللہ دین کا جال بچھا مثل ماہی گیر تا کتا ہوں جب انکو پیری جال ہے پھنسے
ہیں تب یہ آہستگی انہیں طرف کھینچتا ہوں میرا اثر دل میں انکے موثر ہوتا ہے کہ جسکے سبب بعض وقت نوبت
انکو مشی نیم سفا کی پہنچ جاتی ہے گاہ میری طرف رجوع اور گاہ اللہ و رسول کے خلاف کا خوف کبھی

اور ہر اوس غوطہ خوار یمین ہرتے ہین جبکا اشغال نہین جب اللہ تعالی اونکی امداد غیب سے فرماتا ہے تب اس خواب غفلت سے چونک گھبرا کر
لاحول پڑہتے ہین تب وہ جیرا جال ٹوٹ جاتا ہے تب بہت قریب تھی اینکا موقع ملجاتا ہے اسکا حفظ فیض حاصل ہوجاتا ہے
وہ کہتی ہین ابلیس سو کہین پھنسا یا تھا اللہ بچا یا اور ابلیس اپنے مین خوش کہ انسان بڑا معقول دام مین آیا تھا بچنا بچا یا ہے
اقتدار قدرت حق کہ وہان کسیکی نہین چلتی ابلیس ابو سیر دعوی نہین جب آدمی پر غالب آتا ہون میرا غرور ترقی پذیر ہوتا ہے ہمیشہ یہین
سبب یہی غالب آے سبقت لیگئے اور میری خواہش اپنی مطیعون کے خاطر مین جمنے نہ دیے حتی کہ دفعیہ غرور مین وہ تاکید
کر خودی نکالدیتے ہین کہ جب خودی نہ رہیگا تو غرور جو اوسکی ساتھہ ہے وہ کہان رہنے پائیگا اگر آدمی ایسا کام کرے کہ جز امکان
بشر سے خارج ہو تب بہی یہہ تصور کرنا مین کیا لہٰذا داخل غرور ہے مگر یہہ غرور خواص ابلیس وہ سریع التاثیر ہے کہ مطالب تک
رسائی نہین اور خلاف عقد دل نشین ہوجاتا ہے یہہ یادگار زمانہ سے لاکہون مین ایک بچا ہوگا شمار نہین کہ خدا
فضل کیا اور ہزارکون پر غرور کے رسا ہوا ورنہ عاقلونکی عقل حیران کہ حد غرور کہان تک رسا نہین دیکہو از ادنی تا اعلی
واز عاقل تا جاہل واز عارف تا کامل عوام وخواص سبکا وصف غرور مین طوث اور مبتلا ہین اور غرور کی غایت یہ ہے کہ حد سے زیادہ نہین
کہ اپنے تئین دوسرے سے اچہا جاننا اور دوسرے کو کم درجہ کا اہل دنیا کا یہہ ہی غرور افتخار ہے اور اسی پر دارو مدار اور یہہ ہے
اس افراط سے (جاہل) اپنے تئین عالم سے اچہا جانتے ہین کہ العلم حجاب الاکبر سے بچے ہین اور عالم کہتے ہین کہ خدا نے
جہل سے بچایا جاہل سے عذر کرنا کہ جاہل خدا کو نہین پہچانتا غایت یہہ کہ ہم جانتے ہین اسلئے اچہے ہین (اہل ہنود)
تئین پاک اور دوسرے کو شدر یعنے ناپاک اپنے کو سب سے اچہا جانتے اور کہتے ہین کہ ہم جان نہین مارتے دوسرے جاندار
کو مارتے دکہاتے ہین (مسلمان) ہنود ونکو بے ایمان کافر گمراہ کہتے ہین اور اپنے تئین ایماندار خدا پرست
غرضکہ غرور ابلیس آدم کو کم درجہ جانتا قرار پایا ہے اسیطرح یہہ بہی وہی خواص ابلیس ہے جو آدم کو کم درجہ اپنے سے سمجھے
ہے اسیطرح سب مبتلاے غرور ہین (دولتمند) غریب کو عیال کو کم درجہ وکم وقعت جانتے ہین فقرا اسیطرح
دولتمندکو بخیال غرور شیطان کہنے پر اکتفا کر کہتے ہین کہ اگر یہ علم ہوتا تو پاتا نہین ہونا غرضکہ عبادت سے وہ آپ
اپنے تئین بہت اچہا جانتے ہین (بد ستھ) اپنے تئین بہشتی دوسرونکو دوزخی سمجہتے ہین اور عوام الناس اپنی بیچے
کو دوزخی کہتے ہین (فلکدیب) اپنے تئین جلالی کہتے ہین دوسرونکو حرام خور جانتے ہین اور عام دنیا مین اس سے

دوسرے کو ہمین کہتے ہر ایک انکو مہتر اپنے کو بہتر جانتا ہے (بچہ معصوم) پاک ہوتے ہین اونکو لوگ نافہم و بے شعور اپنے تئین
باشعور و فہم اون سے اچھا جانتے ہین (جوان) ضعیفون کو فاتر العقل اور ضعیف جوانون کو ناتجربہ کار کہتے ہین کہان تک
کہون دنیا مین جو ہے دوسرے سے اپنے تئین اچھا و افضل جانتا ہے اور یہہ جملہ داخل غرور خواص الملبس عوام الناس مین تقسیم اور برابر
جاری ہے تفصیل تو بہت ہی ہے مشتے نمونہ از خروارے و دانہ از انبارے بیان ہے (حضرات مشائخین) مین اپنا غرور بہت
نزاکت کے ساتھہ کہا ہون جسکو ابتک کوئی نہ سمجھا (خاندان قادریہ عالیہ) کے سلسلہ والے اپنے تئین مدارج عالیہ سے منسوب کرتے
ہین دوسرے خاندانون کو اپنا ہم مرتبہ نہین جانتے (اہل چشت) اپنے تئین داخل بہشت کہتے ہین دوسرونکو اپنا برابر ہمسر نہین
سمجھتے علی ہذا دوسرے خاندانون مین بھی یہہ غرور کہ ہمارے مرتبہ کا دوسرا نہین کہا بزرگان دین نے اپنے مین مدارج کلان اور
دوسرون کا کم درجہ کہا ہے کہین متقدمین پر یا کہین متاخرین پر ایسے الفاظ مستعمل ہوے ہون تو بتائے ذرا سوچنے سمجھنے کا
مقام ہے کہ ادنی تمہین مریدون نے بمقابلہ اپنے تفاخر کے تذلیل بزرگان کی اس قالب مین کی (اتو بیچ کہو کہ) مغالطہ
اس مین کیا کہ غرور کسکے نیا نہین اور اپنے تئین بزرگون سے افضل و اعلے سمجھے یا نہین جو اس سے بچے ہین اونکو یہہ سجو بالائین اور
ملتجی ہون کہ اللہ اونکو اس سے بچاے (نزاکت غرور دیکھو کس حد تک پہونچی ہے) دور بجا کر شہادت دیکھنا ہو دیکھو تو یہہ فخر
و غرور نہین تو کیا ہے۔ یہہ کاتب میرے مغالطے سے بچی ہون دلیل بتا دین ورنہ جو مین کہتا ہون اوسکو تسلیم کرین۔ تحریر
اوراق مین محنت اور ہاے اخراجات کاغذ سیاہی قلم کے متحمل ہوے اپنے پر تکلیف گوارا کی یہہ سب جو کچھہ کہ کہون اور مرکوز خاطر کیا تھا
جو ہو بتا مین یہہ تو نہ کہین گے مین کہتا ہون سن لیجئے دیکھہ لیجئے اگر دوسرا عندیہ ہو بتا دیجئے یہہ کہینگے کہ یہہ (ہدایت عام ہے)
تو اونہون نے اپنے تئین منسوب بہ ہادی اس پردہ مین بنا کر دوسرون پر اپنی فضیلت و بزرگی یون جتاے اگر کہینگے کہ (یہ فیض عام ہے)
تو خود فیاض بنکر بیٹھے ہین اگر بولین ایسے (نا واقف واقف ہون) دوسرونکو ناواقف ٹھیرا آپ واقف کار بنتے ہین اگر مدعا یہہ کہ
(بیخبر خبر دار ہون) آپ دانندہ خبر دار بنے اور دوسرونکو ناواقف بیخبر اپنے سے کم درجہ مین ٹھہراے باخبری کا جامہ اپنے پر
قطع کیے تا لوگون مین مفتخر ہون کیون کیسا مغالطہ کہا ہے جوان پردہ نشین دوسرون کو کمتر اور اپنے تئین بہتر بتاے کہ ہمیں
تم بنظر بزرگ سمجھو جلدین لوگ دانندہ کہین بغرض افتخار پیش آئین جب جس وابستگی شہرتگی نام اور کہانیگی یہہ جملہ خیالات مین
دلمین نہین جما یا تو کیا دوسرا کوئی جانیکو آتا ہے یا یہہ کہ لوگ اسے پڑھکر (تعلیم پا دینگے) تو غایت یہہ نکلی کہ اوستاد

بجا دینگے بہر حال اپنی فضیلت و بزرگی جتاتے ہین اگر فی الواقع کچھہ سمجھتے اور جانتے تھے تو من فہم سکتہ پر عمل کرتے ۔ غرضکہ حضرات انسان جملہ ابواب مین مجھہ سے سبقت لیجاوین جب اس سے اپنی تئین بچاوین تب تو مین بھی کہون کہ یہہ اپنے قول کے پورے دفعیہ ابلیس کے ہین جسمین بہر حال غالب ہون اور ہر موقع ہو کامیاب شاذ و نادر ہین کہ شروع بسم اللہ لباس مین ذات کی تفتیش کر جالہ پہچان تابہ اصل کرتے ہین مجھہ کبھی لباس مین ٹھہرنے نہین دیتے ہین مغلوب وہ غالب ہوجاتے ہین ۔ اس پر [illegible] موتوا و ٹہادی اور ایسا عدم التعلق کردے کہ مین بازی اپنی ہار گیا مجھہ تو مردہ سے کوئی تعلق ہی نہین رہتا ہے مرا کون انتقال کون کرتا ہے یہہ کہہ رخصت ہوا کہ اب کسی زندہ کے نزدیک جہان میرے رفقا ہون گے جاونگا اپنے پوٹلیان ہمراہ لیکر چلا گیا (جب بلو مغایرین فرو ہوا) تب بحکم ہادی ندا ہوئی کہ یہہ اسطرح پر پاک ہوا یہہ غسل میت تھا اور یہہ نماز جنازہ جو ادا ہوئی ۔ حضرت کی دنیا مین تشریف فرمائی کا سبب یہہ تھا کہ بندگان خدا ان مخمصات دنیا سے نجات پاوین اگر حضرت تشریف فرمانے دنیا ہوتے نہ یہہ رستہ ملتا اور نہ ان گرانباریون سے اسطرح سبکدوشی حاصل ہوتی یہہ جملہ تعلقات اور جھگڑے دنیوی قبل موت تو ہر شخص کے ساتھہ لگے ہوے رہتے ہین دنیا دار بحکم شریعت وضو و غسل سے باندشات مغایرت ظاہری پاک ہوتا ہی اور طریقت مین اسطرح مغایرتین علحدہ کیجاتی ہین تب پاک ہوتا ہے کہ من بعد خلت غیر کی ہی نہین باقی ہوتی تکمیل ایمان و اسلام جب تمام ہوئی تب نہ زندہ رہے اور نہ آیندہ مرنا بعد مرنیکے باقی رہا تو ضرورت اصلاح ہی باقی نرہی اور رسالت و ہدایت ختم ہوئی ۔

فصل چوتھی موت و حیات کے بیان مین

موت و حیات یہہ دو نام ہین مرنا ناپسند جینا خوش اسواسطے ہوا ہے کہ اسکی حقیقت تک رسائی نہین کہ مرنا معدومہ تصور کیا جاتا ہے اور فی الواقع وہ انتقال تبدل جا ہے سمجھو کہ بعالم ارواح بحکم کن ارواحین پیدا ہوین وہان سے انتقال کیا ہمراہی جامہ جسم دنیا مین آیا جب تک ہمراہ جامہ جسم ہے اوسکا نام حیات ہے جب ان ہر دو مین جدا: انتقال عالم ارواح مین موجود نام اوسکا تو ہوا ہر دو حال کیا عالم ارواح اور کیا عالم دنیا انتقال ہوا خیال عدم حالت اصلی قایم ہوئی ۔ ارواح کا باہم ملاقات ہونا اور بعد انتقال پس ماندگان سے متوقع فاتحہ درود رہنا تو پہونچنا یہہ ثابت کرتا ہے کہ جسکا انتقال ہوا وہ معدوم نہین بلکہ موجود ہے اگر یہہ نہوتا تو شرعاً انتقال کنندہ

فاتحہ باخیر لب دینا جائز نہ کہا جاتا پس تغیر حالت کا نام موت ہے اور مثال اوسکی یہہ ہے بچہ کی حالت مین تغیر ہوا لڑکہ ہین حالت بچہ سے
اور حالت لڑکے سے جوانی مین اور حالت جوانی نے پیری مین انتقال کیا اور حرکات و سکنات و صورت و شکل ایک کی دوسرے مین عدم
ہوئین لیکن اصلیت مین زوال نہین سب کو اتفاق ہے کہ روح کو موت نہین اور بعالم اجسام آرام تکلیف خوشی و رنج عیش و غم
حس حرکت دید و شنید جو اور حقیقت مین سب روح کے ساتھ ہین اگر وہ ایک ہو سب معدوم پس جب حیات مین اور
بعد ممات وہ قایم تو موت سے کونسی مضرت جیسے بچپنے سے تا پیری حالتون مین تغیرات و تبدل ہوئے نیز یہہ بھی قبیل موت
بہی ایک تغیر حالت ہے کہ جسکی نا فہمی نے یہہ نتایج پیدا کی ہین سچ تو یہہ ہے کہ جیسا فیمابین جسم و جامہ کے تعلق ہے ویسا ہی
جسم و جان کے تعلق ہے حرکت جسم باعث حرکت جامہ ہے اسیطرح حرکت روح باعث حرکت جسم ہے جیسا جسم جامہ مین اسیطرح
روح جسم مین مستور ہے - موت و حیات دو ہین جسم کی حالت و اسیطرح دو ہین بیداری و خواب اور مشہور بات ہے کہ
سویا مرا برابر ہے حالت بیداری مین حالت خواب سے اور حالت خواب مین حالت بیداری سے بہول لگی ہوئی ہے
کہ قیدی ہے یا آزاد صحیح المزاج ہے یا بیمار امیر ہے یا غریب علی ہذا القیاس عالم ارواح سے عالم اجسامی مین بیخبری اور عالم
حیات سے بعد انتقال فراموشی (پہلی بہول کا نام حیات) (دوسری بہول کا نام موت) جو عالم ارواح سے دنیا مین
آکر اپنی اصلی حالت کو بہولا اسیطرح عالم اجسام سے گذرنیکے بعد اسکو بہولا مصداق اسکے کہ قیامت مین کوئی کسیکو نہ پہچانیگا
(مدارج جسم و جان در قابلیت) جان کا خواص معصومیت او معصوم ہر تعلق سے پاک بمصداق اسکے کہ روح کو سزا و
جزا نہین روح عالم جسم اور جسم روح کا محکوم لیس اطلاق نیہ جسم پر موقوف ہے اور کارندہ قبال ہے جبتک روح جسم پر حکمران
ہتی تبتک ہر نیکی و بد خانہ تن مین زندہ و کشش ہوتے ہین مثل دنیا طمع حرص بخل و بغض و قوی وغیرہ انواع و اقسام کے
وجود کنندہ ہے ان سب روح کے معاونون کی ہمہ تن ہی بخاطر داری کرا اونکی اتباع و فرمان برداری بجالاتا ہے
یہہ نہین جانتا کہ کسکی ناز برداری خاتمہ بخش ہے اور کسکی مفید ہے قابلیت جسم ہے جو کچھ جسم مین ایک جان
بسبب عقل موجود مگر ہر ایک کا حصہ بیان قابلیت جسم ختم ہے سمجھنے کی ہے بات کہنا نہین موت ایک حالت کا ٹوٹ جانا
لباس یا حقیقت کا مٹ جانا یا دو مین جدائی کا ہو جانا (مرنیکے پہلے مر جانا) اسکے لوگ قایل نہین آدمی انصاف سے
دیسے جسم بغیر روح فاعل نہین یہہ ہر دو ایسی حالت مین وصل مین ہین کہ تمیز دوئی نہین جسکی تمیز کر جدا کیا

یاکار بیکار کو دیکھہ سمجھہ جان پہچان یا وہ حالت دوئی کی جو سمجھہ ہی مین نہین آتی ہتی جب اوسکی سمجھہ ہوئی حالت
سابقہ ٹوٹ گئی وہ تمیز جو جدائی مین ان ہر دو کی جاتی ہتی جدائی کی پہلی نظر مین سما گئی اور اوسی شئ مین رہا حالت
بدل گئی حیثیت مٹ گئی جو اولی بعد تصدیق باکار و بیکار پر عمل دیا ہے بندہ وہ مرتبے پہلے ہمارا ظاہر شد بین بیکار کو باکار ہی مین
دیکھنے لگے وہ اونکی غلط فہمی اور نظر اونکی اوس مقام تک سا تہین حقیقت اصلی کے دیکھنے والا بھی نظر ایک ہے تاہم وہ ایک
انکہ کے دیکھنے والے اور دوسری آنکھہ ہی نہین رکھتے ہین اسلیئے دوسرا دیکھنے مین نابینا دو آنکھہ والا وہ دیکھنے کے سوا ایک دیکھنے مین
کور جو دو آنکھہ رکھتے ہین دو نہ دیکھین گے تو ایک کیونکر دیکھین اونکی دو آنکھہ مین ایک نظر اونکی دو آنکھہ مین دو نظر آتی
غرضکہ یہ کمال عقل و علم کتابی حاصل نہین ہوتا لیکن العلم داشتن کے تجربہ و کسب سے البتہ ظہور پاتا ہے **نقل ہے**
ایک صاحب اپنے کاروبار ضروری کو جاتے تہے راہ مین رود عبور واقع تہی جب پار جانے مین عاجز آئے ایک شخص
کہ جس سے تعارف تہا کنارہ رود پر نظر آئے اوسسے پار جانیکی صلاح پوچہی تو اونہون نے کہانا پکا ہوا دیا اور کہا کہ ندی پار ایک فقیر
ہین اونکو دینا اور ندی کو میرا سلام کہنا اور یہ پیام دینا کہ اگر مینے اپنی عمر خود مین کبہی عورت کا منہہ نہ دیکھا ہو تو پار جانیکا راستہ
دے یہ مناسب ہو کہ اونکو جو رستہ موجود ہین پہر خیال کیا مجہے اپنا کام غرض یہ کہہ ندی پہونچ وہ پیام ہونچا ہی تہا کہ پانی
دو جانب ٹہر گیا درمیان مین راستہ ہو گیا یہ پار گئے فقیر صاحب ملے اونکو کہانا دیا بعد فراغ کار واپس آئے فقیر کہانا لئے بیٹہے تہے ان فقر
ملکر کہانا کہایا رود پار جانے کے لیئے صلاح پوچہی تو فقیر نے کہا رود کو میرا سلام کہہ اور پیام دے کہ مینے اپنی عمر خود مین کہانا کہایا
ہو تو راستہ دے یہ کنار رود پر آئے پیام دیتے ہی پانی ٹہر گیا اونکو رستہ ملا پار آئے اور حیران ہوکر پہلے صاحب کے
مکان پر گئے آواز دیا اونکی عورت نے جواب دیا گہر مین نہین ہین تب او بہت عاجزی کے ساتہہ کہا اے میری معشوقہ معاف
ایک بات پوچہنے آیا ہون اوسکا جواب دو یہ رود فتح بسیار اوسنے پوچہا کہ یہ اولاد آپکو جو ہے آپکے خاوند کی
یا نہین عورت غصہ ہوئی تب بہت عاجزی سے اپنی کیفیت کو بیان کیا تب عورت نے کہا یہ تیرا قصور نہین مجہہ
جنے بدنام کیا اوسی سے پوچہوگی جب خاوند مکان مین آیا عورت نے تکرار کی اور سبب پوچہی تو جواب پایا کہ اسکا
جواب دو روز بعد دونگا غرضکہ ایک روز وہ عورت کو دیکہا تا باشتہ [illegible]
غیرت آئی عورت نکو مع بچہ کے بیٹہا شیر لی اونکے [illegible] کہہ تلوار بازہ دار کہنچیا [illegible]

بہت جلد آگاہ کیا تو [illegible] جب [illegible] سب کہا [illegible] اور [illegible] پوچھا کہ [illegible]

[illegible] اور غلمان [illegible] کیا [illegible] جواب [illegible] سر [illegible] [illegible] کہا [illegible] آیا کہ

[illegible] تب [illegible] جواب [illegible] اس وقت [illegible] احوال [illegible] العالمین [illegible] سوال کا جواب [illegible]

[illegible] عالم [illegible]

دنیا میں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] محروم [illegible]

[illegible]

[illegible] حکم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جنت [illegible] حور [illegible] غلمان [illegible] آرام کی [illegible]

[illegible] جنت [illegible] گھر میں [illegible] مالک [illegible]

[illegible] بندہ [illegible] جنت کا بندہ [illegible]

[illegible] وہاں مالک وہاں بندہ [illegible]

[illegible] بندہ [illegible]

جب کہ [illegible] بہت [illegible] نقل ہے کہ ایک صاحب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] لوگ نجات پاویں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] نقل ہے کہ [illegible]

[illegible]

جسکو [illegible] تیس سال ہوئے [illegible]

اسمیں حضرت [illegible] نقل ہے کہ ایک [illegible]

[illegible]

[illegible] جواب دیا کہ [illegible]

تارک دنیا ہو گئے ہیں۔ اہل طریقت کو خواہش و طلب اسی معبود کی ہوتی ہے اہل دنیا کو خواہش زینت و طلب دنیا۔

دنیا داروں کو حسد و بغض و غضب و کینہ وغیرہ [illegible] پاک کرتے ہیں۔ اہل طریقت [illegible] ان [illegible]

اہل دنیا غیر محرم کو بے تکلف [illegible]

[illegible] شرمگاہ کو حرام کاری سے بچاتے ہیں اہل طریقت غیر کو دیکھنا غیر سے سننا غیر کو چھونا غیر جانب جانا [illegible]

غیر کا اتصال شرک رکھتے ہیں۔ دنیادار کلمہ طیبہ کے ذکر میں اصطلاح نفی و اثبات کرتے ہیں کہ اپنے کو معدوم جاننا خالق کی
ذات کو قائم ماننا۔ جبکہ عین الیقین نے ان اجسام کو معدوم ہونا تحقیق کیا ہے اسلئے جا اور بزرگوں نے فرمایا کہ ذات معبود قائم ہونا مالک کی
تقلید کے اہل طریقت وجود موجود میں بیکار و باکار کے عنبر پیدا کرتے ہیں من بعد نفی کو بیکار و اثبات باکار کرتے ہیں
نقل ہے۔ کہ کسی شاہ نے متقین وطلا میں سے غیرہ کو حکم دیا کہ تمکو جو مجھسے طلب کرنا ہے مانگ لو میں ترک ریاست
کرتا ہوں جسنے جو مانگا بادشاہ نے دیا چند بیگمات جو شاہ کی تہیں سب الگ اونہوں نے بھی کچھہ کچھہ طلب کیا وہ ملا مگر ایک زوجہ
نے شاہ سے کچھہ نہ مانگا بادشاہ نے باصرار کہا تو بہی کچھہ مانگ اوسنے جوابدی کہ میرا سوال جو ہے شاید منظور ہو نہ ہو
اسلئے تامل ہے بادشاہ نے عہد کیا جو مانگیگی دونگا تب اوسنے کہا کہ آپ اپنے تئین مجھکو دیدو بادشاہ نے اپنے تئین دیدیا
اور کہا کہ امتحان میں یہ پوری ہوئی اب میں بادشاہ ہوں اور سب کا ہوں تو کل اسکا ہے اہل طریقت یوں طلب میں اپنے معبود کے
رہتے ہیں میرے جو معبود اور طلب کیا جائیگا تو وہ ذرا دیکھو۔ دنیا و آخرتمیں انواع اقسام کی نعمتیں در بہرو جا بلا تعداد اذیتیں
و تکلیفیں کوئی دنیا و آخرت کی راحتوں کی طلب میں اپنے تئین مصروف کیا تو کوئی اذیت و تکلیف سے بچنے کی فکر میں متردد ہے
بخضوع و خشوع ملتجی ہوا میں ان ہر دو کے سوا کا سائل ہوں اور مانگتا بھی وہی ہوں کہ جو میرے نزدیک معبود ہے اور ہر ایک نبی یا ولی
اولاد آدم متوقع ہوں کہ وہ مقبول ہونیکی غرض سے دست دعا بدرگاہ باری دراز کریں اور میں آمین کہوں کہ یا اللہ دنیا میں
نحن و اقرب تو رہا آخرت میں بھی میرے ساتھہ ہو اور وہی نزدیکی کافی و بس ہے صاحبو تقلید اللہ تعالی کا ہر جا موجود ہونا مسئلہ
طریق بزرگان قبول کیا۔ علماء فضلاء نے تحقیق بتایا ہر دو کے خط جداگانہ بتائے مرشد نحن و اقرب کی تصدیق کیا اسکا انعقاد ہی
ہوا کہ جسکا بندہ ہوں وہ خود میرے نزدیک ہر بندہ کے نزدیک مالک ہے تو پھر سوا مالک کے غیر طلب مقام تاسف کہ موجودی مالک
میں بھی وہ محتاج ہوا یا اللہ جبتک دنیا میں تبتک تو اور تیرا حکم ہر دو موجود رہے۔ و جو بندہ او نہیں ہر دو کے ساتھہ ہو
جب وہ دنیا جاوے انہیں ہر دو کے ساتھہ ہو شاداں و فرحاں پہرا رہے بلکہ فنا کی سیر کرتا ہوا عالم بقا کو چلا جاوے یا خاتم النبیین تو خاص
میرا [illegible] ہو جاوے جو نزدیک ہے اللہ دنیا یا آخرت نزدیک ہی رہے جدا نہو یا ظاہر احمد باطن احد کے سیر عرفانی سے خود باقی کہے
پہنچے اسکی طلب اگر کی خواہش [illegible] سب قرب نزدیک کر نزدیک رہنا دبس باقی ہوس ہے